

وَإِذَا مَرَّ مَثَلٌ فَلْيَذَكِّرْ بِهِ نَسِيئِينَ

حکیم حاذق

پیشگی قیمت

وصول ہونے

کے بغیر رسا کسی

کے نام جاری

نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسٰی لاہور

پہلا پرچہ مفت

طبی علوم کا انا ہوا ری رسالہ

ایڈیٹر۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسٰی لاہور

بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء

نمبر اول

پیشگی قیمت

وصول ہونے

کے بغیر رسا کسی

کے نام جاری

نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسٰی لاہور

پہلا پرچہ مفت

خریداروں کے
دوستوں کے
التماس

آپ کی خدمت میں
لے حاضر ہوتا ہے کہ
آپ کی منظوری حاصل
کرے اور وقت پر
حکیم حاذق کا کام

آپ کو یاد دلاؤ اس
کے بچے کا شوق ہو
ایک روپیہ اس کے
ایڈیٹر حکیم محمد حسین
مرہم عیسٰی لاہور
کے بچے کو بھروسہ
بارہ قیمت آپ کو کھ
بچے بھائے ہاں
عمر جو درخواست
آپ کی تعمیل
نہ ہوگی +

زمانہ میں ہوئی ہیں اور جن سے عام اہل ہند بوجھ جانتے
زبان انگریزی سے محروم نہ رہتے ہیں ان سے پیشہ ہندی
بھائیوں کو باخبر کیا جائے۔ مضامین عموماً مندرجہ
ذیل قسم کے ہونگے: طبی و ہنسی کی خبریں۔ حفظ صحت
علاج الامراض و آسازدی و طب اور طبی کے کوائف
کے تجربے اور طبی تحقیقات میں اپنے خاص مضامین اور طب
کے حصولات باجمعی امداد یا کالم استفسار و طبی اور اپنے
گھر کی صحت اور طبیب کی غیر ضروری نہیں گھر میں
امراض کا علاج اور بیماری اور طبی طریق تمام مشہور و
اور مسائل کا انتخاب علاوہ اس کے بعض بیماری کی طبی
تعمیقات سلسلہ سلسلہ طور پر اس طریق سے ہر مہینے
علاوہ اوراق پرست تقدس تھو شائع ہونی چاہیے کہ غیر
میں اوراق کو جمع کرتے کرتے مکمل کتاب بن جائے
تقریباً ہر گزری میٹھ میں اس کتاب کا ایک نمونہ شائع
ہوگا کہ ہر سال کو کم سے کم ایک نمونہ شائع ہونی چاہیے
ہر ایک اہل فضل اس کتاب میں مفید طبی مضامین درج کر سکتا ہے
جو اس طلب خط کے لئے جو اہل کارڈ یا کالم آتا چاہئے وہ
ذاتی معاف ہے ہر قسم کی خط و کتابت رسالے کے مضامین جو
معاذ اللہ متعلق ہو جو حکیم محمد حسین مرہم عیسٰی لاہور

کے فضل سے توفیق پاکر ہم نے خاص نمونہ
کے قارئین کے واسطے جاری کیا ہے۔
صحت کا اجر صرف خدا ہی دے گا۔ البتہ
لو کا نقد چھوٹی کتابت اور حصول ایک
ہر کے لئے صرف ایک روپیہ دینے کی
طریقہ گئی ہے تاہم سلسلہ برابر جاری رہے
کے مقاصد ہر اس رسالہ کا خاص
ہے کہ عام باخبر اور ہر چال میں علم طب
کی دلچسپ مسائل اور حفظ صحت کے متعلق
مات جو ہر فرد بشر اور خصوصاً ہندوستانیوں
ان ضروری ہوں۔ اپنے ہر دوران کی خدمت میں
مستار ہے۔ یہ امر بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ اپنے
ہر ماہ میں علم طب کی معلومات کو برقرار رکھنے اور
ت کو ترقی دینے کے لئے ہر سال کا ایک نمونہ شائع ہو
طہات اور بہت سے عجیب غریب نسخے جن کو زمانہ
انہیں کی اور جن کو ہمارے پرانے حکیموں کے
ہو توں سے باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا اس کے
کو مستفید ہونے کا موقع ملے اور بعض نہایت
بی ایجا میں تحقیقات میں اور طبی ترقیات میں

بہاری بیاضیں
مطب کے معمولات اور
طبع بدی کے مجرب دویہ

قوت بصر کے لئے :- طلا خالص - سیم خالص - مس خالص - سرسود
اصفہانی - گٹھالی میں چرخ دیکر تر پھیل کے پانی میں پھر حذرت میں پھر مسک
کاؤس پھر اک لیمو میں پھر شہد خالص میں پھر آب انارین میں پھر دھو
بجھاؤ میں پھر مروارید ناسہفتہ ڈال کر تازہ گلاب کے پانی میں سرسود کی
طرح پیس لیں ، رنگ کردہ سنگ مشانہ کے لئے اکسیر :- شورہ قہری - جو کھارہ ہلی - کھنڈ
رجزنی کے پیازیں بنائیں ہر ایک ترب - نمک نرہ - فلفل گرد - روغنہ حبشی - نمک پاک - سنگ
نوشادر - خاسترہ عقب - سب کو ملا کر ایک صاف ستھرا تول میں رکھیں - خوراک ۱۱ ماشہ ہر روز
حب القلت (دکھن) بادیان - نمک ہندی نمک کاؤ - قریاق :- مشک - مر جان - یا قوت -
مر وارید - زنجبیل - کانور - زعفران - حیدوار - برگ نمسی - گاوڑمان - گل گاوڑبان - گل سج -
اکسیر - روراج - مرصاف - لہریا - گل مجہوم - سیاختر - کوئین - پاجور - تارخیل دریانی - پاجور
قادوسر - زہر مہرہ خطانی - ریاس - الایچی خورد - صندل بخود صلیب - اکبر - بکر - برہمی
دریخ - اقبون - عطحن - روخ کیوڑا و گلاب سنگ بید مشک - کلورافرام - سب کو پیس لہریا
معروف تریاق بنائیں - یہ طاعون اور امراض وباغیہ اور زہر کے امراض کو دور کرنے کے لئے
بہاری معمول اور مجرب ہے ، مہیہ و مغلط مادہ تولید :- گوکھر و مقشر پروردہ (دال گوکھر
خشک کو مقشر کر کے گوکھر و سبز کے پانی میں جو چار انگل اوپر ہو پھونک کر خشک کر لیں اور بادیہ میں گرمی
میں بھون لیں) موصلی سیاہ ہلی - ثعلب مصری - تال یکھانہ - سج - کتیہ - سبوس سبوس
مغز تخم انبی - چھو پادامہ گٹھالی مدبرہ شیر درخت بڑ - مصری کوزہ - سب کو کوٹ کر گوکھر
پروردہ میں ملا لیں - خوراک تولد صبح و شام ۶ لائغر کو فریہ بنانے والا مرکب :- ایک بڑ خالہ
کوسفند کے سری پائے دکھ پاچہ ۴۴ سیر پانی میں پکاویں - جب خوب گل جاویں تو موٹے کپڑے
کی چار تہیں بنا کر چھان لیں پھر اس میں زردی بھند مع منقہ مغز بادام شیریں - چار مغز (مغز
خیارین - مغز کدو - مغز خروہ - مغز ترنہ مغز پنہ دانہ - الایچی خورد - نبات بقدر ضرورت سب کو کوٹ کر
مصری سمیت ملا لیں اور آٹھ رکھیں جب سب چیزیں آمیز ہو جاویں تو اس مرکب کو کھیر ایک ٹونے کپڑے
کی ۴ تہوں میں چھان لیں اور کیرہ یا آب لیمو ملا کر نیم گرم پیئیں - یہ ایک ہفتہ کے اندر انسان کو توجہ بخوشی
دوا کے ضیق النفس - مکیچہ لوبلیا - ۱ - اولس - فلوئڈ اکثریکٹیر یا سٹاف ۳ - اولس -
فلوئڈ اکثریکٹ گلیسرین ۸ - اولس - گلیسرین ۸ - اولس - خوراک ایک چمچ چائے کے برابر
قبض کشا گولیاں - اکثرکٹ انوزہ گرین - پوڈا فیلہ ریٹرن ۳ - گرین - اکثرکٹ بلا ڈونا
۴ - گرین - اکثرکٹ ٹمس و امیکا ۶ - گرین - اکثرکٹ پائیو سیاٹیس ۱۲ - گرین -
اکٹرکٹ سکرا سگراڈا ۱ - ڈرام - حب بقدر خود +

انسانی جسم کے اندر کیا کچھ عجائبات ہیں ؟

ناظرین! کیا آپ کو کبھی اس امر کا خیال پیدا نہیں ہوا کہ اپنے جسم کے اندرونی عجائبات سے آگاہی حاصل کریں یہ چھوٹا سا مرقی کا پتلا جو واقعی کارساز حقیقی کی عجیب ترین بیگیوں اور سب سے اعلیٰ قدرتوں کا نمونہ ہے۔ درحقیقت دنیا کے کسی عجائب گھر بلکہ شکار گاہ کی نمائندگاہ سے بھی زیادہ عجائبات کا مجموعہ ہے۔ ہر قسم کے انجنوں و کشاپوں اور دیگر ایجادات عالم میں بیشک بڑی بڑی خوبیاں ہیں مگر وہ سب انسانی کارگیروں کی قابلیت اور ذہانت کا نمونہ ہیں اور یہ آپ کا جسمانی ورکشاپ اُس صانع حقیقی کی بے اندازہ قدرتوں کا ایک کرشمہ ہے جس میں قدم قدم پر وہ وہ عجائبات رکھے ہیں کہ انسانی عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ یہ ذوق تا بقدم ہر کچا کھمے غور کرشمہ دامن دل میکشد کہ بائیں جا ست یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ ہمارے جسم میں ٹھیاں گوشت اور خون ہوتا ہے اور دل دماغ۔ جگر پھیپھڑے گردے وغیرہ اعضا ہیں لیکن اگر ہمیں اس بات کا شوق ہو کہ جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ خون گوشت اور ہڈیوں اعصاب۔ عضلات اور اعضا میں کیونکر تبدیل ہو جاتی ہے یا یہ کہ وہ ہوا جو ہمارے سانسوں کی راہ پھیپھڑوں میں جاتی ہے ہمارے تمام جسم کے خون کو کیونکر صاف کرتی ہے اور اُس میں کیا کیا تبدیلیاں کرتی ہے اور ہمارے جسم کے جو اعضا ہیں اور جلد جو سارے جسم کے اوپر ہے اس کے سپرد کیا کیا کام ہے اور اُن کے قیام کی کیا کچھ وجوہات اور اُن کے ہونے میں کیا کچھ حکمتیں اور اسرار ہیں تو یہ ایسے سوال ہیں کہ خواہ خواہ دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور حضرت انسان نے بھی ان سوالات کے ایسے ایسے دلچسپ اور تحقیقانہ جواب دیئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خیالات کو وسعت اور دل کو بے اندازہ مسرت حاصل ہوتی ہے جس علم کے پڑھنے سے مندرجہ بالا سوالات کے جواب مل جاتے ہیں۔ اُس کو انگریزی میں فزیالوجی اور عربی میں علم افعال الاعضاء کہتے ہیں یعنی جسم کے مختلف اعضا یا حصوں کے مطالعہ کا نام فزیالوجی ہے۔ ہم صرف انسان کی فزیالوجی کا تذکرہ کریں گے۔ اور چونکہ مضمون بڑا وسیع ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً حسب گنجائش اس دلچسپ سلسلہ کو بتدریج جاری رکھیں گے۔ انسانی جسم کے اندرونی عجائبات کی تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل کیفیتوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے:-

(۱) یہ کہ کل جسم اور جسم کا ہر ایک حصہ کس طرح غذا لیتا ہے اور کس طرح اُس کو تحلیل کرتا ہے۔ اور ہر وقت کی محنت اور ریاضت سے جسم کے جو اجزاء ترقی ہوتے رہتے ہیں اُن کی کس کس کیونکر پوری ہوتی ہے۔ اس کیفیت کو تغذیہ کا فعل کہتے ہیں +

(۲) یہ کہ انسان اپنی نسل کو کس طرح بڑھاتا ہے اس کو فعل تناسلی کہتے ہیں +

(۳) یہ کہ انسان کا جسم خارجی جسموں اور چیزوں کے ساتھ کس طرح علاقہ کرتا ہے۔ اس میں

ہاتھ سے چھونا۔ آنکھ سے دیکھنا۔ ناک سے سونگھنا۔ کان سے سنانا۔ دشمن پر حملہ کرنا۔ اپنی جان بچانا وغیرہ۔ غرضیکہ وہ کل باتیں آگشیں جن کی وجہ سے ایک جسم کو دوسرے جسموں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا پڑتا ہے اس کو تعلق کا فعل کہتے ہیں +

ان تینوں امور کا بیان کمال دلچسپ ہے۔ اور واقعی ایک سے ایک بڑھ کر ہے مگر ناظر شیخ کی معلومات میں بیتاب نہ ہوں۔ بتدریج سبک بیان ان کو سنا دیجئے۔ پہلے ہم اس امر کا بیان کرتے ہیں کہ انسان کی غذا ایک و نکر ہضم ہوتی ہے ۹۔ غذا کے ہضم ہونے سے یہ مراد ہے کہ غذا رفیق (یعنی پتلی) ہو کر جسم کے اجزا اور اعضا میں پیرست ہو جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے صلاح قدرت نے ہر ایک عضو کو ایک خاص قسم اور خاص وضع کا بنا دیا ہے۔ اور اس کی حیثیت کے مطابق اُس کی ڈیوٹی بھی اُس کے سپرد فرمادی ہے۔ پہلے بسم اللہ دانتوں ہی کو ملنا خطہ فرمائے کہ گو مسارے اکٹھے ہیں مگر مختلف شکل و صورت کے ہیں۔ آگے کے دانت کاٹنے اور پسٹارنے کے لئے ہیں اور ان سے غذا کو کترتے ہیں۔ پیچھے کے دانتوں یعنی داڑھوں کی مہیت اور وضع اس قسم کی رکھ دی ہے کہ غذا کو پسین کر دیا کرتے ہیں مدد دیتے ہیں۔ یہ آگے کے دانت بطور کاٹنے کے اوزاروں کے اور پیچھے دانت پھونکی سی جلی کا کام دینے کے لئے ہم کو عطا فرمادئے ہیں مگر ان کی حرکت کو ہمارے ارادوں کے ماتحت کر دیا ہے۔ اس لئے ہمیں لازم ہے کہ ان اوزاروں سے احتیاط کے ساتھ کام لیں۔ اور جس قدر فائدہ ممکن سے اٹھائیں۔ ہمیں کھانا کھاتے وقت جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ حتی الامکان تفریح اور بیفکری کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ٹوٹے بنا کر آہستہ آہستہ کھانے چاہئیں۔ نولے کو حلق سے نیچے اُس وقت اُتارو۔ جبکہ داڑھوں کے ذریعے پسین نرم ہو جائے۔ ورنہ دانتوں کا کام آنتوں کو کرنا پڑیگا۔ اور غذا ہضم نہ ہوگی جس سے دو نقصان متصور ہیں۔ ایک تو یہ کہ معدہ خراب ہوگا۔ دوسرے غذا اچھی طرح جزو بدن نہیں ہوگی۔ جس سے جسم بڑا پتلا ہوتا چلا جائیگا +

جس وقت نولے کو منہ میں چبائے ہو تو فالہ منہ کے لعاب سے تر ہو کر مائی کی طرح نرم ہو جاتا ہے یہ لعاب زبان کے نیچے اور خساروں کے اندر رہتا ہے۔ لقمہ زبان پر رکھتے ہی اس کے سوت جاری ہو جاتے ہیں۔ عموماً آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب لقمہ منہ میں بھی نہ پیچھے اور کسی لذیذ کھانے کی خوشبو آجائے تو منہ میں پانی بھرا آتا ہے۔ یہ وہی لعاب ہے جو زبان کے نیچے رہتا ہے۔ اور غذا کے ہضم ہونے کے لئے از حد ضروری ہے۔ رونی کا ٹکڑا تو ذکر زبان پر رکھتے تو پہلے چند ان لذیذ معلوم نہیں ہوتا۔ مگر چباتے چباتے اسی لعاب کی وجہ سے میٹھا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس لعاب میں ایک قسم کا تیزاب ہوتا ہے۔ جو روٹی سے ملتے ہی اس کے ایک جزو کو شکر بنا دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو غذا کا ہضم ہونا مشکل ہے اور نقصان کا باعث ہے۔ اس لئے نولے کو دیر تک چبانا اور منہ میں رکھنا اور پیچھ رکھنا چاہئے

اپنی جسمانی مشین کے ذریعہ اندرونی حصول کی سیر کیجئے منہ سے آگے خلق ہے خلق کے
 پیچھے دوئل جاتے ہیں۔ ایک کے ذریعہ سانس کی آمد و رفت ہوتی اور دوسرے کے ذریعہ غذا معدے
 میں پہنچتی ہے۔ اگر نقشہ کو اچھی طرح دانتوں کے ذریعہ کاٹنا اور پیسا جائے اور آہستگی سے کھایا
 جائے تو نقشہ بلا تکلف صفائی کے ساتھ خوراک والی نالی کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جاتا ہے بخلاف
 اس کے بعض لوگ چنے وغیرہ کے پھینکے ایسی بے احتیاطی اور جلد بازی سے مارتے ہیں کہ کچھ دانے
 ہو آئی نلی میں پھر جاتے ہیں۔ جن کے باعث سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ تو ابتدائی احتیاطیں
 تھیں۔ مگر سلسلہ ہضم طعام کے خاص خاص امور معدے کے متعلق ہیں۔ معدہ کیا چیز ہے؟
 یہ ایک قسم کی لمبوتری بھیلی ہے جو پیٹ میں آڑے طور پر واقع ہے۔ اس بھیلی کا بڑا سرا بائیں
 پسلیوں کی طرف ہے جس کے اوپر نرم اور چکنی جھلی چڑھی ہوئی ہے۔ جھلی میں ایک قسم کے
 چھوٹے چھوٹے خالے ہیں۔ غذا جس وقت ان خالوں سے چھوٹی ہے تو ان کے اندر سے خون
 خود بخود زیادہ آجاتا ہے۔ اور اس خون میں سے ایک قسم کا زس علیحدہ ہو کر غذا میں ملتا ہے۔
 اسے انگریزی میں گاسٹرک رس کہتے ہیں۔ یہ زس بڑی تیز چیز ہے۔ اس کا ذائقہ ترش ہوتا
 ہے۔ اس کی ترکیب میں کئی چیزیں داخل ہیں اور مٹھان کے ایک پپ سین بھی ہے پسین
 ایک قسم کا جو سر ہے جو غذا کے ہضم کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔ چٹنی کا استعمال اسی لئے کیا
 جاتا ہے کہ گاسٹرک رس کافی مقدار میں پیدا ہو اور خوراک کے اجزاء کو گلٹائے۔ اب کچھ قومہ کے
 لعاب سے اور کچھ اس گاسٹرک رس کی بدولت غذا کی صورت معدے میں پھینکر بدل جاتی ہے
 اور غذا کی اس بدلی ہوئی صورت کا نام کیوس ہے۔ اگر چکنی اور مقوی غذا کھاؤ تو کیوس کی
 شکل ملائی کی سی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی ٹکے قسم کی غذا کا استعمال کرو تو کیوس ایسا بنتا ہے
 جیسے چھاپھ یا جام لکھنا۔ جو غذا بہت باریک اور ملائم ہوگی ہو اس کا کچھ حصہ معدے
 کے اندر ان چھوٹے چھوٹے خالوں میں داخل ہو کر خون میں مل جاتا ہے۔ لیکن یہ حصہ بہت
 تھوڑا ہوتا ہے۔ اور باقی کل کیوس آگے بڑھ کر آنتوں میں داخل ہو جاتا ہے +
 آنتوں کی کیفیت سن لیجئے کہ یہ نہایت نرم ہوتی ہیں اور بڑی نلی کی طرح پیچ در پیچ لٹی پڑی
 ہیں نلی چھوٹی ہوتی ہیں کوئی بڑی چھوٹی آنت کی لمبائی بہ نسبت بڑی کے چھ گنی زیادہ ہوتی ہے۔
 سلسلہ ہضم طعام میں چھوٹی آنتوں کا کام سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کیوس جب ان
 آنتوں میں پہنچتا ہے تو اس میں تین رس اور ملتے ہیں۔ اول صفرا کا رس جو جگہ سے آتا ہے۔
 کیوس میں گاسٹرک رس کی وجہ سے جو کھٹائی پیدا ہوتی ہے وہ اسی کے ذریعہ سے دور ہوئی
 ہے۔ دوسرا پنکر یا کازس۔ یہ کیلچے سے آتا ہے اور منہ کے لعاب سے ملتا جلتا ہے۔ یہ دو نو ملکر
 کیوس کی کھٹائی اور چکنائی کو نکال دیتے ہیں۔ تیسرا ایک اور رس آکر ملتا ہے جو آنتوں

مجربات القدماء جالینوس نے لکھا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ انسان کی بوسیدہ پٹیاں پیس کر مرگی کے مریض کو دیا کرتا تھا۔ بہت سے لوگ دور دور سے اُس کے پاس آتے اور شفا پا کر جاتے تھے + رومس کا قول ہے کہ اکثر بچوں کے کان سے جو طوبت مثل پیپ کے بہا کرتی ہے اور اُس کے دیکھنے سے شہید ہوتا ہے کہ شاید کان کے اندر نرم ہو گیا ہے اُس کا اصلی سبب بچہ کا بلغمی مزاج ہونا یا رات میں بہ نسبت دن کے زیادہ دود پلانا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بچہ کی ماں کو چاہئے کہ رات کے وقت بچہ کو بہت کم دود پلائے اور سوت اور خبث الحید کو پرانے سرکہ میں اچھی طرح محض کر کے نیم گرم کان میں ٹپکانا مفید ہوتا ہے + اہام سویدی نے لکھا ہے کہ پوست انار ترش پانی یا شراب میں جوش دیکر اس کے مصفیٰ عرق کو کان میں ٹپکانا کان سے بننے والی طوبت کو خشک کرتا ہے اور میرا تجربہ ہے + محمد ابن زکریا رازی نے اس کی تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ دوا اُس وقت بھی شفع کرتی ہے کہ جب کان میں درد ہو اور اس سے پیپ بہتی ہو + افلاطون حکیم نے اپنی کتاب الکئی داس کتاب میں داغ دینے کا بیان ہے + میں لکھا ہے کہ غریب (تاسد گوشہ چشم) کو داغ دینے سے یہ بیماری دور ہو جاتی ہے + پلوئس نے لکھا ہے کہ کان کے پیچھے جو غدد وہے اس کا ورم اکثر اس طرح ہوتا ہے + اس ورم کو ہندی میں "کن پیرانا" کہتے ہیں + کہ دماغ کی جانب سے یا عاقل بدن سے بحران کے طور پر مادہ اس طرف مندفع ہو۔ اس لئے طیب کو لازم ہے کہ دوسرے اور ام کی طرح اس میں مویجہ پر ابتدا ایسی دواؤں کا استعمال کرے جو مادہ کو یہاں سے ٹوٹا دیں بلکہ ایسی اشیاء کا ضما د مناسب ہے جو مادہ کو تحلیل اور در کو ساکن کریں جیسے تخم الہی اور شہد کا ضما د کرنا اور تخم میتھی و خطمی و بابونہ کو پانی میں جوش دیکر اس سے بذریعہ اسفنج کے ٹکور کرنا نہایت مفید ہوتا ہے + شیخ الرئیس نے بھی اس قول کی تائید کی ہے اور ایسی اشیاء کا استعمال بگلیا ہے جو مادہ کو اندر سے ظاہر جلد کی طرف جذب کریں اور در کی تسکین اور مادہ میں خشکی پیدا کرنے کے لئے تخم الہی و تخم خطمی بابونہ کا ضما د لکھا ہے + ایلائی نے لکھا ہے کہ کنر کو روغن زیت میں یا پانی میں حل کر کے پچھلے ہوئے کان یا ناک پر طلا کرنا فوراً درد کو ساکن اور ورم کو دفع کرتا ہے علاوہ ازیں کچلے ہوئے عضوی ساخت بھی درست ہو جاتی ہے + داؤد انطاکی نے لکھا ہے کہ اگر پیاز جنگلی انار ترش کا پوست اور اُس کے اندر کا پردہ اور حنظل تر سرکہ اور زیتون کا تیل یا کرفوسے باداموں کا تیل ڈالکر بہت روز معلوم پکاویں اور تیل صاف کر کے نیگرم کان میں ٹپکائیں تو نقل سماعت کے لئے از حد مفید ہے + گیلانی نے طبری سے نقل کیا ہے کہ تنقیہ کے بعد افسنتین کو پانی میں لپکا کر بھپا دینا نقل سماعت کے لئے عجیب الاثر ہے +

جلتی دنیا کی خبریں کفرانس میں

مقامات میں بخار کے مریض کو مکڑی کا جالادوا کے طور پر دیا جاتا ہے جس سے مریض بھرت ہو جاتی ہے۔ اسپین کے دو ڈاکٹروں نے بھی حال میں اس کا تجربہ کیا تھا اور ان کی رائے ہے کہ مرض بخار میں خصوصاً بچوں کو بخار کے عارضہ میں مبتلا ہوں مکڑی کے جالے کا عرق دینے سے صحت حاصل ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سیرل ساکن ڈارٹ ماؤنڈ دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے دق کا بہترین علاج معلوم کر لیا ہے ان کا دعوے ہے کہ اگر مریض دق کے جسم کے اندر کسی ایسی قسم کے اجرام داخل کرے جائیں جو دق کے اجرام سے زیادہ طاقتور ہوں تو وہ دق کے اجرام کو ہار ڈالینگے اور خود بھی جنگ کرتے وقت فنا ہو جائینگے اور مریض کو صحت ہو جائیگی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انہیں گلابیا مریض دیدیا جلتے جس کے ماہ میں مرنے کا گمان غالب ہو تو وہ اُسے اس علاج کے ذریعہ چھڑا کر دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے صحیح معلوم نہیں ہے اور اس کے تجربے ہو رہے ہیں۔

آسٹریا میں ایک سرجن نے ایسا گولہ ایجاد کیا ہے جس کے دھوئیں سے آدمی کو بند آ جاتی ہے اُسے توپ میں رکھ کر فیر کرنے پر اُس کے دھوئیں کی گیس سے دو ہزار آدمی چڑھنٹوں کے لئے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

جرمنی کے دو ڈاکٹروں نے خد و دوں کی آہن کا ایک نہایت سہل اور سریع التاثیر علاج جس

مریض کو تکلیف نہیں ہوتی ایجاد کیا ہے اس کو ایک فیر کارنگ ہے اُسے آماس کی جگہ پر لگا کر مریض کو دھوپ میں بٹھایا جاتا ہے اس سے مریض کو صحت ہو جاتی ہے۔ بہت سے مریضوں پر اس کا تجربہ کرنے میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے اور داد تو اس علاج کے کوئی جاتا رہتا ہے۔

ممالک متحدہ امریکہ میں شہر فلیدلفیا میں ڈاکٹر کین نے ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ ان مریضوں میں تنفس پھر جاری ہو سکتا ہے جن کا تنفس کسی وجہ سے بند ہو گیا ہو اس طریقہ کا نام اُس نے دل میں چکی لینا رکھا ہے وہ دل کو آہستہ آہستہ دبانا اور پھر چھوڑ دیتا ہے جس کے باعث تنفس پھر پیدا ہو جاتا ہے۔

لندن کے افسر ان حفظ صحت کی مدد ہے کہ اکثر امراض کئے بلیوں اور ان کے جسم پر پرورش پانے والے جانوروں مثلاً پستو وغیرہ کے ذریعے جو جگہ بہ جگہ پھرتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو مارٹن اس رائے کی تائید کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ بلیوں کے ذریعے پستوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے سے لندن میں ڈپتھیریا کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ ایک بلی کے جسم پر ۲۵۰ پستوں کے انڈے پائے جاتے ہیں۔ امراض کے انسداد کا بہترین علاج یہ ہے کہ لاوارث بلیوں اور کتوں کو ہلاک کرا دیا جائے۔

قیمت پیشگی
سالانه
مع محصول
صرف
ایک
روپیہ

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ سَفِينٌ

حکیم حازق
طبی ماہواری رسیا
ایڈیٹر۔ حکیم محمد حسین مریم عیسیٰ لاہور

جو در خواست
بلا قیمت
آہستگی اُس
کی تعمیل
ہرگز نہ
ہوگی ❁

نمبر معلوم

بابت ماه مارچ ۱۹۰۶ء

جداوّل

خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پا کر ہم نے اس رسالہ کو خلقِ خدا کے فائدے کے لئے جاری کیا ہے اور اپنی محنت کا اجر صرف خدا پر رکھا ہے۔ اس کتاب کی تصانیف، کتابت اور مصحف و لکڑا لک وغیرہ خرچہ کے واسطے صرف ایک روپیہ سالانہ قیمت رکھی گئی ہے +

رسالہ کے مفاد صمد :- اس رسالہ کا خاص مقصد یہ ہے کہ عام یا محاورہ بول چال میں غلطی کے ضروری و عجیب مسائل اور حفظِ صحت کے متعلق وہ معلومات جو ہر فرد بشر اور خصوصاً ہندوستان کے لئے ضروری ہوں۔ اپنے برادران کی خدمت میں پیش کرتا رہے۔ یہ امر بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ اپنے ملک کے ماہر ان طب کی معلومات کو بڑھائے اور خیالات کو ترقی دینے کے لئے یہ رسالہ کارآمد ثابت ہو سکی۔

طبی معلومات اور بہت سے عجیب و غریب نسخے جن کو زمانہ کی توجہ انک نہیں لگی اور جن کو سہارے پرانے حکیموں کے صند و قوس سے باہر کھینچنے کا موقع نہیں ملا اس سے ہر ملک کو مستفید ہونے کا موقع ملے اور بعض نہایت نادار طبی ایما دیں پیچھے قاتل و طبی ترقی جو اس زمانہ میں ہوتی ہیں اور جن سے عام اہل ہند بوجہ نہ جاننے زبانِ انگریزی کے محروم رہتے ہیں ان سے اپنے ہندی بھائیوں کو باخبر کیا جائے +

مضامین مجموعہ مندرجہ ذیل قسم کے ہونگے :- طبی

دنیا کی خیریں محفوظ صورت، غلامی اور مرض و دواؤں کی
پرب اور امریکہ کے ڈاکٹروں کے تجربے اور نئی
تحقیقاتیں پرنا خاص بیان اور طب کے معجزات
بھی امداد یا کاملاً مستفید اپنی اور اپنے گھر کی صحت
اور طبیب کی خیر و حاضری میں لکھتیں امر ارض کا
علاج اور بیمار داری کا طریق تمام مشورہ طبی اشبات
اور رسالوں کا انتخاب علاوہ اس کے بعض ہماری
نئی طبی تصنیفات مسلسل طور پر اس طریق سے
ہر رسالہ میں علاوہ اوراق پر سناختا شائع ہوتی
رہتی کہ اگر میں اوراق کو جمع کرتے کرتے مکمل کتاب
بن جائے سر دست ہم نے ڈاکٹر سرور علیہ موصو صواب
بہادر کے سی۔ آئی۔ اسی کی مشورہ و مستند سگری کتاب
ینوں آف فعلی میڈیسن اینڈ پائجیجین فار انڈیا کا اردو
ترجمہ افادہ عام کے لئے شائع کرنا شروع کیا ہے
ضعف و ابط بہر انگریزی میں ہیں اس رسالہ کا ایک
مربع شائع ہوا کرنا ہمالیہ کے غرض کے لئے ہر چہ کسی
کے نام جاری نہیں ہو سیکرگا بہر ایک قابل شخص اس
رسالہ میں مفید طبی مضامین درج کر سکتا ہے
جواب طلب خطوط کے لئے جو ابھی کارڈ آفٹ آنا
چاہتے وہ شکایت معاف بہر قسم کی خط و کتابت
جو رسالہ کے مضامین جو رسالہ کے متعلق ہو
حکیم محمد حسین مراد علیہ

التماس

امید ہے کہ یہ ایک
اس رسالہ کو مفید
سمجھے تو اس کی امداد
میں کوئی دقیقہ نہ
کھینگی اور جاننا
ممکن ہو اس کی ترقی
اشاعت میں اہل فکر
کی طرف سے ہر
کوشش ہوگی جو
یہ سالہ بلاد خوش
نہیں بھیجا جائے
بعض مغزبانانِ اہل
کی ایک شہرت کے
سے اُن کی خدمت
میں ملاد رہے تھے
بھیجا جائے اور اہل
صاحبانِ آواز اس
بے گھر گرائے کو خرید
میں کچھ ضرورت ہو
پر یہ پہنچنے کے لیے
کے اندر اپنے شا
مطلع فرما دیں و
بحال خاموشی سے
خریدار سمجھے جائے
اور دوسرا یہ چرچہ
وصول کرنے کے
لئے اُن کی خدمت
میں وہی ہو جائے

سلسلہ کے لئے دیکھو حکیم حاذق نمبر ۲ - صفحہ ۳۲

کل اعضاء اندرونی اور بیرونی سخت کمزور ہو جاتے ہیں چہرہ کی رونق گم ہو جاتی ہے۔
بہ کھین کسی قدر اندر چلی جاتی ہیں اور نظر میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ رنخندہ سے سوکھ کر
خشک چمڑے کی طرح ہو جاتے ہیں اور ہڈیاں نکل آتی ہیں۔ عقل ہوش جو اس وقت
بروز مندم ہوتے چلے جاتے ہیں معدہ اپنا کام پورے طور پر نہیں کر سکتا۔ قوت پانچ
کی خرابی سے اعضا کی پرورش بھی نہیں ہو سکتی خون میں سے سرخی کم ہو جاتی ہے
جسم اور چہرے کا رنگ درد اور پھیلا پڑ جاتا ہے مثلاً کمزور ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس و
پیشاب کی دیگر بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ہول دل ہو جاتا اور سپریمیاں چڑھنے سے
دم پھولنے لگتا ہے۔ جی ہمیشہ ناخوش رہتا ہے گویا شجاعت مردانگی حوصلہ اور خوشی
مبدل بد رنج ہو جاتی ہے کوئی کاروبار دنیاوی ہو نہیں سکتا عریض لا ولد رہتا ہے یا
نرینہ اولاد کی پیدائش سے محروم جو خداوند کریم کی بڑی بھاری نعمت ہے +

اگر بدن کے منافع شدہ اجزاء کی تلافی نہ ہو اور صرفیات کا سلسلہ بدستور جاری
رہے تو آخر یہ سلسلہ کب تک پائدار رہیگا انھیں جوانی میں انسان اندھا ہو جاتا
ہے اور چونکہ قوائے مضبوط ہوتے ہیں اس لئے اُسے کچھ مدت تک تو اس کا کچھ
برا اثر محسوس نہیں ہوتا مگر طاقت صرف کر سکنے کے بعد ہاتھ ملتا اور اپنے کئے پر
پچھتا تا ہے +

افراط - جوانی کی بے اعتدالیوں اور کثرت بھار سے بڑھ کر نقصان پہنچانے
والی کوئی چیز بھی نہیں بڑے بڑے شہروں میں جس قدر ضعیف - زرد و پڑ مردہ
اور پریشان اشخاص نظر آتے ہیں یہ سب کثرت مباحثت اور بے اعتدالی کے
نتائج کا نمونہ ہیں شہوانی ہوس کی اطاعت کرنے والے نوجوان ہمیشہ وقت معین
سے پہلے بوڑھے ہو جاتے ہیں ان کی جوانی - تروتازگی اور صحت نہایت جلد ضائع ہو
جاتی ہے۔ عصبی المزاج لوگوں کو تو سخت نقصان پہنچتا ہے اور بہت جلد ایسی کمزوری
ہوتی ہے کہ اُس کا تدارک ہی نہیں ہو سکتا +

نامردی - عضو مخصوص کی رگوں پٹھوں کی کمزوری و سستی اور بعض دفعہ اُس
کا مفلوج ہو کر سن یا بیچس ہو جانا بے اختیار مادہ تولید کا نکلتا یا بالکل نہ نکلتا
سلسلہ البول غدہ قدامیہ کا بڑھ جانا خصیوں کی خطرناک مرضیں اکثر اس بے اعتدالی
اور کثرت کے نتائج ہوتے ہیں +

خلاصہ - خدا کی دی ہوئی نعمت کا قدر جان کر راد اعتدال پر چلنے والے

انسان ہمیشہ برکت پاتے پھلتے پھولتے اور بڑھتے ہیں اور لذیذ راحت بخش زندگی بسر کرتے ہیں مگر اس نعمت کی قدر نہ جاننے۔ حد سے بڑھنے والے نادان ہمیشہ دکھ دردوں میں مبتلا ہو کر دیاں اٹھاتے اور نامرادی کے باعث روتے اور دانت پیستے گزر جاتے ہیں *

میرے نوجوان بھائیو! اب بھی سمجھ جاؤ اور اپنی زندگی پر رحم کھاؤ اور اس خطرناک عادت کو ترک کرو اگر اس کو ترک نہیں کرو گے تو یاد رکھنا کہ کوئی غذا اور کوئی دوا کا رگر نہیں ہوگی۔ جوانی کی اندھا دھندلی میں کثرت مجامعت کی مضرت ہمیشہ پیچھے سے سمجھ آتی ہے لیکن کیا فائدہ جب تلافی کا وقت گزر چکا اور کوئی علاج بیماری پیدا ہو گئی *

علاج۔ جماع سے مطلق پرہیز کریں اور مقوی اور مغزی دجن میں غذائیت اور پرورش بدن کے اجزاء زیادہ ہوں (غذاؤں سے قوالے بدنیہ کو اصلی حالت پر لائیکو کوشش کرنی چاہئے۔ دوا کے طور پر کشتہ فولاد۔ فاسفورس۔ بادام روغن یا کاکڑور آیل وغیرہ مفید ہوتے ہیں بخنی۔ انڈے۔ پلاؤ۔ کیاہ۔ دود۔ مکھن۔ بالائی۔ سری پائے کھانا۔ صبح کی ہوا غوری کرنا۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا بدن کو تقویت دیتے اور ضائع شدہ قوالے کو پھر اپنی اصلی حالت پر لے آتے ہیں۔ تھوڑی بہت ورزش بھی مفید ہے * (باقی آئندہ)

جدوارختانی کو زرباد۔ مشک خالص اور زنجبیل کے ساتھ ملا کر تیزاب گوگرد۔ آب قاقلم سفید۔ آب پودینہ۔ آب بادیان کے ہمراہ دینا ہیضہ وبائی کو باذن اللہ بہت مفید ہے * ایضاً کافورست اجواشن۔ روغن قاقلم سفید۔ پیرمنٹ خشک کے دو تین قطرے قورنج۔ ہیضہ۔ درد شکم کے لئے عجیب الائر ہیں * گلیسرین۔ بلاڈونا اور اکتھائل ملا کر سرخ باد پر لگانے سے عموماً تین روز میں صحت ہو جاتی ہے * آیتھر۔ کرپوزوٹ۔ کلوروفارم میں روٹی بھگو کر لگانا داڑھ کے درد کو فوراً دور کر دیتا ہے * چاکسٹو قشر۔ توتیا۔ افیون۔ رسہوت۔ مصری خانہ زنبور۔ انار دانہ کے پانی میں مرکب کر کے نکھوں پر لگانے سے۔ رمد۔ آشوب گھگرتے دور ہو جاتے ہیں * چوب چینی۔ بسفاج۔ گل سرخ۔ گل گاؤ زبان۔ تر بھلا۔ تر کٹ۔ ہاریک پیس کر ماشہ میں آلو ڈال پٹا سی دورتی ڈال کر کھلانا اور اس کے اوپر جو ہر عیشہ کا ایک چمچ پلانا آتشک۔ ناسور۔ گھٹھیہ کے لئے مفید ہے * کرنج کا تیل اور سفیدہ گیلی جھلی میں لگانا میرے ایک محب کا نہایت ظہیر آزمودہ نسخہ ہے *

مضامین

وَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَىٰ رَبِّكَ

ترجمہ

حکیم حاذق

طبی دنیا کی خبریں
ہماری بیانیہ خبریں
طب جدید کی عجیب و غریب
علاج کثرت مبارکت
ہماری پاکٹ بک کی یاد دہانی
طاعون اور اس کا علاج
استفسار مجربات القدا
دوا سازی - حفظ صحت

علوم طبیہ کا اہل ہواری رسالہ

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع محصول اک پشیمانی بذریعہ می پی
ایڈیٹر - حکیم محمد حسین پروپرائیٹر کارخانہ مرہم عیسے - لونگھالا بہاول

جلد ۱ | بابت ماہ اپریل ۱۹۰۶ء | نمبر ۴

طبی دنیا کی خبریں
جنرل میں ایک دفعہ والے مریض کے انسانی
دود سے شفا یاب ہونے کا ذکر کیا ہے ڈاکٹر
صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص بائیں مشیت
استخوان رہ گیا تھا اس کی بیوی اس وقت
بچہ کو دود پلاتی تھی جو فوت ہو گیا خاوند
نے اپنی بیوی کو پستانوں کی تکلیف سے
نجات دینے کے خیال سے اس کا دود
پینا شروع کر دیا جس سے اسے اپنی
سالت میں نمایاں ترقی محسوس ہوئی چنانچہ
اس نے دود پینا براہ جاری رکھا حتیٰ کہ
وہ بالکل تندرست ہو گیا +
طرکی میں ایک ڈاکٹر منا ہم ہوا دارانے ایک
علاج نکالا ہے جس کے ذریعہ مجھے آدمی کی

کھوپڑی پر پھر بال آگ سکتے ہیں یہ ڈاکٹر
اس شخص کو جس میں بال نہیں ہوئے ایک آگ
سے چھیلتا ہے اور پھر جسم کے دیگر حصے سے
قیہنی کے ذریعہ بالوں کو تراش کر اس حصے
پر لگا دیتا ہے جو تھوڑے ہی عرصے میں جڑ
پکڑ جاتے ہیں اور بڑھنے لگتے ہیں اور چنگل
قدتی بالوں کی طرح لگاتے ہوئے بالوں کی جڑ
میں ایک نئی جڑ دے دے گا نہ پھل پھول جاتی ہے
امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے کالج
کے طلبہ کو تاکو کے استعمال سے باز رکھنے کے
لئے ایک سرکل جاری کیا ہے کہ جو طالب علم اس
پرہیز نہیں کر سکتے وہ کالج سے خارج کئے جائیں
ولاغت کر ڈاکٹر کارلسن کے دعوے ہو کر انسان غیر
تلی کے زندہ دھسکا ہوا یہ کہ غیر بائیں سب تلی
بڑھ جائے تو اس کا نکالنا ہی مفید ہوتا ہے +

ہماری سیاضیں
مطب کے معمولات
اور طب جدید کی مجرب دوائیں

معاون اشرفی - حد وجہ کی مقوی باہ - شکریت - افیون عتیق
سیاحیت - معطل - مشک - خالص - یا قوت منرخ - یا قوت زرد
کشتہ قلعی - کشتہ مرجان - کشتہ زر - ورق الخیال - ریگماہی -
شہد ملاکر معجون بنادیں - خوراک ہر رقی و عرق مقوی جگر و

دافع جیس - دار چینی - افیموں و خریطہ - تانخواہ - انیسوں - بادیان - تخم کرش - معجون
کینڈہ - چرائٹہ - نمک اندرانی - نمک سیاہ - نمک باہریا - الاچی سفید - الاچی کالا - زرد
سیاح ہندی - زیرہ سفید - خود ہندی - منور در مسرکہ کشتہ - عرق بادیاں - عرق پودہ -
عرق الاچی - عرق گلاب - آب خالص میں تر کر کے دوسرے روز عرق بقدر دس کسیر کے
کھینچیں پھر یہی دوا میں چاندی و زن مکا کر و سیر عرق دوبارہ نکالیں - خوراک تولہ +
جریان و احتلام کی کشت کے لئے :- تخم سیاح - طاشیر - الاچی کالا - کینڈہ ہندی -
بھیلی - تخم تاج - تخم سنہالو - سمندر سوکھ - تخم بھنگ - پوست بیج نمک سری سیاح -
شکاف قل - ثعلب مصری - مغز تخم تر ہندی - مغز تخم شکریتہ - زیرہ سیاہ - بدیر مسرکہ -
آملہ شہرہ - روہ - فولاد کشتہ - قلعی کشتہ - تخم کرش - قلعہ شمش - کاجو - شام کوڑا -
بند سوختہ - کھربا - صدف سوختہ - کشتہ بیضہ مرغ - پوست دگل - دوند و پھلی سیر -
دھرو کوہ - صندل - ریانہ چٹائی - ہلیہ سیاہ - شہد خالص - خوراک ۳ ماشہ صبح و ۳ ماشہ
شام ۳ لبر طش الا بیض والا سود و الزام نافع :- پوست ہلیہ زرد پوست ہلیہ - آملہ -
ہلیہ رنگی - چستاور - جیدیل - جلغم - برگ نیم - بکاشن - نمولی - بد پارا - سو یاوچ - نمک باہری -
بلدی - بھان نارملہ - سرشت سفید - کٹول - تربد - شہرہ - سرچنگہ - دنداسہ - بورہ دیار - پوست نیم
گل نیم - ہندی - رسوت - چاکسو - باچی - تخم پنواڑ گندھک - اکیرا عشبہ - کریمہ - صفت لین -
چھال گلد فیتوں ولایتی - خار خسک - منڈی بوئی - رتن جوت - پوست بکاشن بیج گل عباسی
گلو - کاک جنگلی - عمل خیاشنبر ہمزون لے کر سفوف بنالیں دو تین تولے سفوف کو پانی میں
رات کو بھگوویں صبح نتھرا پڑا پانی پی لیں اور پھر بگ گھوٹ کر داغوں پر لگا دیں +

ہر ہم طرح طرح کی جلدی امراض اور زہنوں کے لئے :- فائیلوٹ نامیٹریٹ آئن مرکری آئیٹمنٹ -
آگسٹ آئن زہاک - ایسی ٹیٹ آئن لڈائیٹمنٹ - مسادی الوذن - کے مکالمیں اور مقام مرض پر
لگائیں + مٹی نہایت عمدہ تھے آور دوا :- اپیکا کو اٹنا ۲۰ - گرین ٹارٹار امیٹک ۱۰ - گرین ۵ - بال
اگلنے کی دوا پانی کو کارمین نامیٹریٹ ۴ - گرین - ویزیلین ۱۰ - اوس ۵ - تولین ۱۰ - اوس +
ایضاً پانی اس میں نامیٹریٹ کوئین یا میٹرو کلو رائیڈ کلیمین - گلاب - جس جگہ بال ناگہج لگا کریں

جریان کا علاج مع طرق تشخیص

جوہار سے آقا اور حسن اور زمانہ کے مشہورہ معروف شاہی حاذق ہیں
نقان ثانی حضرت استاذی حکیم الامت مولانا مولوی حکیم
نور الدین صاحب نے بنیاد شفت علی ضیق اللہ کے تحریر
فرمایا اور جس کو سیالکوٹ کے طبی رسالہ القاسم نے شائع کیا ہے وہ ہوتا ہے۔

السلام علیکم۔ آجکل مجملہ اُن امراض کے جن کی طرف لوگوں کو زیادہ توجہ ہے اور
طیب اُن کا علاج چاہتے ہیں ایک مرض جریان کا ہے۔ اس مرض کے علاج میں بہت
سی غلطیاں مریضوں اور طبیبوں کو پیش آتی ہیں۔ اس لئے بچائے کسی کامیابی کے مریض کو
ناکامی کے علاوہ مالی نقصان اور دونوں سے بڑھ کر یہ کہ مرض میں ترقی ہوتی ہے اور طبیب
کو بھی یہ نقصان پہنچتا ہے کہ بعض وقت اُس کو وہ روپیہ لینا حلال نہیں ہوتا۔ اور بعض
بیماروں کے سامنے نہایت سخت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ ہم خیر خواہی عامہ کے نفع
سے سردست اس مرض کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ و انشاء اللہ اعمال بالنیات۔ وان الامر ما لا

جیسے ہر ایک مرض کا علاج اس بات پر موقوف ہے کہ مرض کے اسباب کو غور سے
سمجھا جاوے۔ پھر اُس سبب کو دور کیا جاوے اور جو موانع تاثیر ادویہ کے ہیں اُن کو
روکے اس مرض میں بھی یہی قاعدہ ہے۔ اس کے علاوہ اس مرض میں یہ امر بہت اہم
ہے کہ مریض کو قبض نہ ہونے پاوے اور جب تک اُن اسباب کو دفع نہ کیا جاوے جن سے
جریان پیدا ہوتا ہے یاغذہ مولدہ منی کی بھرپور کو نہ روکا جائے کسی دوا یا غذا سے کام نہ
لیں۔ بلکہ اگر کسی قدر خیزش ہوتی بھی ہو تو اسے دور کیا جائے۔ صد ہا بیماریوں کی ناکامی
ان مقوی ادویہ اور اغذیہ سے ہوتی ہے۔ پھر یاد رہے کہ اول تو مریض کو قبض نہ ہونے میں
دو غم جب تک جریان موقوف نہ ہو کسی مقوی دوا یا غذا کا استعمال نہ کریں۔

علامات یہ ہیں۔ بدن ڈبلا۔ نصیتین ڈھیلے اور سرد ہوتے ہیں۔ کمر میں درد
یا تھ پاؤں جلتے۔ سر کو چکر۔ مریض کو غیض و غضب زیادہ۔ چڑچڑاہٹ۔ غم۔
سستی۔ خوف۔ نا اُمید سی غالب ہو جاتی ہے۔ تنہائی پسند اور بیخواب
رہنا۔ خون میں کمی اور نشیان لاحق رہنا۔ آواز کمزور۔ آنکھیں کمزور۔ کانوں میں
آوازیں اور قبض۔ سورہ ہضم یا یوں کہو کہ مایخولیا مرائی کے عوارض نظر آتے
ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ جریان ہی مرائی مایخولیا کا موجب ہوتا ہے۔
اور شمولہ البحار کے بہت سارے نقصان ہو جاتے ہیں۔

اسباب بہت آرام۔ تھہ اغذیہ بخشی کی کثرت۔ ترک جماع۔ یہ عام اسباب ہیں
حرارت اور برودت سے منی کا تغیر حصول ناسل کے سرے پر جو چڑھ ہوتا ہے جس کو تھہ و

سجھ اور انگریزوں کے لئے نہیں اُس کے لبا ہونے سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ کبھی نادان خفہ نہ کنندہ اگر اُس چمڑے کو زیادہ کاٹ دے تو بھی جریان ہوتا ہے۔ جو لوگ خفہ نہیں کراتے اور جمار کے بعد اُس چمڑے کو اندر سے صاف نہیں کرتے تو اس کی غلطی سے بھی ہوتا ہے۔ اور اگر بول اور امراض آلات بول۔ قبض۔ شقاق مقعد۔ خراش مقعد۔ خفہ مقعد سے بھی یہ مرض ہوتا ہے خفہ مقعد کے اسباب میں یہ بھی ہے کہ بعض وقت مقعد کے کناروں پر جھپ زخم ہوتے ہیں اور جراح کا قتا ہے تو اُس کے اندر مال میں خیال نہیں کرتا۔ صرع۔ ہسٹریا۔ دماغی اور مایہ نولیا دماغی بھی باعث ہیں۔ خفہ کی گلیٹیوں کا ٹھسلا ہونا۔ اعضا تناسل کا زکی ہونا۔ ریگ گردہ اور ریگ مثانہ۔ خفہ کی گلیٹی۔ مقعد یا پیٹ میں کرم۔ چار یا قہوہ یا شراب یا قہوہ کو کی کثرت۔ پیٹ کے بل سونا۔ نیلار ہونا۔ جلق لگانا۔ اظہام کرنا۔ شہوانی خیال میں رہنا۔ شہوانی کتب کا پڑھنا۔ حرام مغز کی بیماریاں۔ بہت مٹا ہونا۔ آغذیہ و امثرہ ردیہ۔ عام کمزوری۔ احتیل کی سوراخ کا باریک ہونا۔ ہضم کی بحالی۔ بہت کتاب پڑھنا۔ اور ساتھ ریاضت نہ کرنا۔ اختلاج قلب۔ یہ وہ اسباب ہیں جن کو ہم نے بہت دیکھا ہے۔ ہم دوبارہ پھر تاکید کرتے ہیں کہ مریض کو قبض سے بچاؤ اور مقویات کا استعمال ایسا ہے جیسے زہر جب تک جریان دور نہ ہو۔ مقویات زہر قاتل ہوتے ہیں۔ اسی طرح بد ہضمی کا بھی خیال رکھو۔ ایک آدمی جس نے بار بار مجھ سے اس مرض کا مشورہ لیا اور شدت جریان کے باعث سینہ اور پسلیوں کے دروازے تنفس کی تکالیف میں مبتلا تھا۔ اور بہت سے مقویات کا استعمال کر چکا تھا اُس کو بھی یہی ہدایت کی گئی۔ کہ آغذیہ حیوانیہ کو ترک کر کے نباتاتی اشیاء کھاوے اور رفع قبض کے طریق بتا دئے۔ پھر ہم نے مسکات سے علاج کیا اور وہ اچھا ہو گیا +

علاج۔ کثرت منی میں۔ دودھ گوشت اندھ سے پرہیز اور اس کی جگہ نباتاتی غذیہ اور سادہ اور طین غذائیں۔ اور نکاح کرائیں اور مقویات سے پرہیز رہے +

حرارت میں۔ لعاب ہی دانہ (۲ ماشہ) اسبغول (۴ ماشہ) تخم دیکان (۳ ماشہ) سیوس اسبغول (۲ ماشہ) ہمراہ شیرہ خارشک دیں اور اگر بول سرخ ہو تو قلمی شورہ (۲ رتی) دن میں تین مرتبہ دیویں +

در طول غلظہ و غلظت خفہ۔ چمڑہ کو روغن کھنڈ سے نرم کریں۔ جب نرم ہو جاوے تو صابون اور گرم آب سے صاف کریں۔ اور شہد لگا دیں +

گرمی میں۔ شیرہ کا ہو (۴ ماشہ) عرقہ (۲ ماشہ) لعاب بیدانہ (۲ ماشہ) ماء الشیر۔ نیلو فرہ (۴ ماشہ) عناب (۲ دانہ) بنفشہ (۴ ماشہ) لعاب اسبغول دیں۔ اگر قبض ہو تو

(سلسلہ کے لئے دیکھو حکیم حاذق نمبر ۳۳ - جلد اول)

علاج کثرت مباضرت :- اگر کثرت مباضرت سے اعصاب کمزور ہو جائیں تو کچھ مدت ایسٹن سیرپ یا کرنی فاسفورس پانز نمبر یا ۹ یا صرف آکسٹرکٹ ڈامیان ۲ رتی کی خوراک میں صبح وشام کھانا یا مومیائی - ریگ مابی - زعفران اور قوص افی کا استعمال کرنا - روغن بادام یا مال کنگنی کا پینا - شہد خالص کھانا - عجون لبوب کبیر یا عجون اشرفی استعمال کرنا - ہڈیوں کی یخنی اور گوشت طیور کا شور یا پینا مفید ہوتا ہے یا ۶ تولے چاکولٹ ۸ اتولے بالائی ۳ تولے مصری اور ڈوانڈوں کی زردی (پتلے چاکولٹ کسی قدر پانی میں جوش دے کر پانی ٹواس میں ملا دیں پھر لٹے اور صبح کو پینے کے لئے اس میں ڈالیں) کھانا فاعل ہے - اگر کثرت مجامعت سے جریان کا مرض ہو جائے تو اس کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں یا ۲ فولاد اور کونین کا مرکب ۳ ماشہ - مروارید ۳ ماشہ - سافیون ۳ ماشہ - کا فور ۳ ماشہ - زعفران ۲ - مشک ۳ ماشہ - جدوار ۵ ماشہ کی ایک ایک رتی کی گولی بنا کر صبح وشام دودھ کے ساتھ کھاویں یا سان میدو جو ایک انگریزی دوائی ہے اور صندل اور ساپا لیٹو کا مرکب ہے ۳ - ۳۰ قطرے پیش یا یہ عجون استعمال کریں - مغناوم بیستہ ناچیل فنیق چلیغ وزہ بنولہ قطم چروخی مغزیات اربعہ خشکاش اندر جو موصلیین عجب موصلة سبھل ستیا اور پنج بند اسٹن سینکھارا ایسورہ بھیجیں تاکہ کھانا میدہ چوب کو خور و خورد گوشت کھاک موحوس تولہ ۲۰ اشکون کمرین حاقی قرعہ خاتم کزہ تمیز یا زخم شغیم سمندر سوکھ مغز خرقہ زمینی جانفل - جوڑی قلعی کشتہ فنی سفید عجون بنائیں نوراک ۶ ماشہ ۶ یا فنفوش یا کشتہ فولاد استعمال کریں اگر کثرت جماع سے بینائی میں ضعف آجائے تو دماغ کی تقویت کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور جب تک ضعف بالکل دور نہ ہو جائے جماع کو زہر قائل سمجھنا چاہئے اور طاقت کے لئے حلوائے موصلی - حلوائے بریضہ اور نشاستے کا حلو - خمیر مقوی ذلیع بادام مکھن مصری ملا کر استعمال کرنا - دودھ میں چھوٹا جوش دے کر پینا - بادام - منقہ الاچی کا چودہ منڈی بوتی کے ساتھ ملا کر کھانا - روغن کلکین کا پینا آنکھوں کو تقویت بخشنے اور جوہر دماغ کو بڑھاتے ہیں مناسب ہے کہ کھنے پڑھنے کا کام کچھ مدت تک چھوڑ دیں ۶ ترکیب حلوئے موصلی :- موصلی سیاہ و سفید ایک ایک پاؤ کا سفوف کر کے ۲ سیر خالص دودھ میں کھو یا بنائیں پھر ایک پاؤ گھی میں بھون لیں اور ۳۰ چند مصری ملا کر پاؤ بھر مغز بادام اور ۵ تولہ قلب مصری اور ۳ ماشہ زعفران اور ۲۰ - ۲۰ پتلے ہوئے انڈوں کی زردی اور ۱ تولہ چھوٹی الاچی کے دانے اور ادھی دفتری چاندی کے ورقوں کی ملا کر تولہ ہر روز کھیا کریں ۶ ترکیب حلوئے بریضہ :- ۵۰ تانے انڈوں کی زردی علیحدہ کر کے ۵ سیر دودھ میں لہجی

طریق بلوکرزم آجی پر پکاویں جب بستہ ہونے لگے اور کھوٹے کی طرح ہو جائے تو اس میں
سوا سیر چینی ڈال کر آگ پر سے اُٹار لیں اور ۱۰ تولہ شلہب مصری ۲۰ تولہ مغزیادام ۱۰ تولہ
گرمی اور پستہ ۳۰ تولہ مسقید موسلی ۵ ٹاکرہ ۵ تولہ ہر روز صبح و شام کھلایا کریں ۶

نشاستہ کے حلوے کی ترکیب :- سیر پھر عمدہ نشاستہ کو پانی میں ڈال کر رکھیں۔ جب نشاستہ پانی کی تہ میں بیٹھ جائے اور پانی نیا نظر آئے تو اس پانی کو آہستہ سے نکال دو۔ دوسرا پانی ڈالیں پھر نشاستہ کو محل کے کپڑے میں چھان لیں اور آدھ سیر مغز بادام آدھ سیر مغز پستہ اور ہ تولہ ثعلب مصری کوٹ کر بادام پستہ کے ہمراہ پیس لیں۔ بعد کو قلعی کئے چوتھے صاف دیگیچ میں نشاستہ چھوڑ کر اوپر سے ۴ سیر دودھ پاؤ بھر عرق گلاب اور سیر پھر عمدہ گھی اور سوا سیر کھانڈ ڈال کر آگ پر رکھیں جب بستہ ہونے لگے فوراً بادام پستہ ثعلب مصری اور ہ تولہ زعفران ڈال کر اُتار لیں۔ (باقی آئندہ)

ہماری پاکٹ بک
کی یادداشتیں

کلورا فارم - ایسے ایک ایتھیر منقبول ^{۴۵}کھفر جب امراض کے لئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ
بیش ^{۴۶}رینج ہلید سیاہ - آملہ - زخمیل - فاضلین - سیاہ - نرسی - جب البسلاطین
زعفران جب بقدر ماش ^{۴۷}پین ^{۴۸}دستار ^{۴۹}مٹل ^{۵۰}سافراس - مٹل ہلاک - آملہ
آملہ اور میٹنی - سپرٹ ٹرین ٹائین - کافور ہر ایک نصف اونس - آملہ روزمیری اونس
شکچر کیسکیم - شکچر اویم - ڈرائنگ لائیکوار ایمونیا ہر ایک ڈیڑھ اونس - الکحل ۸ - اونس
صرف باہر لئے سے ہر قسم کی درد کو شرطیہ اور خشک دور کرتی ہے + طلائے مایوسین چربی

جرمنی سنگ پشت چربی سانڈھ چرملی عکوک فریون پوست بیج کثیر سفید مٹخ عشریہ زرخیز
خراطین عاقر قرحا دارچینی زعفران راس الافعی چونک خشک بیرہ سوئی چند سید شربان
مسواوی الوزن خشک دواؤں کو شراب میں لپوان اور چربول کو کڑوے بادام کے تیل میں
گھساکر سو سمار (رگوہ) کے پیٹ میں دواؤں ڈال کر باتال بنتے کے ذریعے تیل نکالیں +

ذیابیطس کے لئے - افیون - کیلولہ سی - ۲ گولیوں تک کر کے کھانے میں تین دفعہ
بخار قبض و دیگر امراض اطفال کے لئے - سرکہ - برگ نیم - سنسونی - سوہا - ریونہ - جینی -
انگوری سرکہ - ۳۲ - سیریاپی - ۸ - سیرمیوہ - ۶ - ماشہ نمک - ۸ - ماشہ چونہ - ۲ - ماشہ کچھ - ۲ - روزہ نمک -
سوزاک میں - سرکہ - پیروزہ - رالی - فاشا - قلعہ - کشہ - کل - الہی - ۲ - ماشہ کی مقدار میں کچی اسی کھانے

ان گلیشیا یا اہم سالش پانی نو

یونانی طریق پر اگر علاج کرنا ہو۔ توجہ کر بخوبہ کا استعمال کریں۔ برگ
منہ ختم کر بخوبہ۔ زیرہ سفید غلغلہ وراز مساوی وزن گولیاں بنالیں اور وہ
دو تین تین گولیاں صبح و شام پانی کے ساتھ کھلاویں۔ اگر قبض ہو تو گل بغلہ مع
تربوڑ گھوٹ کر بنکھیں ملا کر کھلاویں۔ اور باری کے خیار میں باری کو روکنے کے لئے چھکری
پھول کی ہوئی آڑو کے درخت کے پتوں کا رس نکال کر گولی بنالیں اور ایک گولی تب چڑھنے سے پہلے
دیں

سست اچھا لک۔ ایک کا فور صحت پودہ نہ تینوں کو شیشی میں
ڈال کر شیشی کو پلاویں۔ تیل ہو جاوے اور کدرا اچھڑم کی تپ اور پینہ
اور بھٹھی اور در و شکم کے واسطے مفید ہے مصری ہم ہوند ڈالکر
ریں (۳) ایک کی گھٹی پر لگا یا جاسے اور مصری برہم ہوند

ون میں دی جاوے (۴) ہر ایک در و ریح پر لگانا مفید ہے۔ (۵) اکان کے در و کے واسطے ایک تو
تیل میں دو ہوند ڈال کر ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے (۶) اچھڑم کی بوا سیر کے واسطے ایک ماشر روٹ
ایک چھٹا تک پانی میں گھونکر اس میں ہم ہوند ڈال کر صبح کے وقت دی جاوے۔ ۲ دن تک۔
(۷) اسناپ یا ہلکا کٹ کاٹ کھائے تو اس جگہ زخم پر لگانے سے زہر کا اثر نہیں رہتا اور
میں ہم قطرے پلائے بھی جاویں۔ (۸) شربت انار ۲ تولہ میں ہم ہوند ڈال کر دیا جاوے تو
بند ہو جاتے ہیں۔ ہم تولہ عرق گلاب میں ہم ہوند دی جاویں۔ تو دست آجاتے ہیں

صداع طبع میں لکھا ہے کہ راور و گلاب دینا چاہئے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے۔ کہ گلاب
اور کھانسی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح بد شکم اور کافور بھی بے خوالی پیدا کرتا ہے۔ خ
حار ہر کہ۔ رو میں گل۔ گلاب۔ ان کو خوب حل کریں۔ سال تک کر سفید ہو جاوے۔ ہر
ہنگو کر سر پر اور ماتھے پر کریں۔ لیکن یاد رکھیں۔ پیچہ اور جالہ اور بھڑکے کو نہیں چاہئے۔
بارہوں تم دایہ کو کوٹ کر اٹھ پر نہاد کریں۔ نکتہ۔ چنے رنگ میں ان میں منکھیا ضرور ہوتا ہے
استعمال سے بچنا ضرور چاہئے۔ صداع یا اس میں بارہا استعمال کرنا چاہئے۔ نیز اس وقت جو
میں کمی و کثافت کا بل یا ادب اس طرح غذا اسے بعد۔ اور مرئی سبب۔ دھنیا۔ مسور کی دال۔ و
سبب۔ سبب خاص دھنیا۔ صداع دی دی پینے سے درد و صر و داغ میں کیڑوں کی وجہ
مصر ختم فرمندی۔ زیرہ سفید۔ بکھر۔ دانہ الائچی کھلاں۔ مساوی وزن کی انوار بہت مفید
قابل گرم دوائی ملوں ہے۔ ملوں کو پانی میں گھسکر ناک میں لگاویں۔ صداع ضعیف و
میں غصہ پانی کی گدی رکھیں۔ چنا۔ یعنی مندی مقوی داغ ہے۔ اور ناگسیر اور مندی
مر۔ پیلہ۔ مٹا شیر۔ الائچی ملا کر کھانا بھی داغ کو قوت دیتا ہے

کشتہ طلا۔ درانی تولہ۔ فیتون دربی سبز ۲ تولہ۔ جوا غذا یا ایک کر کے ملا دیتے جا میں
تک سب کیا جاوے۔ بارچاٹ دی سبب کر گھسکر کیا جائے۔ آتش اور بھٹی کر
ایک جاوے۔ ضعف باہ میں ہر ہنگمن نامزدی میں اس کے برکت لکھا

شیر یا بخار اور تپ نمرہ - اس بخار کی تین قسم ہیں - ایک وہ جو روز آتا ہے
 دوسرا وہ جو ایک دن ناکہ کر کے آتا ہے - اور تیسرا وہ جو ہر بار کا بخار کہتے ہیں - تیسرا وہ جو دو
 دن ناکہ کر کے آتا ہے - اور جس کو تپو تپے کا بخار کہتے ہیں - یہ بخار انہیں لوگوں
 کو جو تپو تپے کے جسم میں شیر یا بخار کا زہر افشہ کر گیا ہو +

علائقہ میں، جب بخار چڑھنے لگتا ہے۔ تو چھ یا آٹھ گھنٹے ہو جاتا ہے۔ انگڑائیاں آتی ہیں۔
 ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں۔ اور مریض بار بار جاکھیاں لیتا ہے۔ پھر سردی معلوم ہونے
 لگتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بیمار کو لڑھکاتا ہے اور جھکے سے کانپنے لگتا ہے دانت سے دانت
 بچنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سکڑ کر گھسری سا ہنگر رہ جاتا ہے۔ اور اس قدر سردی لگتی ہے
 کہ مریضوں اکثرے اور رخاں اور حایے تلخ بھی تسکین نہیں ہوتی۔ سردی لگ چکی
 بعد مریض کا بدن سخت گرم ہو جاتا ہے۔ چہرہ سرخ دل کی حرکت تیز اور جھل
 ہو جاتی ہے۔ سر ہانگوں اور دھڑکن درو ہوتا ہے۔ بھیڑی ہوتی ہے۔ صفرا کا اس قدر
 غلبہ ہوتا ہے۔ کہ مریض کو اکثر صفراوی تے بدلت آتی ہے۔ اور تھے کے مادہ میں
 تر صفرا خارج ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ دیر کے بعد پیشانی پر نمی آجاتی ہے۔ اور
 عین کو پسینہ اگر بخار اتر جاتا ہے۔

علاج ج - بخار کو بستر پر لٹا کر اچھا گرم کپڑا اوڑھا دو۔ اور کوئی سیلابین کچھ
مثلاً سلفیٹ آف مگنیشیا یا ایسٹ سالٹ ۲ ڈرام۔ سلفیٹ آف سوڈا ۴ ڈرام
اسپرٹ آف نائٹراشورے کا میٹھا ست ۲ ڈرام۔ کوئین ۲۰ گرین۔ پانی ۹
راکڑ کڑچہ ٹیڑھ ادھس کی مقدار میں شیشی کو ہلا کر پلاویں جس سے قبض
جائے گی۔ اور کھلکھڑ صراہی دست آئیں گے۔ اور جوں جوں دست
کے بخار فرو ہوتا چلا جاوے گا۔ رزے کے وقت لیمو کی گرم گرم رس اور
۳ تین چار قطرے اب اس آف خیمبر کے ڈال کر لیا دو۔ زیادہ گرمی کے وقت
پانی یا سفید سریر لگاؤ۔ اور پیئے کو بھی دو۔ اور پیاس کے وقت انبلی
آب شورہ ملاؤ۔

رہی ایسے ضلع میں رہنا پڑے۔ جس کی ہوا خراب ہو۔ اور جو صحت کے
 سے اچھا نہ ہو۔ تو ہر روز بلا ناخاکہ ایک یا دو قطرہ رو رو کر بن کوہن منگے آف
 کے ساتھ کھا لیا کرو۔ اور اگر نو اکا غیر نو آف آئین کے ساتھ کھاؤ۔ تو اور
 ہے۔ اگر کسی وقت قبض کی شکایت ہو۔ یا جگر میں کوئی خرابی ہو۔ تو
 وہ کر بن کوہن منگے گولی کھا کر سوؤ۔ اور صبح کے وقت

طاعون ^{العیاذ باللہ} کہ ایک شدید قسم کا بخار ہوتا ہے جس میں کانوں کے پیچھے کی یا بغل کے نیچے کی یا گچ ران چٹکے کی غدودیں سوج جاتی ہیں نہایت سخت بخار غدودوں کے پھوٹنے سے پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی سمیت براہ راست ہوا کے ذریعہ سرایت کر جاتی ہے یا ایک آدمی سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ فی زمانہ ایک قسم کا گرم دریافت ہوا ہے جو کہ مریض خون اور طاعون کی گھٹی میں پایا جاتا ہے۔ اس کا پھیلاؤ ان باتوں سے ترقی پذیر ہوتا ہے جو کہ ہونا۔ ہوا کی آمد و رفت کا ٹھیک نہ رہنا۔ گھروں کے ارد گرد پر روٹل اور گندگی کا جمع ہونا۔ چوہوں کا مرنا۔ اور ان کا گھروں میں سرگتے رہنا۔ پینے کا پانی اور ہوا کا مضر صحت ہونا اور موسم ایسا جو نہ سرد ہو نہ گرم کیونکہ نہایت ہی شدت کی گرمی بہ نسبت سردی کے ضرور اس کی ترقی کو روک دیتی ہے۔ اس بیماری میں پچاس برس سے کم عمر کو آدمی اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ اور اس عمر سے زائد کے آدمیوں میں شاذ و نادر ہی یہ مرض دیکھی جاتی ہے۔ جب ایک بار یہ بیماری کسی کو ہوا تو اسے نو اکثر دوبارہ اسی شخص کو پھر یہ بیماری نہیں ہوتی +

اس کی میعاد دو سے سات دن تک ہے۔ شروع میں بے چینی کمزوری سرد رہتا ہے۔ سر چکر آتا ہے اور لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے بعض اوقات شروع میں ہی مریض ایک خاص قسم کی حالت (جس کو سر سام کہنا چاہئے) میں ہو جاتا ہے کبھی مریض ڈر جاتا ہے گفتگو بھی اچھی طرح نہیں کر سکتا۔ اس کی طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے جی مٹاتا ہے اور اس سال ہوتے ہیں بخار نہایت شدید ہوتا ہے کبھی گردوں میں یا چھاتی میں شدید درد ہونے لگتا ہے +

اور بعض رومی حالتوں میں بیہوشی۔ ہذیان۔ غشی نمودار ہوتی ہے نبض کمزور اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں ہیشاب کم اور بدقت خارج ہوتا ہے۔ ایک یا دو دن کے بعد کل علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یعنی گردن بغل اور چٹوں کی غدودیں متورم ہو جاتی ہیں۔ بعض وقت صرف چٹکے کی غدود ہی سوزش پذیر ہوتی ہے۔ اور یہ گلٹیاں سوج کر انٹے کے برابر ہو جاتی ہیں۔ اور سخت درد کرتی ہیں۔ اگر مریض زندہ رہے۔ تو ساتویں دن کے بعد ان میں پیپ پڑ جاتی ہے شدید حالت میں جریان خون موت سے تھوڑا عرصہ پہلے واقع ہوتا ہے۔ اور نیز اس بیماری میں ناگ۔ پھیمپھڑے۔ معدہ۔ انتڑیوں سے جریان خون بھی ہوتا ہے موت غالباً تیسرے چوتھے روز تک یا اس سے پہلے وقوع میں آتی ہے یا مریض کیلخت مر جاتا ہے + وہ مریض جو کہ شفا یاب ہوتے ہیں ان میں بھی کوئی نہ کوئی نقص اس کا رہ جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں +

نمونیا والی پدیگ۔ یعنی وہ طاعون جس کے ساتھ ذات الریہ بھی شامل ہوتا ہے اس میں مریض کے دماغی افعال میں بھی فرق آ جاتا ہے۔ اور تمام علامتیں ٹونیا کی بھی

پائی جاتی ہیں دوئم نہایت شدید قسم ہے جس کو ذوسنطاری کہتے ہیں۔ یعنی وہ طاعون جس کے ساتھ پیش ہوتی ہے۔ یا تیسری اس سے بھی تیز جس میں موت چند گھنٹوں میں ہی واقع ہو جاتی ہے۔ بخار شدت سے چڑھتا ہے اور نفی تے ہوتی ہے +

طاعون میں موت ۵ یا ۸۰ فی صدی ہوتی ہے۔ وہا کے آغاز میں ہر ایک شخص مر جاتا ہے۔ مگر بعد میں کم +

علامہ ج۔ اندرونی طور پر کار باکٹریا اور کینٹین ملا کر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح جلاب کے دیں۔ یا جدوار خطائی کی سرکہ اٹھوڑی خالص میں گولیاں بنالیں اور دودھ گولیاں سپرٹ کلور و نام ۲۰ قطرے۔ وائٹنم اپیکاک ۱۰ قطرے۔ ٹینکوکف کو ۲ قطرے عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سرس ۵ تولہ کے ساتھ کھلاویں۔ یا دوا کے طاعون کے ۲۰-۲۰ قطرے پلاویں۔ اور گلی پر مرہم عیسے کا استعمال کریں + اسہال کا ہونا عمدہ علامت ہے کیونکہ اس سے زہر خارج ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے بعض طبیب مسهل ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ میرے تجربہ میں اس مرض کی ابتدائیں یہ مسهل نہایت مفید پڑتا ہے۔ کہ اول کیلول ۵ گرین کی پوڑیہ پہلے کھلا دیں اور اوپر سے مگنیشیا۔ ایک اونس ڈیڑھ پاؤ بانی میں گھول کر پلا دیا جائے۔ دل کو کمزور ہونی پر مقویات جیسے جواہر مرہ کیوڑہ بید مشک گلاب عرق صندل پایا جائے۔ حفظا ماقدم صفائی اور آب و ہوا کا کامل انتظام مریض کو علحدہ رکھیں۔ مریض کی تھوک۔ پیشاب۔ پاخانہ یا گھٹنی کی آلائش وغیرہ کو زمین پر پڑنے نہ دیں۔ بلکہ ایسے برتن میں مریض کو تھوک وغیرہ آلائش ڈالنے کے لئے رکھیں۔ جس میں بہت ساری فینائل ڈالی ہوئی ہو۔ کپڑے اور مریض کے بستر کو ڈس انفکٹ کر لیں +

وہا کے دفوں میں جتنے المقدور ہر روز غسل کریں۔ پوشاک بدلیں۔ گھر کی بدروغیں گندی نہ ہونے دیں۔ مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود۔ صندل۔ کافور وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور جس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں بات ممکن ہو گھر میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں۔ اور گھر میں بہت سے کچے کونکے اور چونا بھی رکھیں اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہے۔ اور درونج عقرنی کے ہار پر و کردواز و لچ لکھائیں اور کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط کریں۔ اور سرکہ خالص اور پیاز بہت کھائیں۔ اور اگر ہو سکے۔ تو باہر کھلے میدانوں میں خیمہ لگا کر گزارہ کریں۔ اور بطور حفظا ماقدم صندل۔ کافور۔ رگل ارمنی کی گولیاں استعمال کریں یا تریاق افی کھائیں +

استفسار۔ علم میرے گھر میں اسقاط کی ایسی مرض ٹھیکر گئی ہے کہ کبھی سٹہ ماہہ
 کبھی شش ماہہ حمل سقط ہو جاتا ہے اور اگر کبھی بچہ پیدا ہو بھی جائے تو چھوٹی عمر
 میں ہی مر جاتا ہے۔ کوئی مجھ پر علاج بتاویں۔ جواب۔ ترچہ ۱ ترکہ رکت منڈی۔
 پر سیاہ و شان خون سیاہ و شان منڈی رسوت برگ نیم جلنم پکھان بید تیسر چاکسو
 گیر و صندل باریک پیس کر شہد میں گولیاں بقدر ۲ رتی بنا لیں ایک ٹولی صبح ایک
 شام۔ ابتدا ایام حمل سے تا تولد بچہ بلکہ تا فطام شیر کھاوے یا ہماری مشہور لٹھرا کی دوا
 بنام ”پہری بھری“ استعمال کریں اور چاہئے کہ میاں بی بی کم از کم ایک سال تک
 باہم صحبت نہ کریں اور مردان ایام میں ”فخخوش“ کھاتا رہے اور جملہ سے پرہیز رکھے
 اور عورت بعد ایام حیض اگر حمل نہ ہو تو سفوف برادہ دندان فیل ۳ رتی ناگلیسر ۲ رتی
 ہر ماہ ایک ہفتہ کھاتی رہے۔ علم ۴ نکھوں کی بینائی میں فرق آگیا ہے کوئی مقوی
 بصر سرمہ کا نسخہ لکھ دیں۔ جواب۔ سرمہ اصفاہانی سو بھی سنگ بصری سبز میرہ صلی
 کل جنیلی مرورید تا سفوف دہشتہ فرنگ اصلی برگ آس اٹلیا میاں لٹھرا بکلا + علم
 مجھے چھپائی کی ایک عرصہ سے مرض ہے جواب۔ گل بنفشہ گل نیلوفر شترہ کا سنی
 گاؤ زبان عنب انشعب عنب کشنیز عرق ۵ سیر نکالیں اور ہر روز ۱۰ تو لے لیا کریں +
 مجربات القدا کا ایلانی لکھتا ہے کہ صداع صفراوی میں پہلے منضج کر کے ماوے
 گل بنفشہ سقمونیا زعفران تربہ ترنجبین قند سفید سے بنایا ہوا ہو کریں یا ہلیلہ زرد
 آلو بخارا غناب مویز مٹھی انبی سپستان کا جو شانہ ترنجبین ملا کر پلاویں اور تنقیہ
 کے بعد تبدیل مزاج کے لئے شیرہ بزور بار پلاویں اور طلا و سحوط وغیرہ سرد تدبیریں
 کام میں لائیں + اس قول کی تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کہ تنقیہ کے بعد
 بقایا صداع کے لئے ہلیلہ گلسرخ بنفشہ کشنیز کا سفوف قند ملا کر یا طریف کشنیز
 بیض پورست ہلیلہ زرد کا بلی پورست ہلیلہ آملہ ہلیلہ سیاہ گلسرخ اسطوخودوس ترنجبین
 کشنیز روغن بادام قند یا شہد میں مجوں کے طور پر کر کے دینا یا اگر مادہ قلیل ہو تو
 ترچہ ۱ سنار روغن بادام شہد ملا کر کھانا مفید ہوتا ہے + انطالی نے لکھا ہے کہ شربت
 زرد گل گاؤ زبان ترنجبین شیر خوشش مغز بادام مر یا بنفشہ تربہ سفید محوت غسل
 خیار شہرہ پورست ہلیلہ کا بلی گلسرخ ہلیلہ زرد سنائی کا جلاب منضج کے بعد دینا مفید ہے
 جس کا سینہ کمزور ہو یا انٹریاں یا اعصاب ضعیف ہوں اُس کو ترشی اور ہلیلہ دینا سکتا
 نہیں ہلیلہ سے بخوابی بخستی ہے اور کھانسی اور تپ میں ہلیلہ کتے ہیں سخت مضر ہے +

اشتبہ

اسلام کی حقیقت
قرآن کریم کے
معانی و اس
کی صداقت
کی تحقیر و علمی
الہ علیہ وسلم
کی نبوت کے
زبردستی لاکھ
اور مٹا لیا گیا
کے ہر قسم کے
اختلاف کے
شانی جواب
دیکھنا چاہو تو

ریویو آف

ریلیجیون

دین اور دنیا

میں فرق و تمیز

جو انگریزی اور

اردو میں ہوا

شائع ہوا ہے

اور صدمہ

کا پیاں پوت

امریکا اور ان

میں اشتباہ

اسلام کی فطرت

مفت بھیجی

جاتی ہیں۔

قیمت

سالانہ اردو

رسالہ اردو

انگریزی سے

نمونے کا پرچہ

۲۰ روپے

اردو ۲۰ روپے

انگریزی

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

۲۰ روپے

بیمار داری کے لئے کمرے کا انتظام چاہئے

بستر-صفائی-مریض کے کمرے کا سامان
ہوا کی آمد و رفت اور دیگر عمدہ بیمار داری کے
لوازم کا دھیان کرنا ضروری ہے +

بیماری کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض
اُنہی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جیسے چھک ہینڈ
طاعون وغیرہ جن کو متعدی امراض کہتے ہیں
بعض امراض ایسی ہیں جو مختلف اسباب

اور حادثوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ بیماری
کی حالت میں عمدہ علاج کی ضرورت ہوتی
ہے اور اُس کے ساتھ بیمار کی اچھی طرح

غور و پرداخت کی بھی تا کہ مریض جلد شفا
پائے اور یہ بات تب ہی حاصل ہو سکتی ہے
جب بیمار داری کے طریق سے پوری ناگہانی ہو

بیمار کی اچھی طرح خبر گیری کرنے کے لئے
مندرجہ ذیل امور کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔
(۱) بیمار کے کمرے کو صاف - ہوا دار اور مناسب

درجہ حرارت پر رکھنا +
(۲) بستر آرام دہ پچھانا +
(۳) پلٹس اور طرح طرح کے بیپ بنانے +

(۴) اوقات مناسب پر دوا اور غذا دینی +
(۵) بیمار کی مہم چھی دور نمود کو دھونا +
(۶) جو باتیں حکیم یا ڈاکٹر سے کہنی ہوں
اُن کا خیال رکھنا +

(۷) اشیاء اور دفع عفونت کا استعمال کرنا +
(۸) عموماً ایسے طریق سے بیمار کے ساتھ سلوک
کرنا یا اس کا کام کرنا جس سے بیمار

بے چین یا دق نہ ہو جائے +

حکیم حازق

علوم طبیہ کا ماہر واری رسالہ

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع محصول ڈاک پیشگی یا بذریعہ وی پی ایڈیٹر۔ حکیم محمد حسین پروپرائیٹر کارخانہ مرہم عیسے۔ نولکھالاہو

جلد ۱ باب ۱۰۶ نمبر ۱

طبی دنیا کی خبریں
 اس میں دو قسم کے افسانے اور سائنس کے اندر انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ امراض سینہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اجسام اور فاسد چیزیں ہوتی ہیں۔ شہر و دیہات میں اس قسم کے امراض دور کرنے کے لئے سڑکوں پر رال چھڑکی جاتی ہے جو گرد و غبار کو بھاد جی ہے گاڑی کے پیلوں اور گھوڑوں کے سم کی رگوں سے ایسی سڑکوں پر گرد و غبار پیدا نہیں ہوتا اور اجرام بھی کم پائے جاتے ہیں۔
 ڈاکٹر فارمن بریج صاحب کی رائے ہے کہ فضیاض دق کو کھانا زیادہ نہ کھلایا جائے۔ نہ کوئی نشیل چیز استعمال کرائی جائے جس سے اعصاب اور رگ و پھلوں پر زور پڑتا ہے۔ نہ گھر سے سانس لینے کی اجازت دی جائے۔ اور نہ فضول آب و ہوا تیار کرانی جائے کیونکہ ان باتوں سے آئندہ نقصان ہوتا ہے۔ البتہ ایسی دوا استعمال کرانی

جملہ حقوق

جنوبی عربی
 جیون بونی
 کحل امجوا
 مفرح یا قو
 مرم
 بونیو
 روح
 نمبر
 سہ

ترجمہ
 ایک شہر و دیہات میں
 سن مونیو ملیطین
 اینڈ ملیطین
 انڈیا اردو ترجمہ افادہ عام
 کے لئے علی و اولاد
 پر شامل ہے نیز یورپ
 اور امریکہ کے مشرق وسطی
 رسالوں کا انتخاب

ہماری بیاضیں مطب کے معمولات اور طب جدید کی مجرب دوا

اکسیر باہ :- جو ہر کچلہ - ریگما سی - زعفران
ماہی رو بیان - خضہ مرغ تازہ - مغز سرخ
بیضہ سنگ پشت - مومیا اصل - سرطان بھرت
قرص امفی - مشک - عنبر - وزنی طلا - ادراک کے
میں گولیاں خود کے برابر بنا دیں اور ایک گولی بخشی

مرغ (جو ۴۰ دن کا ہو) کے ہمراہ کھا دیں - یہ دوائی نامرد کو ایک ہی روز میں مرد بنا
ہے + جب اناراقی کل عصبانی امراض کے لئے :- تیز مدبر - صبر سقوطی - بزرگ
فلفل سفید - فریون - موٹھ کے برابر گولی بناویں اور ایک گولی سوخت کے عرق یا
مار العسل کے ساتھ دیں + متجن - مصطلی مرصاف عاقر قرحا سیاری سوختہ کیکر
کا اندرونی باریک چھلکا پھٹکری کا فور مائیں بیج سوسن خولچان شاخ گوزن سوختہ
سعد کوئی سورنجان صدف سوختہ خرمرہ زرد سوختہ چینی اصل برادہ دندان فیل
تبا شیر گاؤ دنتی مارو گلنا رکھ دریا کبا بھینی گل سرخ خود سوختہ عدس سوختہ پوست
نیم رتی بوئی (مایتا) دم الاخوان زرد آوند اقا کیا کھریا مٹی صندل لونگ پوست
بادام سوختہ - ساوی وزن لے کر باریک پیس لیں اور خوشبو کے لئے عطر نکلا
ملائیں + خمیرہ بادام - مغز بادام - شقائق مصری - دارچینی - زعفران - بھین سفید
الانچی خورد - ریگما سی - ورق بقرہ - شہد - مضری - بطریق معمول معجون کے طور پر
کر لیں - کم ماشہ سے ۶ ماشہ تک کھائیں نہایت مقوی باہ ہے + جب درویشی
سیماب - گوگرد آملہ سار - رسیکور - مردہ سنگ - توتیا ہندی - کتھہ - فلفل دار فانیل
فلفل - سہاگہ - عاقر قرحا - بلبلہ زرد - رسوت خالص - سات روز تک رسوت کے
پانی میں کھل کر کے موٹھ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح اور ایک شام
کھانا آتشک کو جڑ سے دور کر دیتی ہے + قرص ابرق تپ دق کے لئے اکسیر ہے +
کشتہ ابرق سیاہ - ست گلو - مغز شغریہ بوز - دانتہ لاپچی خود - سرطان سوختہ بھری
بیت قرص آب انار شیریں یا شیر بادہ خر کے ساتھ بخشی

ام - اکسٹرکٹ بلاڈرنا - ڈرام - اکسٹرکٹ سٹرم
کار باک ایسڈ - ڈرام - آئل آف ٹار - ڈرام
مل کر سات اونس ہو جائیں پچھلے مرہم کو آگ پر
آگیا ک ایک اونس ملاویں پھر ہر سہ اکسٹرکٹ کو بہت
زور ہمیں حل کر لیں اور سب کے پیچھے سفوف مانو لیں

عیاشی کا لفظ عام بول چال میں ایسی سیاہ بدکاری پر بولا جاتا ہے جس کے مرتکب کو تمام جہاں کی شر فاپاسی ٹنہاغت حقارت سے دیکھتی اور لعنتی خیال کرتی ہے۔ یہ بدکار گروہ اپنا ٹنہ کالا کرنے کے لئے اپنے گھروں کا سارا اندرون خاک سیاہ کر دیتے ہیں اور شیطان ان کے سر پر ایسا سوار ہوتا ہے کہ ان کو کچھ سوچنا ہی نہیں دیتا ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے کے خط وخال ان کی سیاہ بدکاری کے گواہ اور شاہد حال ہوتے ہیں گویا ہر عضو اپنی زبان سے ان کی غیر تناک حالت کو پکار پکار کر بیان کرتا اور عبرت پکڑنے والے لوگوں کے لئے وہ ایک خوف کا مقام ہو جاتا ہے۔ انسان پہلے چھوٹے چھوٹے گناہ کرتا اور پھر ہر روز قدم آگے رکھتا ہے شراب زنا چوری کا حال دیکھ لو پہلے انسان چھپ کر کرتا ہے پھر بالآخر خود ہی اس کا موجد بن جاتا ہے اور رندوں کو لیکر بازاروں میں پھرتا ہے +

ابھی نصف صدی نہیں گزری کہ آتشک سوزاں قلیل الوقوع مرض تھی جاتی تھی اور کسی شخص کا ان میں مبتلا ہو جانا نہایت قابل شرم واقعہ خیال کیا جاتا تھا ہمارے دیکھتے دیکھتے یہ امراض اس کثرت سے پھیلے ہیں کہ آخر نتیجہ کا کچھ اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور اب وہ زمانہ ہے کہ یہ امراض ایک عام واقعات ہو گئے ہیں اور ان اظہار کرنا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے جس قدر عورتوں کو آزادی زیادہ اور مرد زن کا باہمی ملاپ عام ہوتا جاتا ہے اسی قدر اس سیاہ بدکاری کا رواج عام اور بکثرت ہوتا جاتا ہے +

آتشک شراب کی بیٹی اور انگور کی نواسی ہے جس کسی کو یہ مرض ہوتی ہے وہ دین دنیا دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے میرا تجربہ تو یہی کہتا ہے کہ آتشک کا علاج مرض ہے۔ آتشک کے سبب بی بی اور بچے ناکردہ گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور اسی طرح سے یہ مرض ورثہ کی مرض ٹھہر جاتی ہے اور ہفت پشت تک بھی چھپا نہیں جاتا یہ مرض زانی لوگوں کو ان عورتوں سے ہوتا ہے جو اس میں مبتلا ہوتی ہیں اس مرض کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فریق ثانی سے دوزخ کا توشہ حصہ رسدی کے طور پر مل لے آتا ہے تیز مادہ ہو تو اسی وقت خراش اور حشفہ پر سرخی اور پیشاب میں گرمی ہونے لگتی ہے ورنہ دو تین روز کے بعد خاص جگہ سرخ پھلی ہوئی ہوتی ہے دھکتی ہے۔ یہ زہریلا مادہ جب جسم میں خون کے ذریعے سراسر اندرونی اعضا میں آگ لگنی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اخلاط جل کر خاک ہو جاتے ہیں بدن پر تانبہ کے رگ

بڑیاں پھول جاتی ہیں چہرہ ہاتھ پاؤں پر نشان لگ جاتے ہیں۔ بڑے چٹاخ اور زخم پڑ جاتے ہیں جسم جلتا رہتا ہے ہاتھ پاؤں اور ہڈیوں میں درد ہوتا ہے معمولی آتشک کے ایک سے زیادہ زخم ہوتے ہیں اور زخم بے قاعدہ کبھی لمبے کبھی مدور چپو کے غدد پھول جاتے ہیں بدھ ہو جاتی ہے خاص موزی آتشک کا زخم علی العموم ایک ہی ہوتا ہے پھر زخم اندر سے گہرا کنارے اونچے اور سخت ہوتے ہیں اور درد ہر وقت زخم میں رہتا ہے آخر ہوتے ہوتے آتشک جسم میں پھوٹ نکلتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ٹانگوں پسلیوں اور لمبی ہڈیوں میں ورم تالو میں سودا خ غرضیکہ ہزاروں اور لاکھوں آفتیں اور بلائیں آ موجود ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی روگ نہیں جو زہر پیدا نہ کر سکے۔ خفیف سے خفیف بیماری بھی جب اس بیمار کو ہو جائے تو اس کا اچھا ہونا مشکل ہو جاتا ہے لوگ اس بیماری کی برسوں دعا میں کرتے رہتے ہیں اور عمر بھر خاک اچھاتے رہتے ہیں مگر بے سود یہ عارضہ نہیں بلکہ غضب الہی کا ایک نمونہ ہے آتش تو موجودہ ذخیرہ کو جلا کر بس ہو جاتی ہے مگر یہ آگ ایسی ہے کہ پوست گوشت ہڈی اور تمام اندرونی اعضا کو تباہ کر کے سات پشت تک مار کرتی ہے معلوم تو یہی ہوتا ہے۔ یہ آگ اس دنیا کی آگ کا تخم نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا ریزہ ہے (باقی آئندہ) +

ماری پاکٹ بک کی یادداشتیں

سنگ لیشب کشتہ شلخ گوزن سوختہ عقیق کشتہ تباہی
الاجبی سفید کاؤزبان گل کاؤزبان مغز کشتہ سفید سفید
عود سائیدہ زہر مہرہ سائیدہ زہر خرقہ پوست مینوکل
گل سیونی فرخ شک تخم باہر بخوبی دھوئیں گہرا اثر بسی
صطکی آبلہ زہر پروردہ گلاب کیوڑہ مر یا سیب نبات ورق لقرہ معجون کے طور پر
کر لیں۔ مرقا حفاقان اور ضعف دل کے لئے عجیب اثر ہے + الہرس کارڈیل ریو
اکسٹرکٹ کینے بس انڈیکا ایک چھچھ چائے کے برابر ہر ۴ گھنٹہ کے بعد پینا سخت درد
برکلیف سے حیض آنے کو حد درجہ نافع ہے + سان میٹو فاسفورک ایسڈ ڈائلریٹ
پھر نکسوامیکا کا ایک چھوٹا چھچھ پانی ملا کر روٹی کے بعد پینا نامرد میں قوت باہر پیدا
کرنے کے لئے عجیب اثر ہے + پوسٹ ہلیکہ درد پوسٹ آبلہ پوسٹ ہلیکہ زخمیں
عمدہ ان بنج جتہ از عفان زہرہ کرمانی زہر بادانہ الاجبی خرقہ بودینہ امل سید بادیان
تکمل باؤنہ زہر سفید گل سفید کو باریک پیس کر اور پیس کر کہ کوشا دیکھا
تکمل کو آب تیمول میں ۳ روز تر تھیں اس کے بعد لکھ سک و
کر لیں۔ بعد طعام ایک ماشہ کھالینا آنا کھانا کھاؤ کو جہنم کا اور سک

فی طینت کے بعد اس کے اعصابی سلسلہ میں بھی فتور پیدا ہوتا ہے۔
بسم کے کسی حصے میں اعصاب کا اس قدر مجموعہ نہیں ہوتا جیسا کہ
اسل میں ہوتا ہے۔ اس نایاک عادت میں عضو مخصوص کے اعصاب
باہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ اور ہاتھ سے اس کی بناوٹ کو ایسا درہم برہم
باتا ہے کہ آخر نہایت خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں +

نٹھوں کی بربادی کے بعد عقل میں بھی فتور آ جاتا ہے۔ جو لڑکا پیشتر ہشیار
ور ذکی تھا اُس کا حافظہ جواب دے جاتا ہے۔ دماغ میں گرفت کی
ت نہیں رہتی۔ کسی بات کو ذہن نشین کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ دلی
ن اور اطمینان کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو کھیل کود۔ ہنسی اور اچھی
بیت میں کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی +

ان تغیرات کے ساتھ جسم کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اس کی صحت
ٹ جاتی ہے۔ آنکھوں میں چمک نہیں رہتی۔ جلد کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے
ب و سچھے دلچیلے ہو جاتے ہیں۔ جسم میں کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ لڑکا
تھوڑی سی محنت کرنے سے تھک جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ہلانے کو اس کا
دل نہیں چاہتا۔ کام کرنا جان کا وبال ہو جاتا ہے۔ وہ پیٹھ اور سر میں
درد بیان کرتا ہے۔ سر میں چکر چڑھ رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے
ہیں۔ بھوک نہیں لگتی۔ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے وہ جھک کر
بیٹھتا ہے اور اُس کی چھاتی خم دار ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ تمام جسم نکتا اور
کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر کار گھٹتے گھٹتے غنوم اور اندوہ ایسے دامنگیر
ہو جاتے ہیں کہ عمر عزیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے +

یہ موتی موتی علامات ہیں جو ایسی قبیح عادت میں مدت تک مبتلا رہنے
سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ممکن ہے کہ یہی علامات بعض اور جسمانی بیماریوں
بھی پیدا ہو جائیں۔ جن سے ناواقفوں کو دھوکا لگے۔ مگر ہر ایک لائق
بات کو فوراً تاثر جانا ہے۔ اور اسباب اور علامات کی چھان بین کرنے۔
حقیقت کو پالیتا ہے +

اس بد عادت میں ایک بڑی بھاری بکھیتی یہ ہے کہ جوں جوں جسم
عقل اور اخلاقی سیرت کمزور ہوتی جاتی ہے یہ عادت غلبہ پاتی جاتی ہے۔
کی طاقت بھی ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ کسی لڑکے کو اس پر قابو نہ

نتائج سے آگاہ کیا جاتا ہے تو اس میں اس عادت سے باز رہنے اور خط ناک نتائج سے بچنے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوتی اور ان کے کو ایک مدت لگ جاتی ہے +

جن لوگوں پر یہ عادت مستقل طور پر غالب ہو جاتی ہے۔ ان کی خوفناک پروردہ حالت کا قیاس اس بات سے ہو سکتا ہے جبکہ ان کو اس بُری عادت باز رکھنے کی خاطر ایک سخت قسم کے کڑوؤں میں جکڑا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ان پاچھ پیٹھ کے پیچھے یا چار پائی کے ساتھ کس کر باندھے جاتے ہیں یا دیوار کھڑے گاڑ کر زنجیر یا رستے کے ساتھ ان کی مشکلیں کسی جاتی ہیں بعض اوقات اس سے بھی سخت علاج کیا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ ایسی سخت تدبیریں -

بھی ہمیشہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر تم نے اپنے کسی فعل سے اپنی صحت بگاڑ لیا ہے۔ او اپنے دماغ کو ضعیف کر لیا ہے۔ تمہارے چہرے زرد اور زار و نزار جسم میں طاقت ہمت کا نام و نشان نہیں رہا طالب علمی کی بالواسطہوں نے تم کو کاہل - شرمیہ اور آدمیوں کی مجالس سے بھاگنے والا بنا دیا ہے تو میں درد دل کے ساتھ آہ تباہ کن حالت سے متنبہ کرتا ہوں جب کہ اس پاک دامن - خوبصورت - سہرور کی بیاہی ہوئی لڑکی پر سخت ہی ظلم ہوگا جو کسی آنے والے موقع پر تمہاری جوانی کی رفیق ہونے کو ہے۔ کیونکہ جب وہ تم کو ڈرپوک اور عزت اور محبت کے ناقابل دیکھسکی۔ تو اس کی تمام امیدوں پر پانی پھر جائیگا + (باقی آئندہ) +

ہماری پاکٹ بک کی یادداشتیں

فلان - فضل سیاہ - جلوتری - مشیک - جانیفل - لوچک - دانہ موٹھ کے برابر گولی ایک گولی دود کے ساتھ کھانی قوت باہ پیدا کرتی ہے + علاج جریان :- تخم دھ کوہ - کشن ابرق - حبث البید - شستہ قلعی ایک ماشہ شہد میں ملا کر ۴ دھندل و پھولہ پیسہ - ۴ بے موتی - حبث کا پھول - کف دریا - فضل - تخم فضل دراز - سر دھنی - شہرہ قلعی - تخم سرس - شب بمانی - ورق سیم - طلا - چنپا کلی کے پانی میں کھل کر کے سرمد بناوین + تریاق نزلہ - ریوند - سفید کاجو - شہد + خوراک ایک رتی +

ہماری بیاضیں

مطب کے معمولات اور

طب جدید کی محراب

معجون غنبری ۱۔ تخم بادرنجبویہ۔ صندلین۔ گل سرخ۔

پوست آترج۔ الاچھی خورد۔ پوست بیرون پستہ۔ خولنجال

گل سیوتی۔ شقاقل۔ ثعلب مصری۔ تخم فرنجشک۔ تباشیر

کمر با۔ قرنفل۔ کبابچینی۔ زعفران۔ بہمنین۔ دارچینی۔

عود غرق۔ زرد نہاد۔ گل گاؤز بان۔ بسبابہ۔ اندر جو۔ بخود ہوا۔

برگ پان دو سو مر با سیب مر با آملہ۔ مر با بھی ہریک نو نو تو لے روغن بادام۔

بیس تو لے مصری یا شہد ڈال کر بطریق معمول معجون بناویں۔ مفرح۔ مقوی۔

مبہی۔ منشط ہے ۴ سرمہ نزول الما وغیرہ ۱۔ تخم حنا۔ تخم وسمہ۔ تخم سرس۔

سرد چینی ایک ایک ماشہ قندھاری سرمہ ۲ تو لے سیاب ۶ ماشہ مروارید مفرح تخم ہیلہ

(بہیڑہ) دہنہ فرنگ یا کچھ سبز گنہ ایک ایک ماشہ ورق طلا ۲۰ عدد۔ سب دو اوں

کو ۲۰ روز تک خالص گلاب یا چنے کی کلیوں کے پانی میں کھل کر سیں ۶ ماہ الماعون

پوست ہیلہ زرد آملہ۔ پوست ہیلہ۔ ہیلہ سیاہ۔ اسطوخودوس۔ گاؤز بان۔ گل گاؤز بان

عود۔ سعد کوئی۔ خولنجال آٹھ آٹھ تو لے۔ منڈی بوٹی ۲۰ تو لے۔ بہمنین ۱۰ تو لے۔

کاعرق بقدر ۵ سیبختہ نکالیں اور ان میں یہ ادویہ ڈالیں۔ ثعلب۔ شقاقل۔

ری۔ ستاور آٹھ آٹھ تو لے۔ مفر بادام۔ مفر چلفوزہ۔ مفر پستہ۔ مفر فندق۔

خاش۔ نار جیل۔ مفر پنبہ دانہ۔ چار چار تو لے ۱۰ کا شیرہ نکالیں اور اس میں داخل

کر دیں۔ آب ادراک سوا سیر۔ آب نیشکر ڈیڑھ سیر۔ سنفرہ۔ سیب۔ ناشپاتی۔

انار۔ دس دس عدد۔ میوہ۔ ساوگی۔ خرما۔ منقہ چالیس چالیس تو لے۔ برگ پان۔

دوسو۔ دارچینی۔ جوز ہوا۔ قاقلیتیں۔ بسبابہ۔ قرنفل۔ عاقر قا۔ چوب چینی آٹھ آٹھ

تو لے۔ گوشت حلوان ۹ سیر۔ کلہ بزر ۴ عدد۔ مرغ جوان ۶ عدد۔ زیرہ سیاہ۔

کشنیہ چھ چھ تو لے۔ مسکہ گاؤ ۲۰ تو لے۔ گوشتوں کو اول اتنا پکا لیں کہ حلوا پختہ

مالش کر کے خوب دبا کر چھوڑیں اور پھوگ پھینک دیں پھر زیرہ اور کشنیہ سے بکھاڑ

کے کر ۱۲۰ میں ملا دیں اور زعفران کشمیری ایک تو لے کی پوٹلی عرقچین میں لٹکا دیں۔

سیبختہ نکالیں۔ جب عرق نکل آوے تو پیشک ماشہ کھل میں حل کر لیں ۱۲۰

حاذق طبیب کے کرنا اور اس سے غافل نہ رہنا بہت سی آئندہ سخت بیماریوں سے بچا دیتا ہے۔

بچوں کے متعلق چند ہدایات

(۱) بچوں کو عموماً قبض ہو جاتا کرتا ہے۔ اس کی وجہ دایہ کے دودھ میں شکر کی کمی یا دسی کے اڈرائہ کی زیادتی ہوتی ہے۔ پس ایسی ضرورت میں تین چار ماشہ سادہ شربت دن میں دو تین بار بچہ کو پلا یا جائے۔ تو قبض رفع ہو جاتا ہے۔

(۲) بچوں کے قبض میں کسٹرائیل لینے روغن بیدا بخیر کو گرم کر کے ان کے پیٹ پر مانا بھی ایسا ہی موثر ہے۔ جیسا کہ پلانا۔

(۳) اگر زیادہ قبض ہو تو روغن چینی چار رتی۔ سہاگہ بریاں ایک رتی۔ زنجبیل سائیدہ ایک رتی عرق دار چینی یا عرق بادیاں ایک تولہ میں ملا کر دیویں۔ جو عورتیں ترقہ و غیرہ

تیز ادویہ کو استعمال کرتی ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ بچے اکثر بیماریوں اسہال پیمیش تے بد ہضمی وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو علاج کو بہت کم قبول کرتے ہیں

(۴) بچوں کی بد ہضمی اور قولنج میں۔ لوٹ بھی ایک رتی۔ عرق سولف ایک تولہ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسا ہی دوتیس دفعہ حسب ضرورت دن میں پلا میں۔

(۵) ایضاً۔ سیاہ نمک ایک رتی عرق اجوائن ایک تولہ میں حسب ضرورت دن میں دو تین دفعہ دیں۔

(۶) اسہال :- بادیاں ایک ماشہ الاچھی دانہ ایک ماشہ زیرہ سفید ایک ماشہ پانی میں جوش دے کر پلا دیں۔

(۷) ایضاً۔ کھڑ یا مصطفیٰ ایک شیش کھنڈہ سائیدہ نصف شیش قرنفل نصف شیش الاچھی خورد ۲ شیش سولف نصف شیش۔ جتنی دفعہ دست آویں دیں۔

(۸) بچوں کا بخار۔ ست گلو ایک شیش ۳۰ دفعہ دن میں دیں ایسا ہی پتیس بھی نہایت مفید اور تپ شکن ہے۔

(۹) بچہ اگر بحالت خواب دانت پیتا ہو تو سولف کا سفوف دوتیس رتی تک گلقد میں ملا کر دینا نہایت مفید ہے۔

(۱۰) کسی یا متعدد کمی خون اور ام العصبان میں خبث الحدید یعنی کثرت سوراہہ عرق شبث دینے والی (واٹر) یا عرق باویاں دینا مفید ہے۔ حکیم احمد الدین جائنٹ اور شریار حکیم حاف

جو لوگ چلنے میں سینہ جھکائے رکھتے ہیں یا تنگ کپڑے پہنتے ہیں یا تنگ مٹی کمر میں لگاتے ہیں۔ ان کا جسم دب جاتا ہے۔ اور سینہ سکتے کے باعث پھیپھڑوں کو حد پہنچتا ہے اور

قبل از وقت موت کا باعث ہوتا ہے کیونکہ اس سے انسان کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ دس حیر اکثر آدمی اس بات کا بالکل ہی لحاظ نہیں کرتے ہیں۔

بچہ پیدا ہوگا یا زیادہ سے زیادہ ۷۔ اکتوبر جمع ۲۵ دن ریعنی دس قمری مہینوں کے بعد حمل وضع ہوگا +

علامات حمل ۱۔ صبح بسترے سے اٹھتے ہی متلی کا ہونا یہ علامت قرار حمل پہلے + ۲۔ ماہواری ایام یعنی حیض کا بند ہونا پہلے مہینے کے پہلے لیکن کبھی کبھی پہلے مہینے میں بند نہیں ہوتا + ۳۔ پستانوں کا بڑھنا یہ علامت عموماً پہلے مہینے کے بعد ہوتی ہے اور کبھی کبھی تیسرے مہینے تک نہیں ہوتی اور بعض وقت چند ہی دنوں بعد + ۴۔ بھٹنی اور ہالے کا سیاہ ہو جانا اور اس میں درد ہونا یہ علامت قریباً تیسرے مہینے ہوتی ہے اور کبھی کبھی حل کی کچھ مدت کے بعد ان سے دود جیسی رطوبت نکلتی ہے + ۵۔ پیٹ کا بڑھنا جو قریباً تیسرے مہینے شروع ہوتا ہے + ۶۔ بچہ کی حرکت کا محسوس ہونا جو قریباً چوتھے مہینے سے لے کر پانچویں مہینے کے اندر اندر ہوتا ہے جس کے ساتھ اکثر ضعف اور غشی کی سی حالت بھی محسوس ہوتی ہے + ۷۔ بچہ کے دل کی حرکت جو ٹیکے کے نیچے گھڑی کی ٹک ٹک کرنے کے مشابہ ہوتی ہے اور سب سے پہلے پانچویں مہینے کے آغاز میں سنی جاتی ہے جو بڑی صفائی سے اس خط کے عین مرکز میں سنائی دیتی ہے جو چوکنے کی ہڈی سے ناف تک کھینچا جائے اور بعض وقت دہنے اور بائیں پہلو میں بھی سنائی دیتی ہے + ۸۔ بچہ کی حرکت جو کہ جیسے مہینے کے بعد زیرین حصہ شکم پر ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ لگانے سے محسوس ہوتی ہے + ۹۔ طبیعت اور مزاج میں فرق واقع ہونا اشتہا منکول جی کا کسی خاص چیز کے لئے لچکانا ریعنی اس حالت میں عورت اکثر کسی خاص چیز کے کھانے کی بہت رغبت ظاہر کرتی ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی چیزیں کھاتی ہے جو مناسب نہیں ہوتیں جیسے مٹی وغیرہ +

اس جگہ حمل کی ہر ایک مہینے کی علامات درج کی جاتی ہیں۔ پہلے مہینے کی سب سے عام علامت اکثر دیکھی جاتی ہے اور جس سے عورت کے دل میں حمل کا شک پیدا ہو جاتا ہے حیض کا نہ ہونا ہے اس واسطے کہ حاملہ حمل کے قرار پانے کی تاریخ کو حیض کے بند ہونے کی تاریخ سے شمار کرتی ہے اگر کسی عورت کو معمولی طور پر ماہہ حیض آتا ہو اور اس کو کوئی بھی ایسی علامت ہو جس سے وہ خون بند ہو گیا ہو تو ایسی حالت میں حیض نہ آئے سرحد کا لقمہ

اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حمل کے بعد ایک یا دو مہینے بعد کے وہ ہاتھ لگائے جاتے ہیں۔ اس سے اگر تمسک ہو

(سلسلہ کے لئے دیکھو حکیم حاذق نمبر صفحہ ۶)

بعض وقت اچانک خوف کھا جانے سے کوئی سخت بیماری ہو جاتی ہے اور پیٹ میں بچہ سُن ہو جاتا ہے یعنی جس و حرکت نہیں کرتا۔ زچہ کو کسی ایسے بیمار کے پاس بھی نہیں جانا چاہئے جسے چپک یا دستوں کی بیماری یا پیٹ نہ یا سخت بخار ہو۔ کیونکہ بعض وقت حاملہ کو یہ بیماری اُس جگہ سے لگ کر اُس کو ہلاک کر سکتی ہے۔ اگر زچہ کی خبر گیری تمام ایام حمل میں نہ ہو سکے تو ۳ مہینے تو ضرور اُس کی خبر گیری کرنی چاہئے۔ کیونکہ انہیں مہینوں میں اکثر اسقاط ہوتا ہے۔ چھٹے مہینے حل کے گرنے کو اسقاط نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ چھٹے مہینے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ بچہ سکتا ہے اور سات اور آٹھ ماہ بچے تو بہتوں نے جیتے جاتے بڑی عمر کے دیکھے ہو گئے۔ غرضیکہ تین مہینے تک زچہ کی نہایت خبر داری کرنی چاہئے کہ کہیں جانے جانے پیر نہ پھسل جائے یا دھرم سے گزرتے۔ کوئی بھاری چیز زور سے نہ اٹھائے زینہ پر بار بار چڑھنا اترنا بھی اچھا نہیں +

اس بات کا حساب لگانے کے لئے کہ کب بچہ پیدا ہوگا ایک آسان اور سیدھا سا حساب یہ ہے کہ پچھلے دن عورت جب حیض سے نہائی ہو وہ تاریخ یا دیکھو مثلاً قرض کرو عورت اسویج کی دوسری تاریخ حیض سے پاک صاف ہوئی ہے تو دوسری اساطھ تک نو مہینے پورے ہوتے ہیں اور دس دن اور ملاویں تو بارہ تاریخ اساطھ کی ہوتی ہے۔ بس بارہ تاریخ کو بچہ پیدا ہوگا کبھی پانچ دن پچھلے کبھی پانچ دن آگے +

زچہ خانہ کی صاف ستھری جگہ ہونا چاہئے۔ کسی جگہ بد بو نہ ہو اور زچہ کی زمین بھی خشک ہوئی کا وہاں نشان نہ ہو۔ کوٹھڑی آگ کے کم سے کم دس بارہ ہاتھ لمبی اور چھ ہاتھ چوڑی ہو سردی اور برسات کے میں زچہ خانہ کا دروازہ پورب کی طرف ہو اور گرتی میں دکھن کی طرف اور ہوا لئے اُس میں آٹھ ساٹھ دو کھڑیاں ہوں +

زچہ خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اور اُس کے بعد دائی کا

دائی کو زچہ خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اپنے کپڑے اتار کر دوہریے کپڑے پہن لینے چاہئیں کیونکہ دائی اپنے کپڑوں میں کئی جگہ سے اور اُن کے وہلی میں متعدی امراض کے جراثیم

ہونی چاہئے۔ آگے سب کام خدا کے اختیار میں ہوتے ہیں اگر دائی ایسی احتیاط نہ کرے تو زچہ کو بہت قسم کی بیماریوں کے ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کی دائیاں انہیں میلے پھیلے کپڑوں سمیت زچہ خانہ میں چلی جاتیں اور اسی چار ماہ سے بچہ جننے کا کام بھی کرتی ہیں دائیاں جو دس جگہ پھرتی ہیں انہیں خود خیال ہونا چاہئے کہ اپنا بھی بھلا اور دوسرے کا بھی بھلا۔ دائی کپڑے صاحب خانہ سے لے سکتی ہے۔ دائی کے ہاتھوں کے ناخون اچھی طرح اترے ہوئے ہوں کیونکہ دائی کو ہاتھ سے دیکھنا بھالنا پڑتا ہے شاید کسی جگہ ناخون کی خراش لگ جائے اور سچ پوچھو تو اُس وقت دائیوں کے ہاتھ میں ہی زچہ کی جان ہوتی ہے۔ دائی کو پہلے زچہ کا پیٹ دیکھ بھال کر معلوم کرنا چاہئے کہ بچہ کس صورت سے ہے۔ یعنی یہ دیکھئے کہ بچہ کا سرا پر کو ہے یا نیچے کو یا ایک طرف کو کیونکہ جننے کے وقت بعض دفعہ پیر آجاتا ہے یا بچہ چوتروں کے بل پیدا ہونے والا ہوتا ہے یا ہاتھ پہلے نکل آتا ہے سر کا پہلے نکلنا تو عام پیدائش ہوتی ہے اور بہت کم پیر پہلے نکلتے ہیں اور شاذ و نادر ہاتھ پہلے آتا ہے۔ اگر ہاتھ پہلے نکل آئے تو زچہ کو از حد تکلیف ہوتی ہے جو بچہ آپ نہ لوٹ جائے یا دائی اُسے نہ پھیر دے تو زچہ جن نہیں سکتی اور مر جاتی ہے۔ اگر بچہ کا ہاتھ پہلے نکل آئے تو دائی کو چاہئے کہ اُس وقت نہایت ہوشیاری سے کام لے اور پیروں کو یکڑ کر آہستہ آہستہ نیچے اتار لاوے پھر بچہ باہر آجاتا ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بچہ کا سر پہلے آوے گا یا پیر زچہ کو سیدھا یعنی چت نا چاہئے اور اُس کا سر تنکیر پر رکھ کر ذرا اونچا کر دینا چاہئے پھر دہانے ہاتھ کی کوڈی کی ہڈی کے نیچے سے ناف تک اچھی طرح ٹٹول کر دیکھئے کہ ایک لولا ٹھیک نیچے سے اوپر کی طرف ڈھلکا ہوا ہے یا نہیں۔ جو بچہ پیٹ میں بھا ہو تب تو پہلے سر آویگا اور جو آڑا ہو ہاتھ پہلے نکلیگا اور جو بچہ پیٹ میں بیدھا ہو تو زچہ کی کوڈی کے نیچے ایک ہاتھ اور ناف کے نیچے دوسرا ہاتھ رکھ کر حسہ آہستہ ٹٹول کر دیکھئے سے ایک ہاتھ سے بچہ کا سراور دوسرے ہاتھ سے کے سرین اچھی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ جب زچہ کے پیٹ کا چھوٹا ڈھیدا تا ہے تو ہاتھ لگا کر غور سے دیکھئے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں ٹھٹھٹے اور کھنی تنک ہو سکتے ہیں۔ اگر بچہ تر چھا ہے تو ہاتھ پہلے نکلیگا اور زچہ سے دریافت کرنے ہو سکتی ہے مثلاً اگر بچہ دہنی یا بائیں طرف ہی زیادہ ہلتا معلوم ہو تو

بچہ بھلے ہو تو اُس کا سر پہلے نکلے گا۔

مغربات القدامہ افلاطون نے لکھا ہے کہ لوبیا۔ باقلا۔ پیاز وغیرہ نفاخ
 چیزوں کا کثرت سے استعمال کرنا نسیان پیدا کرتا ہے۔
 یونس نے لکھا ہے کہ صداع حار یا بس کو فوری طور کوئی چیز عورتوں کے دودھ
 سے زیادہ موثر نہیں پائی گئی اس کے چند قطرے بیمار کے کانوں اور ناک میں
 ٹپکانے چاہئیں، امام سویدی نے لکھا ہے کہ بہدانہ کو گلاب میں تر کر کے
 اس کا لعاب پینا اور قدرے اس میں سے سر پر ضمد کرنا صداع حار ساذن کے
 ازالہ میں میرا تجربہ ہے، پھر بے مطلب میں بھی لعاب بہدانہ کے ساتھ شیرو تخم کا ہوشنرت
 صندل اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے، صاحب کامل الصناعتہ نے لکھا
 ہے کہ مایخولیا مرقی کا مادہ اگر معدے میں جمع ہو تو تخم سویا۔ مولیٰ کے بیج۔ پودینہ
 خشک۔ کٹکی سفید پانی میں جوش دیکر اس میں شہد کی مکھن بن ملا دیں اور فے
 کرائیں تاکہ معدہ صاف ہو جائے اس کے بعد ۳ دن تک فے نہ کرائیں اور چوتھے
 دن ان ہی دواؤں سے فے کرائیں اس طرح فے کرانے سے مایخولیا مرقی کو بہت
 جلد نفع ہوتا ہے، ایلامی اور جرجانی نے لکھا ہے کہ مایخولیا مرقی میں ایسے
 شخص کو فے کرانے میں مضائقہ نہیں جس کو آسانی سے فے آسکتی ہو اور اس
 کے معدے کی فضا میں مادہ جمع ہو ایسے شخص کے سوا مایخولیا مرقی کے کسی ایض
 کو فے نہیں کرانی چاہئے بلکہ اس کے حق میں یہ بات بہت بہتر ہے کہ اکثر مطہر
 افیمون سے تلیں کرتے رہا کریں، فولس نے لکھا ہے کہ مایخولیا مرقی میں سوا
 کے تنقیہ کے لئے افیموں کو ماء الجبن یا ماء العسل کے ساتھ دینا نہایت موجب ہے
 روفس نے مایخولیا مرقی کے لئے افستین کی بڑی تعریف کی ہے اور لکھا ہے
 کہ میں نے اطبا کا ایک گروہ دیکھا ہے جو مایخولیا مرقی کے علاج میں صرف
 افستین کا ہی استعمال کیا کرتے تھے اور خدا کے فضل سے بہت جلد اس بیماری
 کا دفعہ ہو جاتا تھا، البواخیر حماد نے بھی اس کی تائید کی ہے اور لکھا ہے کہ میں
 نے افستین کو اپنے مریضوں پر آزمایا ہے اور بار بار مفید ثابت ہوئی ہے،
 ارزانی نے لکھا ہے کہ فلوں خیار شنبہ۔ بادرنجبویہ۔ گاؤزبان۔ افیموں۔ افستین
 کے جو شانہ میں مل کر صاف کر کے پلانا مفید ہے، ابو علی نے لکھا ہے کہ مایخولیا
 مرقی میں اگر مادہ مرقی میں ہوا اور دم نہ ہو تو روغن گل۔ سنبل اور مصطکی نیم گرم
 فم معدہ پر مٹی اور برگ اترج سے نطول کرنا مفید ہے، صاحب کامل نے لکھا
 کہ عرق سولف۔ گلاب۔ عرق گاؤزبان بالنگو ملا کر پینا مرقی کے لئے مفید ہے،

ستفسار مع جواب کس :-

دومہ - زکام - نزلہ - تپ - درد سر - درد
اعضا وغیرہ امراض کے لئے کوئی آسان
نشہ درکار ہے ؟ ج :- جوڑا مثل ۶ تولے
ریوند چینی ۴ تولے زنجبیل ۲ تولے صمغ عربی
ایک تولہ کی گولیاں بقدر ماش بناویں
دود کے ساتھ ایک دو گولیاں کھایا کریں
س :- مرض اٹھرا کے لئے کوئی آسان
اور کم خرچ علاج بتاویں ؟ ج :-
پوست بلیلہ - پوست بلیلہ - پوست آملہ
فلفل - دار فلفل - گیر و - صندلین - برگ
نیم - برگ حنا - مجیٹھ - اصل السوس -
کچور - اجوائن - سرخ می مساوی وزن -
ان سب کو باریک پیس کر ایام حمل
میں عورت ایک ایک سرخ صبح و شام
ہر روز کھاوے - نیز فلفل سیاہ ایک
پاؤ پختہ اور اجوائن ایک سیر پر دو شنبہ
کے دن بعد دو پہر ۴۰ بار سوہ و لٹس
پڑھیں اور اول اور آخر سو بار درود
نشریہ پڑھیں - اس میں سے صبح و
و شام تھوڑی سی اجوائن اور چند فلفل
سیاہ لے کر پانی کے ہمراہ پھانک لیا کریں
س :- خفقان کا مرض ہے دل جھٹکتا
ہے - ضعت آجاتا ہے اور کیجہ ڈوبنے
لگتا ہے دل گھٹ جاتا ہے ؟ ج :-
گل نیلوفرہ تولے تخم بالنگو - مغز بیوز -
مغز تخم خیارین - آملہ - گاؤز بان پاجاڑو

گل گاؤز بان - ابریشم خام - رام تلسی -
صندلین تین تین تولے عرق گاؤز بان
۲ سیر عرق نیلوفرہ ۴ سیر میں تر کر کے
صبح بکری کا دود ڈال کر عرق کھینچیں
اور ۵ تولے مفصلہ ذیل مہجون کے ہمراہ
پیویں :- کبریا - مروارید چار چار ماشے
یشب - مرجان - یا قوت تین تین ماشے
سنگ یشب ۶ ماشے ورق نقرہ ۳ عدد
روح کیوڑہ ۵ تولہ میں کھل کر اس الاچی خورد
۱۰ ماشے کبریا - جدوار - صندل سرخ -
پوست سنگترہ - گل سرخ - طباشیر - عود -
پانچ پانچ ماشے سنبل ۳ ماشے نبات - شہ
شہد ۹ تولہ مشک ۲ ماشے ملا کر مہجون بناویں
س :- آپ طاعون کا کیا علاج کرتے
ہیں ؟ ج :- میں یہ گولیاں طاعون کے
مضبوط رہنے کے لئے کھلاتا ہوں :-
جدوار - گل مختوم - کا فور - روح کیوڑہ
طباشیر - الاچی خورد - ست گلو - صندل -
عطر حنا - چاول سفید کشتہ مر جان فاؤزہ
گولی بقدر نخود اور طاعون کی حالت میں
یہ دوائی دیتا ہوں - رسیپور - دار چکنہ
شکرت - سنگھیا - ہڑتال کا جو ہر نکال کر
۱/۲ گریں کے قدر ۲ ماشہ صندل پاؤڈر
میں رکھ کر کھلاویں اور اوپر سے
تخم جنتری - آملہ سار - بانجی - کا
خیساندہ پلاویں - مگر پہلے مسبل بلغم
کا دے لیں - اور گھٹی پر سکھ کی
ٹکڑ کر میں یا مرہم عیسے لگاویں +

محررات القدر ۱۔ جالینوس مفلوج کے لئے کلونجی کے استعمال کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے اسے بارہا تجربہ کیا ہے اور نہایت مفید پایا ہے۔ کلونجی کو شہد میں ملا کر مریض کو چٹا نانا اور کسی قدر کلونجی کو تیز سرکہ میں پیس کر ناک میں ڈرکانا مفید بتلایا ہے۔ ابن ہریرا کہتا ہے کہ سمجھو کے گودے کو عضو مفلوج پر ملنا اکثر حیرتناک نفع بخشتا ہے اس کا قول ہے کہ میرے خیال میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ امام سویدی نے لکھا ہے کہ سوئچہ کا مریض کھانا اور جانفل ہر وقت منہ میں رکھنا مفید ہے۔ امام محمد ابن زکریا رازی نے لکھا ہے کہ میں نے فالج کے ایک مریض کو شربت آلو بخارا پانی میں ملا کر پینے کی اور سرکہ اور روغن زیتون میں ملا کر اس کے سر پر رکھوایا اور سرد پانی کے ٹپ میں بیٹھنے کا حکم دیا ان تمام تدابیر پر عمل کرنے سے وہ بہت جلد اچھا ہو گیا۔

حکیم محمد مراد نے لکھا ہے کہ سکتہ والے کی ناک میں گل خیر و کا سعوٹ کرنا اور یارہ فیکر اگور وغن سوسن میں پیس کر اس کی مقعد پر لیپ کرنا سکتہ کی نوبت زائل کرنے اور مریض کو ہوش میں لانے کے لئے میرا بارہا کا تجربہ ہے۔ امام سویدی نے لکھا ہے کہ سکینچ (جس کو انگریزی میں سگا پیٹم کہتے ہیں) کو روغن بکائن میں ملا کر مالش کرنا اور زرد آوندہ حرج کا سفوف کھانا کزاز کے ازالہ میں میرا تجربہ ہے۔ امام محمد ابن زکریا رازی اور روغن نے لکھا ہے کہ جماع کی کثرت اور دن میں زیادہ سونا رات کو جاگن منشیات کا استعمال کرنا نسیان پیدا کرتا ہے۔

جالینوس نے لکھا ہے کہ سر کے پچھلے حصہ پر زیادہ سرد چیزوں کا استعمال کرنا جائز نہیں کیونکہ زیادہ سرد چیزیں پٹھوں کی جڑوں کو از حد مضرب ہیں اسی وجہ سے اس سرکہ کے استعمال کو صداع دماغ پر منع کیا ہے خصوصاً بچوں اور عورتوں میں۔ ابوسہیل سحی نے لکھا ہے کہ صداع حار ساذج میں کوئی چیز استفراغ کی استعمال نہ کرنی چاہئے بلکہ دماغ میں سردی اور تری پیدا کرنے کی تدبیر کھلانے۔ پلانے۔ سنگھانے۔ لیپ وغیرہ کے ذریعے سے کرنی چاہئے۔ کیونکہ اول تو اس مرض کا سبب کوئی مادہ نہیں جس کا نکالنا واجب ہو وہ دوسرے استفراغ کے بعد خشکی غالب ہوتی ہے جو گرمی کی معین ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ صرف ہاتھ پاؤں کا زیادہ دیر تک ملنا درد سر کی تسکین میں بے عدیل ہے اور لکھا ہے کہ ایک مریض کے پاؤں ایک رات دن برابر ملے گئے۔ یہاں تک کہ اس کو آرام ہو گیا کیونکہ درد سر کو پیدا کرنے والے بخارات ہاتھ پاؤں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

استفسار مع جواب

اب دست آتے ہیں اور کبھی تھوڑا سا خون بھی آجاتا ہے کوئی مجرب علاج تحریر فرماویں ؟ ج :- وچرس - مائیں - مال بیگدری - مغز اسہ کہنہ - گل دھاوہ - گل کوکنار مسادی وزن باریک پیس کر ۳ ماشہ پانی کے ساتھ کھادیں - اور ہفتہ عشرہ کے بعد خبر دیں ۔

س :- ضعف باہ کی شکایت ہے ۵۰ برس کی عمر ہے شادی نہ ہوئی ہے - کوئی نہایت مجرب دوائی تحریر فرماویں ؟ ج :- معجون بالادرجہ سے اجزاء یہ ہیں - بھانفہ ۵ تولے (جن کی قوتی اتاری گئی ہو) ۳۴ سیرگاسے کے دو د میں کھویا بناویں اور اکھروٹ کی گری تل - باجی - تخم بواڑ - میتھرے تین تین تولے کیسیر جا کفل - دارچینی - لونگ - ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ باریک پیس کر کھویا میں ملا کر ڈنڈے کو نڈے میں خوب کھوٹیں اور ایک سیر کھانڈ ملا کر ۳ ماشہ ہر روز صبح و شام کھایا کریں ۔

س :- بچوں کی آنکھیں اکثر دھکنے آ جاتی ہیں اور کئی روز تک سخت بیچینی اور تکلیف رہتی ہے - کوئی آسان سا لیپ آنکھوں پر لگانے والا تحریر فرماویں ؟ ج :- آب برگ نیم - آب برگ منا - آب انار دانہ - رسوت پھٹکری ایک ایک تولہ

فی حق
مکرر ہے
فت اور
مداقت
حضرت
علیہ وسلم
فی نبوت
کے
اور
لے
ہر
مذاہب
کے
مافی
جواب
بنا جاتا
ہوگا
ولیوں
میں

وچ
ورادو
وچ
ور
یاں
دیاور
عت
ماطر

و
و
و

افیون ایک ماشہ آگ پر جوش دے کر ٹکڑہ بناویں اور آنکھوں پر لگایا کریں یا چاکسو کو گدھے کی لید میں لگا کر اسکی صاف کر کے باریک پیس لیں اور اس میں گوشت خورہ جو عورت کے دودھ میں ۳ دفعہ خشک کیا گیا ہو اور کورہ صبر مسادی ملا کر چٹکی سے آجھوں میں ڈالیں س :- تاب تلی دی دوا تحریر فرماویں ؟ ج :- سہارہ - صبر سقوطی - نوشادر - پھٹکری - تلی شورہ - سجو - سنبا - جو کھار - بابر تک - کلونٹی - رائی مائیں - شک سیاہ - نمک لاہوری - نمک سانجھ - دار فلفل مسادی وزن - ان تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر ایک تولہ تیزاب گت صک خاص اس میں ڈال دیں اور کھل کریں اور کوار گندل کے عاب میں بقدر بخود گولیاں بناویں - ایک گولی صبح و شام کھالیا کریں اور ذیل کا پلستر بنا کر مقام طحال پر لگا دیں :-

زر آوند ۲ ماشہ صمغ عربی کثیرہ گوند ماشہ اشق ۶ ماشہ سرکہ انگوری خاص ۱۲ تولے تمام خشک ادویہ کو کوٹ کر سرکہ ملا کر حل کریں اور طحال کے برابر کپڑہ لیکر اس پر بطور پلستر کے لگاویں اور ۳ روز تک لگا رہنے دیں اور جس قدر کہ خشک ہو کر مقام سے اٹھتا آوے اسے قیچی سے کاٹتے رہیں ۹ دن میں یہ پلستر ۴ دفعہ لگاویں اور گولیاں بھی ساتھ کھاتے رہیں ۔

صرف سردی کا سرد درو

اسباب - سردی کا سرد درو ہوا سے سرد کے گھنے - برف کی نزدیکی نہایت سرد پانی میں غوطہ لگانے یا تریسوں کے بعد سرد پانی یا برف یا بہت سرد و اوٹوں کے استعمال یا گرم چشموں کے پانی میں نہانے سے پیدا ہوتا ہے۔

علامت :- یہ درد عموماً مؤخر سر میں ہوتا ہے۔

علاج :- سبب کو دور کرنا آگ تاپنا - اونی کپڑے پہننا - اسپنج گرم پانی میں تر کر کے گھور کرنا - چاہ پینا - اسطوخودوس ۲ ماشہ - بادیان ۴ ماشہ - گلشنہ ۹ ماشہ - زنجبیلی ۱ ماشہ کا جوشاندہ پینا + دیگر - راتی ۵ تولہ پانی ۲۰ سیر میں جوش دیکر اُس پاشویہ کرنا + کانپھل پانی میں جوش دیکر گھور کرنا + دیگر منقہ ۵ عدد - دارچینی ۱ ماشہ - بادرنجبویہ ۴ ماشہ - قمر نقل ۴ عدد - ملٹھی ۱ ماشہ - انیسوں ۹ ماشہ کا جوشاندہ دینا + پرسسیاوشان ۴ ماشہ - منقہ ۸ عدد - دارچینی ۱ ماشہ کا جوش پینا + دیگر - بابونہ - اکیلل الملک کا ترش دینا + نشادر اور چونا ملا کر لنگھانا + دیگر - صرف لونگ ۱۰ عدد جوش دیکر پلانا + دیگر - جنون نلشنفہ ایک ماشہ انوش دارو سادہ ایک ماشہ کھلانا یا کوئی ۳۰ ماشہ دینا + دیگر - کلونجی ماشہ ۲۰ میائی ۴ رتی - شک ۲ چادل - جند بیدستر ۲ رتی - روغن پست یا ندوغن بابونہ ۴ ماشہ ملا کر ناک میں شپکانا + دیگر - انیون ماشہ - قمر نقل - زنجبیل - اجواشن خراسانی دو دو ماشہ کا ضا د پیشانی پر کرنا یا مالہ لونگ - فلفل سرخ کا ضا د پیشانی پر کرنا + مطب منقہ ۲ ماشہ کھلاویں - یا عرق - ملطانی ۲۰ ۴ تولہ کی مقدار میں پلائیں +

غذائے کباب - شیر - تیر - مرغ - چڑیا - بخود آب ہوا گرم مصلح یا کدو چٹنی دینی ہو تو پودینہ اورک اور پیچ سبزی چٹنی مفید ہوگی۔

مرتبہ دینا ہو تو مرہ لکھ مرہ لکھ - مرہ پوست سنگترہ مرہ آم کا دینا۔

میوہات میں سے پستہ - منقہ - جلفوز - سمجور دیں۔

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

صداع حماری

اسباب ۱۔ یہ سرور کثرت شراب یا کسی منشی چیز کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج ۱۔ سنگرم مزاجوں میں سنگنہیں اور آب گرم سے قے کراؤ۔ ماء الشیر دو۔ سر پر برت رکھو۔ مرہ سنگترہ و نارنگی دو یا عرق بید مشک کیوڑہ یا پونچ پانچ تول۔ شربت انار ۳ تول ملا کر دو۔ شربت مفتوح دو۔ شربت مفتوح کی ترکیب ۱۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشے۔ گلاب ۲۰ تول۔ قند سفید ۴۰ تول۔ آب سیب ۵ تول۔ آب انار ترش ۱۰ تول۔ آب انار شیریں ۵ تول۔ زرشک ۱۰ تول۔ آب لیموں ۴ عدد۔ پچھ مروارید کو گلاب میں خوب حل کریں۔ اور پھر زرشک کو علیحدہ گھوٹ کر اس میں ملائیں۔ اور قند میں آب سیب و عیزہ ڈال کر شیرہ مقوم کر لیں۔ شربت تیار ہے۔ حرارک ۶ ماشے ہر ۴ تول کیوڑہ و بید مشک کے استعمال کریں۔ صبح و دو بجوں میں دوا آلسک ۴ ماشے۔ مصطفیٰ ایک ماشہ۔ عرق الالبی ۴ تولے۔ کیوڑہ ۵ تولے شربت سیب ۳ تولے کے ہمراہ دیں۔ اگر قبض ہو تو غاریقون تین ماشے۔ گلفندہ ڈیڑھ تول ہر ۴ شربت وینار تین تول کے دیں۔ انگوریزی علاج کرنا ہو تو بردمانڈ آت پوٹا شیم۔ اگرین پانی میں حل کر کے پلاؤ۔ یا بردمانڈ پوٹا شیم۔ اگرین۔ آئوڈ وائیڈ پوٹا شیم۔ اگرین پانی میں حل کر کے پلاؤ۔ اور اس کے بعد مقویات دو۔

صداع دمووی

اسباب ۲۔ زیادہ گوشت کھانا۔ حلو آکھانا۔ انڈے اور دودھ کثرت سے پینا۔ کثرت آرام اور خوشی سے ہوتا ہے۔

علامات ۳۔ منہ اور آنکھوں کا سُرخ ہونا۔ منہ اور آنکھوں کے پپوٹوں کا بھر بھرا جانا۔ سر میں بوجھ کا ہونا۔ منہ کا مزہ میٹھا ہونا۔ کنبشی اور سر کی رگوں کا دھڑکانا۔ کثرت انگ انگ اور تکان۔ سر پر ہاتھ لگانے سے جلد کا گرم معلوم ہونا۔ علاج ۱۔ مرہیں اگر قوی ہو اور قصد کی عادت ہو تو قصد کریں۔ مرہیں اگر سبب ہو یا قصد مناسب نہ ہو۔ تو کنبشی پر جو تکھ لگائیں۔ پنڈلیوں پر پچھنے لگا کر شاخیں کچھوایش۔ یا سر کے پیچھے حجامت کریں۔ دوائی کے طور پر غلاب ۴ دالے۔ آلبو بخار تین دالے۔ زکاسنی ۲ ماشے۔ ترمندی ۵ ماشے۔ نیلو فرنیٹش چھ ماشے۔ شاہترہ ۳ ماشے بھگو کر پلاؤ۔ دیگو۔ خطی خیاری ۴۔ ۴ ماشے نیلو فرنیٹش ۶ ماشے کا خساندہ دو۔ خیرہ بنفشہ۔ مرہ بید ایک ایک تول ہر ۴ زلالین

بنے آلو بخارا ۲۰ دانے۔ ترشہدی تولہ۔ پانی میں جھگو کر آب زلال لے لو۔ اور شربت
۳ تولے ملا کر دو۔ اگر قبض نہ ہو یا دست آئے تو ہوں تو لعاب ہمدانہ چھ ماشے
عرق کاسنی۔ عرق شاہترہ۔ پانچ پانچ تولے۔ شربت عناب تین تولے ملا کر پلاؤ۔
دیگو آب لیموں دو تولے گلاب ۹ ماشے۔ پانی ۱۰ تولے قند سفید ۴ تولے
ملا کر پلاؤ۔ مطلب۔ اطر فیض کشنیز ۱ ماشے ہمراہ عرق کاسنی۔ عرق نیلوفر
پانچ پانچ تولہ دو۔ دیگو۔ عرق شفا ہمراہ شربت عناب و شربت صندل دو
دیگو آب کدو۔ گلاب۔ صندل۔ کشنیز۔ عطر حسن کا نخلی شگھاؤ۔ دیگو اور
نیلوفر۔ صندل۔ رسوت۔ مامیتا (رقی بولی) آب کدو۔ کاہو سبز۔ کشنیز سبز
گلاب زعفران گل ملا کر سر پر صناد کرو۔ اور قرص انزروت کا لپ کرنا
بھی تبرید دماغ کے لئے اثر تمام رکھتا ہے۔

یاد رکھو جس کا سینہ کمزور یا انتڑیاں یا اعصاب ضعیف ہوں۔ اسکو
ترشی اور ہلکے کا دنیا مناسب نہیں۔ ہلکے سے بچوانی بڑھتی ہے۔ اور
کھانسی اور نپ میں ہلکے کا دنیا سخت مضرت ہے۔
فائدہ دست بہت آتے ہوں۔ تو رپ بھی دو تولہ ہمراہ دو ماشہ طباشیر
کے دو۔ زرشک اور الائچی خورد۔ اور کشنیز جھگو کر دو۔ انیون صندل
کشنیز سبز کے پانی میں رکھ کر پینانی بر دگاؤ۔

صداع صفراوی

اسباب :- گرم اشیاء کے کھانے مشقت کرنے روزہ رکھنے اور غم سے پیدا ہوتا
علامات :- منہ کا مزہ تلخ اور پیاس ہوتی ہے۔ آنکھیں اور زبان زرد اور
تھکے خشک ہوتے ہیں۔ چشماں چمکیلا اور زرد ہوتا ہے۔
علاج :- سپتاین۔ عناب۔ آلو بخارا۔ نیلوفر۔ ترشہدی۔ گل بنفشہ۔ کشنیز
کاسنی۔ گلاب زبان مصری ملا کر پیس یا اسپنول شربت آلو بخارا کے ہمراہ دس یا
شربت ترشہدی یا شربت لیموں شربت نیلوفر ملا کر دس۔ زلال اعلیٰ آلو بخارا شربت
ڈاکٹر پلانا یا ہلہ عرق کو ۳ تولہ اور شربت بنفشہ ۳ تولہ کے دینا۔ دیگو۔ شربت ورد
۵ تولہ میں برت یا سنگھیں ڈال کر دینا۔ مرہ ہلکے عدد۔ آب انار میں ۵ تولہ کے ہمراہ
دینا۔ دیگو۔ ختم کاہو۔ مغز ختم کد کا شیر ذکال کر ہمراہ شربت نیلوفر کے دینا۔
آب انار میں ۱۰ تولہ دینا۔ خیساندہ گل نیلوفر ۴ ماشے۔ آلو بخارا ۱۰ عدد۔ اعلیٰ دو تولہ
دینا۔ آب سرد سربہ ڈالنا۔ دیگو۔ دست ہلکے زردہ تولے ایک سیر پانی میں چوش
دیکر ۲ روہ جلے تو شیر خشک ۹ تولے۔ ترنجبین ۱۰ تولے میں شربت پنا کر دینا۔

کھانوس انزروت۔ صندلین۔ انیزروت۔ اجمائن جڑ پانی۔ انیون۔ عطر پینانی پر کرنا۔

مطب: گل بنفشہ دو تولے۔ منتر کردہ ۶ ماشے گھوٹ کر پلانا۔ بنفشہ ۹ ماشہ۔ گل سرخ ۹ ماشہ
کاسنی ۳ ماشہ۔ سپتان ۲۱ عدد۔ ترہندی ۶ ماشہ۔ آلو بخارا ۵ دانے سب کو پانی
میں بھگو کر دینا۔ اور تنقیہ کے لئے بھجون بنفشہ کھلاتا۔

صداع بلغمی

اسباب: سرد چیزوں کا استعمال۔ آم غذا کے بعد حجام عادت کے موافق تنقیہ نہ ہونا
بلغم کی زیادتی۔ جماع بعد غذا بدبھسیاں۔ بلغم افزا اشیا کا کھانا۔

علامات: سر بھاری نہواس کٹھ۔ نیند بہت۔ منہ سحر۔ اور مرض کا دیر تک رہنا۔
یہ درد اکثر دھر سر میں ہوتا ہے۔ اشتہار کا زب۔ اور اکثر بول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
علاج: ب۔ لٹھی اماشہ۔ منقہ ۱۰ دانے۔ خطی ۶ ماشے کا جوشانہ پلاؤ۔ پریاوشن
۶ ماشہ۔ اسطوخودس ۳ ماشہ۔ بادیان ۶ ماشہ۔ جل ایتر کا جوشانہ دینا۔ بادکنجیہ ۳
ماشہ۔ گقند دو تولے کا جوشانہ پلاؤ۔ بادیان لٹھی۔ گقند جوش دیکر پلاؤ۔

مُسهل: جب قارورہ رقیق سے غلیظ ہو جائے۔ یا صاف سے سیلا ہو جائے۔ اور
پانچانہ کی شکل یا عادت میں غرق ہو جائے تو یہ نفج کا نشان ہے۔ تب کسٹرا میل
۳ تولے یا سناہ ماشہ اور گقند ۳ تولے دو۔ یا تربہ سفید ۶ ماشہ اور بادام ۹ ماشہ
اور منتر خیار ۹ ماشہ گھوٹ کر پلانے سے جلاب اچھا ہو جاتا ہے۔ دیگر: تخم فنیج
(حب البینل) ۳ ماشہ بریاں (مقشر) تربہ سفید ۶ ماشہ۔ برگ سناہ ۶ ماشہ۔ پوست پینڈ
۶ ماشہ۔ ترخبیل اماشہ۔ روغن بادام میں چرب کر کے اس کا جلاب دو۔ ہمارے اس
یہ مسهل دیا کرتے تھے۔ شربت درد ۵ تولے۔ گل گاؤزیاں ۵ ماشہ۔ ترخبیل ۳ تولے
شیر شنت ۴ تولے۔ مغز بادام ۱۲ دانے۔ مرہ بنفشہ ۳ تولے۔ تربہ سفید ۵ ماشہ۔

مسکل خیار ضمیرہ تولے۔ پوست بید کاہلی ۶ ماشہ۔ گل سرخ ۵ ماشہ۔ بلیڈ رنگی ۳
ماشہ۔ برگ سناہ ۹ ماشہ۔ ان دواؤں کو حین پرہند سول کے نشان میں رات کو علیحدہ
علیحدہ چینی کے برتنوں میں بھگو دیں۔ صبح ہر ایک کا شہرہ نکال کر مرہ بنفشہ۔ بادام
اس میں گھوٹ کر شربت درد اس میں ملا کر پی لیں۔ اس سے خوب ٹھک دست آئے
ہیں۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ اور مسهل کے بعد عرق گاؤز زبان ۵ تولے
شربت نیلوفر ۳ تولے۔ ہمارے تخم بانگو یا اسپنول سردانی کے واسطے دیا کرتے تھے
اور تین رنگوں کو مسهل کی عادت نہیں ہوتی تھی۔ ان کو اطریفل زمانی کھلا یا کرتے تھے
۱۔ مچھون بنفشہ ۱۔ گل بنفشہ ۵ تولے۔ گل سرخ ۲ تولے۔ سفونیہ ۱ تولے۔ باریک پیسکر
آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے بھجوں بنالیں۔ اور کبھی اس میں تربہ سفید ایک تولے
کستیرہ گوند ۳ ماشہ باریک پیسکر بھی ملا دیا جاتا ہے۔

ولایتی طبی اخباروں کا انتخاب :- ذیل
 بکرت بالوں کو مضبوط کرتا ہے۔ سیلی سیلنگ ایسڈ
 ایک جھتہ۔ رینڈی کا تیل ایک جھتہ۔ اور اکھال
 ۱۰ جھتے مایم ٹاکر بالوں میں دن میں دو بار لگاؤ۔ یہ
 نسخہ موثر و اش صاحب کی ایجاد اور مجرب ہے۔
 پیشانی کے اوپر دو شکن پڑ جاتی ہیں۔ اگر ان کے
 اوپر ایسے کی سفیدی اور اکھال برابر وقت میں
 لگا کر ایک بار ایک کپڑے کے اوپر لگا کر رات کو
 سوتے وقت پیشانی کے اوپر باندھ لیا جائے۔
 اور اس طریقے کو کئی دن تک جاری رکھا جائے
 ترشکن مٹ جاتی ہیں۔
 چہرے کے اوپر جو جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ وہ منہ پر
 ذیل عرق کے لگانے سے دور ہو جاتی ہیں۔ اکھال
 ۵۰ گرین۔ سنز وین کا گوند دو گرام۔ کوئی خوشبو
 یا عطر دو گرام۔ صبح عربی دو گرام۔ آخری تین چیزوں
 کو میکس اکھال میں حل کر لو۔ اور رات کو سوتے وقت چہرے
 پر مل لیا کرو۔ چند ہی دن میں جھریاں دور ہو جائیں گی۔
 جن لوگوں کے پاؤں کزور اور گرم رہتے ہیں ساق
 کو مضبوط کر کے پاؤں کے تلوے میں لگانا
 چاہیے۔ جو نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سیلی
 سیلنگ ایسڈ ۳ جھتے۔ میدہ گندم ۱۰ جھتے ہڑتال
 ۲۰ جھتے۔ اس میں اگر ڈرگز ایسڈ بھی حسب مرض
 ملا لیا جائے۔ تو اور بھی مفید ثابت ہو گا۔
 حشرات الارض مثلاً بچھر کھمبل۔ بھڑ۔ پو
 وغیرہ کے کاٹے ہوئے زخم اور ان کی تکلیف
 دور کرنے کے لئے یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے کہ
 دس جھتے اکھیال میں ایک جھتہ مستحلول کا ٹاکر
 زخم پر لگا یا جائے۔
 انیون کی عادت دور کرنے کے لئے شکر کپ سکیم

۴ ڈرام۔ چامی بروٹائیڈ ۴ ڈرام۔ سپرٹ ایونیا
 ایرو میٹک ۱/۲ ڈرام۔ آیکو آلفور ۱/۲ ڈرام۔
 ایک شل تاجپتی کے مقدار میں دن میں ۳ یا ۴ دفعہ
 پین۔
 در دوسرے کے لئے ایسا ترین گرین۔ کو مینیک
 گرین کی پڑی بنا کر دینے سے فوراً آرام ہوتا
 ہے۔
 موسم گرما کے ڈائریا (اسہال) اور کالرا
 (جھنڈ) کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید
 سیلی سیلٹ آف ہسٹہ ۵ گرین۔ سی ری ام
 ۵ گرین۔ کیا ونڈ پاؤ ڈر آف سینین ۱/۲ گرین
 کبائونڈ شکر آف کلور فارم ۲۰ قطرے۔
 ایرو میٹک سپرٹ آف امونیا ۲۰ قطرے۔
 ایسنس آف پیپر سنٹ ۱۰ قطرے۔ چونگ پھر
 ایک فلوئیڈ اولس تنک۔ تین تین یا چار چار
 ٹھنڈوں کے دفعہ کے بعد پینا چاہیے۔
 کان کے درد میں ایک جھتہ شکر اوپیم
 ایک حصہ گلیسرین۔ اور سوان حصہ پوریک
 ایسڈ ٹاکر ٹپکانے سے درد میں بہت جلد
 افادہ ہوتا ہے۔

جو بچے دانت نکلنے کی تکلیف میں مبتلا
 ہوں ان کو یہ نسخہ دینا چاہیے جیسے پوڈر
 ایک گرین۔ سیکولائی ایک گرین۔ سوڈیم بائی
 کاربونیٹ ۱۲ گرین۔ ڈو ورس پوڈر
 دو گرین۔ دودھ کی شکر ۱۲ گرین۔ انب
 ادویہ کو احتیاج کے ساتھ ٹاکر ۱۲ پوڈر بنیکا
 اور چھ ماہ سے دو سال تک عمر والے بچہ کو ایک
 پوڈر یا پھر چار یا ۵ ٹھنڈے بعد ہر بار دودھ کے پین

جو بچے دانت نکلنے کی تکلیف میں مبتلا ہوں ان کو یہ نسخہ دینا چاہیے جیسے پوڈر ایک گرین۔ سیکولائی ایک گرین۔ سوڈیم بائی کاربونیٹ ۱۲ گرین۔ ڈو ورس پوڈر دو گرین۔ دودھ کی شکر ۱۲ گرین۔ انب ادویہ کو احتیاج کے ساتھ ٹاکر ۱۲ پوڈر بنیکا اور چھ ماہ سے دو سال تک عمر والے بچہ کو ایک پوڈر یا پھر چار یا ۵ ٹھنڈے بعد ہر بار دودھ کے پین

استہا

غضب و سلام انعام
صدائق اور
روحانی حقیقتوں
کا جامع ہے۔ جو
انسان کی اعلیٰ روحانی
ضرورت کا پورا کرنے
والی ہے۔ نہ شبہ نام
ایک نغمہ اور بابرکت
ہجے جس کا ہر پیشہ
شیرین اور روحانی
سود و خصال زندگی کا
چرخہ ادا ہے ہر رکہ
سچا ہے۔ نہ شبہ نام
نہ شبہ۔ نہ شبہ کی
اصلی حقیقت زندگی
کو پورا کرنا والا اور ہر
نہ و غم کی جڑ اور
سود ہے۔ ہر شبہ
اسلام کی ہر جگہ تک
ہر جگہ ہر وقت و مکان
ضرور ہر جگہ سے رسد
ہر نام و دیو و جان
یہی ہے۔ نہ شبہ نام
ہر جگہ ہر جگہ
ہر نام و سلام کے
تہ و شبہ کی ہر جگہ
تہ و شبہ کی ہر جگہ
صرف و ہر جگہ

سوال و جواب

سوال۔ کشتہ فولاد کی عمدہ ترکیب کیا ہے؟
جواب۔ ۱۔ برادہ فولاد کو پہلے تک پانی میں گھونک
اس میں ڈال دیا جائے۔ بعد ازاں تین چار مرتبہ
سادے سے اس کو دھویا جائے۔ جسے کہ تک
کا ذائقہ اس میں نہ رہے۔ بعد ازاں خشک کر کے
برائڈی مشراب میں کسی چمبی کے برتن میں ڈال
دیں۔ مگر مشراب ایک آٹھل اور دسے۔ چند دیر
فولاد خمیر کی طرح پھول کر خشک ہو جائیگا۔ اسے
نکا کر کوا رنگندل کے پانی میں کھل کریں۔ ۳۔ رُو
تک۔ بعد ازاں تکیہ بنا کر مٹی کے دو سیالوں میں
رکھ کر آگ دیں اور ۱۰ مرتبہ ایسا کریں۔ بعد ازاں
سیراک میں آٹے کی طرح گوند کر ایک مرتبہ آگ
دیں پھر مٹیوں کے پانی میں آگ دیں۔ پھر جان
کے پانی میں آگ دیں۔ پھر دھن بادام خالص
یا گھی میں ڈال کر بریاں کریں۔ گھی اٹھا ڈالا جائے
کو فولاد کے اوپر ایک اذھل رہے۔ فولاد تیار ہے
خود ایک ایک رتی گھٹن میں رکھ کر کھاویں۔
سوال۔ ۲۔ مار گزیدہ کا تریاق کیا ہے؟
جواب۔ ۱۔ اول ایک پاؤ پختہ سنگہ ناہی کو ایک
سیر مشراب میں بھگو رکھیں۔ جب مشراب خشک
ہو جائے۔ تو اس کے بعد باھتو بوئی کے نقدہ
میں جو دوسرے قریب ہو۔ رکھ کر آگ دیں کشتہ
ہو جاوے گا۔ اگر باھتو بوئی نہ ملے تو شیراک میں
خوب کھل کر کے تیز آگ دیں۔ غرض یہ کہ سنگہ
کو دو دھواک میں اچھی طرح سے تر کر کے پاؤ بھگو
کے لئے ۲۰ سیر اپکوں کی آگ کا اندازہ ہونا چاہیے
اور ۲۱ دفعہ اسی طرح آگ دینی چاہیے۔ پس ہی
تریاق ہے۔ جو اکیر اعظم سے بڑھ کر حکم رکھتے

سوال۔ ۱۔ میرے ایک عزیز کو تیران ہے؟
جواب۔ ۱۔ قلعی۔ پارہ۔ دھانی و صفائی تول۔
۵۔ تول۔ قلعی کو چھٹکار پارہ کو اس میں ملا دیں۔ جب
دو دن گرہ کی صورت میں ہو جاویں۔ تب کھل دیں
ڈالکر شورہ قلعی ساتھ پیسیں۔ سب یکجا ہونے لگے
تو ایک مٹی کے کوزہ میں بند کر کے خوب گھمکت کر کے
۱۰ سیر اوپوں کی آٹھ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں
تمام کوزہ کشتہ سے بھرا ہوا ہو گا۔ نکال کر آٹھ دیں
دفعہ پانی میں اس کو دھویں کہ شوریہ نکل جاوے
ایک مٹی کی مقدار میں مٹی کے پتوں کا شورہ نکال کر
اور اس میں شکر لگا کر ملا دیں۔ اکیر ہے۔ (ایک لکڑی)
سوال۔ ۲۔ ہیرا کے کشتہ کرنے کی آسان ترکیب
دے کار ہے۔ جمال دیں نہ گزیر خیر و عظیم حادق لاچھو
جواب۔ ۱۔ ہینگ۔ سینڈ ٹانگ۔ کلتھی۔ ان
تینوں کا جو شانہ کریں۔ اور ہیرے کو تپا تپا کر اس
جو شانہ میں بچھا لے۔ میں اکیر دھن کے بجائے
دینے سے ہیرا کشتہ ہو جائیگا۔ ایسا ہی سینڈ
کے پیشاب میں بار بار تپا کر بچھاؤ دینے سے ہی
کشتہ ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب نکالنے کی ترکیب
یہ ہے کہ سینڈ کو کسی کانسی کے برتن میں بند کر دو
تو وہ ڈر کے مارے پیشاب کر دے گا۔
سوال۔ ۲۔ بدن کی لاعز و غرضی ہے۔ دماغ بہت طاقت
ہے۔ (خیر و عظیم)

جواب۔ ۱۔ ایک چٹان تک میں کی ٹیٹھ لگا دیں پھر،
متر بادام اور ماشہ منگد و اور ماشہ خشک ماشہ
باریک کر کے ایک تولہ کھن اور دسری حقیقت میں لگا
اس ٹیٹھ کے ساتھ کھاویں اور ایک پاؤ سے نرم سیر تک
شیر گاؤ جس میں ۳۰ گدہ گدہ عد رنگ خراما لینے بھر مارے
جوش دینے ہوں اور سے لی لیا کر میں بھگو کر لیں

اعصاب

جن کا دماغ سے تعلق ہوتا ہے۔ ان کی خرابی سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ وہ عجیب و غریب ہیں۔ بعض لوگوں کا حافظہ اعصاب میں خرابی آنے یا دماغ اور اعصاب سے زیادہ کام لینے کے باعث کچھ عرصہ کے لئے کمزور یا خراب ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو دہم ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث وہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ انہیں فلان مرض ہو گیا ہے۔ اور کار انہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ نئے حقیقت وہ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اسی لئے ان امراض کی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو دیوانگی سی ہو جاتی ہے۔ اور ان کا حافظہ کچھ عرصہ کے لئے بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ سوائے اس خیال کے جو اعصاب میں خرابی آنے کے وقت اس کے دل میں سمایا ہوتا ہے۔ اور کوئی بات یاد نہیں رہتی۔ بعض اوقات اس خرابی سے لوگوں کی قوت بیانہ میں فتور آ جاتا ہے۔ اور حافظہ کو بالکل کام نہیں دیتا۔ یہ مرض اکثر شہروں میں لوگوں کو جن کو جوش و خروش کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ ہو جاتا ہے۔ یا بجلی کی کڑاک کے صدر سے بعض لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ابھی طرح بات چیت کر سکتے اور صفائی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن لکھنے سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان سے ایک حرف بھی نہیں لکھا جاتا۔ بعض اوقات دماغ کے اس حصہ میں خرابی آ جانے سے جہاں بصارت کے اعصاب کا مرکز ہے۔ لوگوں کی بصارت میں خرابی آ جاتی ہے۔ اور کوئی شے ٹھیک نظر نہیں آتی۔ اور ایک چیز کے دو نظر آتے ہیں۔ بعض لوگوں کو کاتوس کا مرض ہو جاتا ہے۔ اور وہ رات کو سوتے سوتے جاگ کر چلنے پھرتے لگتے ہیں اور جودھر کونہ اٹھ جاتا ہے۔ چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کی بصارت میں ایسی خرابی آ جاتی ہے۔ کہ ان کو خاص خاص رنگ نظر نہیں آتے۔

مالینولیا: سگمان اور غم ہمیشہ اس بیمار کے ساتھ رہتا ہے اور مفاہم کے خیال میں گرفتار رہتا اور قول عقلی کا تہ تیغ کمزور ہوتے جانا دیوانگی جنون سادہ لوحی کسی کام میں افراد یا تفریط کوئی باتیں پچھی کرنا اور کوئی بری کونے لگنا۔ ہوش و حواس میں فرق پڑ جانا اور کبھی مرئیں کی حرکات کا شل پھرنے کے صادر ہونا اس کی سولی موٹی علامات ہیں بیمار کے دل پر کسی خاص بات کا خیال ایسا جم جاتا ہے کہ جس کو عقل بالکل مشاہی نہیں دیتی اور وہ بیمار کے ذہن سے وہ خیال دور ہو سکتا ہے۔ بعض بیماروں کو ہلکی چیزیں بیمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ اور بعض بیمار

جس ہلکی نظر میں آتی ہیں۔ اور بعض بڑی چھوٹی اور پھولی چیزوں کو بڑی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور گرم کو سرد محسوس کرتے ہیں۔ بعض کے خیال میں ہوا کی مختلف شکلیں نظر آتی ہیں اور ان کے تغیر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ حالانکہ کوئی آدمی ہوتا ہے اور کوئی غفلت کو کرتا ہے مریض تنہائی پسند کرتا ہے۔ بیمار کا حافظہ بگڑ جاتا ہے خوش واقارب کی محبت دل سے دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بیمار رہتا ہے۔ خیالات خام دل پر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بیمار اونٹنی سی بات سے چڑھتا ہے۔ نیند اچھے طور پر نہیں آتی اور جو آتی بھی سو تو حشراتِ خوار کوٹ کوٹ مارتی ہے۔ نامہ نگار جانا ہو زمین پہلی قدم پر پوچھ سر بھاری اور خفیت درد۔ منجن کڑو ہوتی ہے۔

حب صبر۔ نقل گرد۔ نقل دواز۔ سہاگ بریان۔
بندہ ایچ ڈھالی دھالی تول۔ کتیرا۔ ماشہ۔ گندہک صان
کرہ۔ تول۔ سیوس اسپنول ۶ ماشہ۔ صبر سحر طری۔ قول
باب کمار گندل حب بقدر خود امراض شکی طحال ریا

ہماری پاکٹ بک کی یادداشتیں

قبض وغیرہ۔ گشہ سیم۔ ایک تول من و صوب کاروپہ نامک شامی پر لپیٹ کیا جائے اور ایک ٹو
بار چات دیسی سے گلکت کر کے دس سیرنگلی اوپلوں کی بند آگ دیں روپیہ ایک آگ میں کشتہ ہو جائیگا۔
ایضاً۔ سیم خالص تول اس کو تین مرتبہ شہد خالص میں نشو۔ دیں۔ پھر خزان۔ تولے پٹا مول لگا لیا
اور خزان سیرانگہ جلکی کی آگ دیں۔ سات بار آگ دیں۔ کشتہ ہو جائیگا۔ دوا سے سنگرہنی۔
دانہ الہی خور و آسیہ رنگ امانہ الہی کلان پانچ پانچ ماشہ۔ زہر سفید۔ ماشہ۔ انار دانہ۔ ماشہ۔
ششہ خشک۔ ماشہ۔ بیل گری۔ دم الاخیر پانچ پانچ ماشہ۔ خون سیاوشان۔ خبث الحمید بدر۔
خزیرہ۔ پوست اندروں سنگدانہ مرغ مین تن ماشہ۔ مرغ مرجان سوختہ ۵ ماشہ۔ دوا ماشہ صبح دو ماشہ
چھوک میں شہد لگانا۔ دانہ رواج رگوکچہ نامہ لچک۔ ایسا ہی لیا اسپتال کھانا۔ دیا اس درجہ کو کھینچا
جو چھوچنے کے بعد پیٹھ دن کا ہوتا ہے۔ ماہہ اشچکین کا اول مرتبہ کا درجہ جبکہ چھوچنے پہلی منہ نہ لگایا ہو سکھلا کر
کھانا مانو چھوک۔ دانہ نکلنے پر ہر رات کا دینا ہے۔ چوب چینی مقرض پانی میں زکو کے اسکا پانی پلانا۔ دانہ رواج
لگھنا۔ ناعرق مکوں گھسکر پانا مسودہ رش دیکر اسکا پانی پلانا۔ اگر دانہ لکھنے میں درہو تو منہ کھلانا۔ خوب کلان لگا
پڑھانا۔ اگر دانہ پٹھ جائے۔ تو دھیری کا بھارہ دینا سفید ہے۔ رنگ مشاہ سنگ گروہ کے لئے۔ اول
برک کوشہ قلمی میں رکھکر صبر ممل کشتہ کریں۔ بعدہ برق کشتہ کو سنگ پیو اور پھر سیاہ خشک تینوں کو
ہو زون لیکر مولی کے پانی میں کھل کر تے رہیں۔ اسی طرح ۳ یا ۴ دفعہ آگ دیں خوراک اری ہرہ پشرو
منزعم خروڑہ۔ شیرہ فار خشک۔ شیرہ منزعم خیارین۔ کاکچ ۹۔ ۹ ماشہ۔ سرمر برائے صبری جیم
و دمعہ وغیرہ۔ ایک تول سون کھتی نیکر بار یک سرمر کی طرح پیس لیں اور ایک نامک شامی پیسہ کے
شہے اور اوپر دیکر ایک سیر فندہ برگ نیم میں رکھکر گول بنا کر آگ ۲۰ یا ۳۰ سیر کی دیں۔ پھر اسکو نکالکر
یاد پاک میں لیں اور صبر کشتہ اور سرمر سیاہ مساوی ملا کر ایک ہفتہ بکری کے پتہ میں کھل کریں سرمر تیار ہے

ضروری اطلاع
جاری بنائیں۔
طبع چھپنے پر اور یہ
طبع پر اور پڑھ لڑو
جاری پڑھ لڑو
یادداشتیں۔
محررات مریم بیٹے۔

حکیم حازق

ایک مستشرق و دور
یونانی طب کی کتاب
سیدی
کا ترجمہ
احمد ولایتی جی افسار
کا انتخاب

حکیم حازق کا ماہواری رسالہ
قیمت سالانہ ۱۰ روپے
ایڈیٹر حکیم محمد حسین پرویز پیر کارخانہ مریم بیٹے۔
نونا کھالا ہوا

جلد ۲ | بابت ماہ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۲

ضروری اطلاع۔ رسالہ حکیم حازق
پہلے سرف سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت
اب جون ۱۹۵۶ء سے میں نے بیٹھا
خود صفحتی اخو حکیم مولوی احمد دین صاحب
احمدی سالن شاہدہ کو اپنے کام میں
شریک کر لیا ہے۔ میری اور بھائی صاحب
کی شرکت مفصلہ ذیل امور میں ہوگی۔
۱۔ تصنیف خدیج رسالہ کا متعلق چھپوائی کا
کتابت و روانگی وغیرہ میرے ذمہ ہوگا۔
۲۔ اور تصنیف بھائی احمد دین صاحب حکیم شاہدہ
کے ہوگا۔

۱۔ ہوا اگر تاریخ مقرر یہ شائع نہ ہوگا۔ تو
اس کام میں چھپے ہوگا۔
۲۔ رسالہ کے کل حقوق میں ہم دونوں
صاحب کے تین ماہ کا خرچہ پیلے ہوا
۳۔ اس میں چھپنے والی رسالہ علیحدہ دیجا یا اگر
۴۔ رسالہ کی روانگی اور حساب آمد و خرچہ
۵۔ کاروبار بھائی احمد دین صاحب حکیم
۶۔ کتاب کی رسید اور سطح کی رسید چھپے
۷۔ لکھوائی خرچہ کے متعلق میں بھائی
کو باضابطہ دے دیا کرواگا۔
۸۔ مضامین رسالہ حسب ذیل ہونگے ہوا
۹۔ کی خیریں ہر مباحض صاحب کے ہوا
۱۰۔ (۲) مجرت القدرہ استعارات اور
۱۱۔ ارم اخلاص و دیگر علمی ہی نئی تحفیات
۱۲۔ (۲) علمی اخبارات انتخابات (۱) علاج الام

۱۳۔ رسالہ کا مضمون کچھ میرا ہوگا۔ اور
کچھ اور ہوگا۔

۱۴۔ ہوا لکھوائی رسالہ کی میرے ذمہ ہوگا
کہ رسالہ وقت مقررہ پشالی

معمون مقوی بابہ ترکیب حکیم نیرنگ شاہ -
 قنب صاف کر کے اور دھوا کر ایک پوانی میں باندھ کر
 نصف سیر پیسہ زردہ عکاو میں ڈالیں۔ اور دودھ کو خوب
 جوش دیویں۔ اور اس میں جاگ لگا کر دودھ کو
 جماویں۔ پوئی قنب کی نکال کر پینک دیویں۔

جب دودھ جم جاوے۔ تو اس کو ملو کر مسک نکال لیویں۔ اور دودھ کو پینک دیویں
 مسک مذکور کو دیکھ میں ڈال کر جوش دیویں۔ اور میل کو دور کر کے۔ پھر اس میں
 پانی میوہ جات مسک ذیل کا ملا کر جوش دیں۔ بعض آراں اس میں مغزیات اور
 ادویات ذیل ڈال کر کچھ تے ہلاتے ہیں۔ تاکہ خوب تخلیض ہو جائے۔ اور جم
 جانے کے قابل ہو جائے۔ پھر آگ سے اتار کر اس میں زعفران اور خیر خوب مخلوط
 کر لیں۔ اور ورق نقرہ اور ورق طلا بھی ملا دیویں۔ اور سرو کر کے جب مثل پتیلیہ
 کے جم جاوے۔ تو اس کی نکلیاں بنا لیویں۔ خوراک میں۔ ناشتہ سے چھ ماہ تک
 مغزیات اور ادویات اور میوہ جات جو اس میں پڑتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

مغز بادام۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیاریں۔ خولجیاں۔ الہی پور۔ قلعہ مصری شفا قیل
 گل کاغذ زبان۔ اجوائن پراسانی۔ زعفران۔ خیر۔ ورق نقرہ۔ ورق طلا۔ آب انار۔ شہ
 شیریں۔ آب ناشپاتی۔ آب انور۔

سوزاک:- الہی خود۔ کتھ سفید۔ پچکری۔ میر جہنی۔ تباشیر۔ سفیدہ کافری
 کو ارگندل کے گودہ میں چار پھر کھل کر تھ گوبان برابر خود بنائیں۔ پچکری
 ساتھ دو گولی صبح اور دو گولی شام کھائیں۔

شک کی کچکپاری:- سوت انونیدہ تھا۔ کافور مندی۔ دھنیا۔ سنگ جرات مردہ
 سفید۔ سیاری۔ پیر پیر۔ سب کو مٹی کے برتن میں جوش دیکر صاف کر کے پچکپاری کریں
 اے مرض خفا ویر زخمی:- نیدہ تھوٹھا۔ مردہ سنگ۔ یکسیور کتھ زرد کوثری سوت
 تھے۔ ان سب کو بانس کے ڈنڈے سے پتھر کی گونڈی میں رگو کر کریم بنائیں۔

کشاگوہیاں:- اکثر اکٹہ سکرا سکراؤا۔ اکثر اکٹہ کس و امیکا۔ اکثر اکٹہ بادشاہ
 بادشاہ ایک۔ پوڑا فکین۔

کھورو کین:- اکثر اکٹہ بلاؤ نا سفید۔ پانی باہم ملا کر بنا میں۔ اترتے ہو جائے
 دوسری خوراک دیں گئے ہو۔ تو بین میں کھنکھ بعد پلا میں +

ہماری بیاضیں مطابک معمولات اور طبیعیہ کی مخریبات

مفتوح جواہر کرب کیم سلیم اسد صاحب :- ہمارے زبان میں
ماں کے کل کا زبان :- نشینہ خشک - ابرقہ خام - بہن سفید - نم بالنگ
مستدل سفید - تم قریشک - نونہ لستہ رات کو ایک سیرانی میں
ترکریں - اصریح خوش دین - جب آدھ سیرانی رہ جائے - تو اسکو
برستے نکالیں - اور ابھی طرح سے مکر جھانکیں - پھر شیرہ مغز تخم کدو
شیرہ مغز تخم کدو - شیرہ مغز تخم کدو - شیرہ مغز باوم مقشر - چھ چھ لستے ڈالکر آگ پر رکھکر جذب
کریں - پھر ایک پاؤسری اور ایک پاؤر نیمین عمدہ لعلہ اسم کی ڈالکر پکا دیں - کہ قوام خوب گاڑھا ہو
پھر صدف نقہ ایک دفری میں ملاویں - اور پشایر - زہر فہرہ متانی رنگاب سودہ - ریشب رنگاب سودہ
چھ چھ لستے مروریند ترور - یا قوت دودا لستے غیر اشبیب چار دلی کتاب میں خوب مل کر کے مٹا کر
نوراک مہ لستہ - جواہر گلاب - بید خشک - کیمڑہ - خفان - ضعف دل وغیرہ کے لئے مفید ہے -
مغوت لاضم - اندر جو تول - پنج پاں تول - کیمڑہ بھری تول - زنجبیل تول - بادیاں تول - دانہ
ماں لستہ - تامل لستہ - پودہ تول - لستہ تول - خراک نہ رتی - برائے ہیضہ - تھ - درد شکم
درد بطنی - وغیرہ وغیرہ (ایضاً) فلفل سفید تول - بادیاں تول - زنجبیل تول - دار فلفل تول -
تول - دانہ بھری کلان تول - بید سیاہ تول - شکر تری تول - نوراک تول -
ضیق لشفش - لالچی خور تول - بید سیاہ تول - عطر قرا تول - رب اشوس تول - عمل اک تول - لکڑی
تول - جو کھار تول - نوراک لستہ -
پلاس :- برگ کشیری لستہ - بھگنی لستہ - بنفشہ تول - گل اسطوخودوس تول - لستہ - درہم
شفیقہ - نزل - زکام وغیرہ -
مغوت قوت شمش - دانہ لالچی خور تول - پیلا مول تول - دار چینی تول - دار فلفل تول - زنجبیل تول -
عطر قرا تول - مندر تول - نوراک تول - صندل شمش تول - گل لنبی امراض کے لئے حکم اکیر رکھنا ہے -
ضماد چشم :- مابو تول - رسوہ سفیدی تول - ریشب بانی تول - کوکنا تول - پوست انار تول - پوست
کھجور تول - ضاد تیار کریں - اور اسکو ہون کے گرد لگا یا کریں - سرخی - لکڑے - رد کیلئے خوب ہے -
مغوی باہ :- شفاقل تول - قلب تول - موسلیب تول - توہین تول - ہینین تول - مالکھا
تول - پنج تول - دار چینی تول - پنج سبیل تول - پنج تل تول - لالچی خور تول - خشک تربہ تول -
سرا باوم تول - زعفران تول - شیر مادہ گاؤں سیاہ تول - قندیک سیاہ تول - پوستور ہون سازند -
شوی باہ انگریزی گولیاں :- پل ناسورس مرل تول - اکشر کٹ ڈامیہ تول - پل فری کار بوناس تول -
ڈام - اکشر کٹا کریں - اکشر کٹ کر کو تول - گولیاں بنا دیں - ایک گولی بعد غذا صبح ایک شام دو
لستہ سے لگا دیا کریں -

علاج الامراض

حکیم حاذق کی فصل اغراض میں سے ایک نہایت اہم اور ضروری غرض یہ بھی ہے کہ ناظرین کو جلد امراض اور ان کے علاج سے کماحقہ مطلع کیا جاوے۔ سو اسی غرض سے پورا کرنے کے لئے یہ کام مقرر کیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اسی کالم میں کسی کتاب خاص کا ترجمہ یا نقل نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک خاص قسم کی اور نالی طرز کی تحریر ہوگی جس سے ہر ایک اپنے اپنے مسئلہ کا آدمی بھی استفادہ حاصل کر سکے۔ اول تو ہمارا ارادہ تھا کہ تمام امراض کو ترتیب وار سر سے پاؤں تک منبسط کیا جائے۔ لیکن آج مضمون کے شروع پر مجھے یہ خیال آیا ہے کہ ترتیب ہو کر اپنے زیر علاج مریضوں میں سے یا ان مریضوں میں سے جو قریب کے زمانہ میں ہی صحتیاب ہو چکے ہوں کسی ایک مرض کے متعلق جو ضروری معلوم ہو مریض رسالہ کی جایا کرے اس طریق سے بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔ اول یہ کہ جو تکہ مرض مذکور کے تمام مثبت و فرائز اور تغیرات اور انقلابات ابھی تازہ طور پر پیش نظر نہ آسکے ان کے انکشاف پر پوری طاقت ہوگی اور پھر جن امور مشکلہ رزل میں خواہ وہ از روئے تفسیر و تشخیص ہوں یا از روئے علاج پوری پھمان ہیں ہو چکی ہوگی۔ اس ناظرین کو مفصل طور پر اطلاع دینا یا کرنا۔ سو آج ایک ذیابیطس کے بیمار کی نسبت جو ابھی صحت یاب ہو چکا ہے فیقتل مرقوم ہوتا ہے۔ ذیابیطس جسکو اکثری میں ڈایا ہے شیر اور ہندی میں پرستہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ یونانی کتابوں میں اسکے اور بھی بہت سے نام آئے ہیں۔ چنانچہ زرق الکلیہ اور دولایہ اور دوار سیارہ پر کار یہ اور استقامت اس سب اسی کے نام ہیں۔ بعض لوگ اسکو مسلسل بول بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ مسلسل بول میں پیشاب بے ارادہ نکل جاتا ہے اور اس میں ایسا نہیں ہوتا اسکی بڑی علامات یہ ہیں کہ پیشاب کثرت سے آتا ہے اور تشنگی نہایت شدت سے ہوتی ہے جون جون مریض پانی پیتا ہے تو نون پیشاب کی حاجت اسکو ہوتی جاتی ہے۔ اور پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں آتا ہے اور رنگت اسکی ہلکی سچائی گھاس دھبہ کو ہندی میں پرالی کہتے ہیں۔ جس میں سے جھونڈ نکلتا ہے اکی طرح ہوتی ہے۔ ذابیطہ شیریں ہوتا ہے اور اس میں شکر پائی جاتی ہے جس کی تحقیقات وہ طور پر ہو سکتی ہے۔ اول یہ کہ جس جگہ پیشاب کیا جائے مودہ چھیننے کی پٹیاں وضع ہو جاتی ہیں۔ پھر اگر قارورہ کو آگ پراڈایا جائے تو ایک شے سفید سفوف کے طور پر یا ایک گہری لیمہ دار شکر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ شکر کی مقدار فی صدی ۶ سے ۱۲ حصہ تک ہوتی ہے اور ۲۰ گھنٹہ کے اندر پیشاب عموماً دو مرتبہ سے آتا ہے لیکن کبھی چار یا پنج بلکہ آٹھ دس مرتبہ بھی آسکتا ہے۔ دوسری علامت یہ ہیں۔ جو کہ زیادہ غلیظ ہے۔ بعض مرتبہ بے پاخانہ خشک اور سخت آتا ہے۔ زبان بیلی اور کن رے اس کے نشی ہوئے ہیں۔ کبھی زبان صاف اور خلیہ بھی ہوتی ہے۔ لیکن ایک بھوری رنگت کی دھاری اسکے درمیان ہوتی ہے۔ سرٹے شکر اور ملائم ہوتے ہیں۔ گلا نہ تک اور تنفس سے مٹھی بوا آتی ہے۔ جلد خشک اور بھوری مریض لاغر اور کمر فر

ہو جاتا ہے۔ فکر مند اور غم اور چڑچڑاہو جاتا ہے۔ جب یہ بیماری چندہ یا چند سال تک بر
 پڑتی جاتی ہے تو لاغری کمال درجہ پر ہو جاتی ہے۔ آخر کار مریض ضعف سے یا سلا اور
 وق کی حالت میں مر جاتا ہے۔ لیکن جب اسکی علامات مرقومہ الصدر میں آہستہ آہستہ تخفیف
 شروع ہو جائے تو انجام بخیر ہو جاتا ہے۔ علاج :- دو اکی نسبت غذا کا بندوبست نہایت
 شد و تد سے کرنا چاہیے۔ مثلاً اس بیمار کی غذا گوشت ہونا چاہیے خصوصاً جانوروں کا گوشت
 پھر انڈے و دودھ وغیرہ اور شیر اشیا نہایت مفید ہوتی ہیں قریباً ہر ایک کھانے میں ترشی داخل ہو۔
 اور نباتات سے بالخصوص برہیز کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ گندم کی روٹی اور چاول بھی نہ کھانا چاہیے
 اور نمونہ آرو گندم کے بھوسے یا ماء الشعیر کا استعمال کرنا چاہیے کبھی شد و ایا باجرہ کو بھی استعمال
 کر سکتے ہیں۔ پانی کم پینا چاہیے۔ شراب سے اور سہلات اور مدلت سے بالکل متنب رہنا چاہیے
 اور پینے والے ٹیکے گرم پانی سے نہانا اور گرم کپڑی پہننا مفید ہے۔ ادویہ میں سے سرخسک اشیا
 اور تھوی استعمال کریں۔ مثلاً غربت انار شربت غرہ شربت لیون شربت حمامض۔ قرص کاغذ۔
 قرص ذیابیطس قرص طباشیر وغیرہ۔ ان سب کے نسخجات قرا بادینوں میں ملتے ہیں۔ اور اگر ضرورت
 ہو تو ان تمام مرکبات کے نسخجات حکیم حازق میں درج کئے جائیں گے۔ فی الحال غیر ضروری بہرہ کرکے رکھنے
 گئے ہیں۔ اور شیرہ خیاری اور لعاب اسپغول بھی زیادہ حرارت میں سے رکھ سکتے ہیں۔ پھر صندل گلاب۔
 اقا قیاغی ازنی پست جو کا ہو وغیرہ گروں کی جگہ برادر اور برادر سارا استعمال کر سکتے ہیں۔ اور نیلو قرعہ
 برگ سبب برگ بھی برگ۔ بید وغیرہ کریش کے پست پر چھائیں۔ پینے کے لئے بہتر ہر گلاب پانی کی جگہ دی
 یا لسی کا پانی فاسہ کا پانی گلاب یا انگور کی چھوٹی شاخوں کا پانی کدو کا پانی دیں اور دودھ بھی فاسکہ
 بکری کا خوشی سے دے سکتے ہیں۔ اگر ذی ادویات میں سے کاؤر آئیل کوئین ٹیکچر اسٹیل اور تمام
 مرکبات تو لا و مفید ہیں۔ کوڑیں لیم سے آگریں۔ آکسیریکٹ کسہ امیر کا پاگریں۔ آکسیریکٹ ایکٹو کا
 لیم کریں۔ ایسی ایک عزا رک دن میں دو دفعہ بلانا۔ ستونیا م آگریں۔ سیکیا لول م آگریں۔ ایفون م آگریں۔
 تیسری اس میں شمار ثار اینٹک م آگریں ملکر۔ م آگولیاں بنائیں اور صبح و شام اور دوپہر کو دن میں
 تین دفعہ استعمال کریں۔ صرف ایفون کا استعمال بھی مفید ہے مثلاً نصف رلی ایفون دن میں ۳ یا
 ۴ دفعہ کھا دیں۔ کشتہ جینیہ اور کشتہ ابرک بھی نہایت مفید ہے۔ چنانچہ یہ مریض جو ابھی احتیاج بہ چمکا
 ہے۔ چونکہ درجہ ستر یہاں ملنے کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور مرکبات کا بنانا یا سنگنا نا بھی در طلب
 تھا۔ میں نے فوراً اپنے پاس سے کشتہ ابرک اور جینیہ شریعہ کرادیا دو تین یوم میں فرق بین ظاہر ہو
 گیا۔ جب پر میں نے قرص دبا بیلس پہلو شربت انار شریعہ کرایا ۱۵ یوم کے بعد بیماری نصف سے
 دہت کم ہو گئی اور پھر آہستہ آہستہ کرام ہو گیا۔ فاسکہ مد علاؤ الک۔ یہ مریض قریباً دو سال سے
 بیمار تھا۔ راقم حکیم احمد الدین شاہ بدہ لاہور جانیٹ ایڈیٹر حکیم حازق

حفظ صحت :- تمام دنیا میں بنظر متفق اور رو بہ مبنی سے اگر دیکھا جائے۔ تو کل بنی نوع انسان ایک نہایت پیاری چیز کی تلاش اور حصول میں ساعی اور کوشاں نظر آتے ہیں اگرچہ ہر ایک فرد اپنے اپنے اپنے خیال اور فہم کے مطابق مختلف اشغال اور قسم قسم کے دہندوں میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن نے احمیت کے مطابق اور سب کا حاصل صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے۔ سکھ لینے خوشی کیا امیر کیا غریب کیا بڑا کیا چھوٹا کیا مرد کیا عورت جسکو دیکھو گے اسی وہ ہیں لگا ہوا ہوگا۔ کسی طرح خوشی اور آرام حاصل ہو۔ لیکن اگر کچھ پوچھیں تو کچھ خوشی کے مفہوم اور معنوں سے بہت ہی کم فہم واقف ہیں بعض آدمی تو شہی اور کمالی اور گلب شب میں دن رات بسر کرنے کو آرام خیال کرتے ہیں۔ کوئی دولت کے جمع کرنے کو ذریعہ مسرت سمجھتا ہے۔ عقلی اور غریب آدمی اپنے سے زیادہ دلنشند آدمی کو خوش وقت جانتے ہیں۔ لیکن اصلی اور سچی خوشی اس کا نام ہے۔ اس کو امیری وغیرہ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ نہ دکھ کثرت اولاد میں ہے اور نہ کثرت مال میں بلکہ وہ ایک الگ ہی چیز ہے۔ اب آپ سوال کریں گے۔ کہ وہ کیا ہے۔ وہ ہے دعوہ صحت جو شخص صبح و سالم ہے۔ جسمانی و روحانی تمام خوشیاں بھی اسی کو حاصل ہیں اس کا دل ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے۔ وہ ہر ایک کام کو سہل ہو یا مشکل نہایت آسانی اور خوشی سے انجام دیتا ہے۔ سچ اسکے پاس تاک پھٹکنے نہیں پاتا ہر فلاح اس کے بیمار کے پاس خواہ کتنی ہی دولت و شمت ہو کتنی ہی مال اولاد کی کثرت ہو مگر اس کے دل میں ہرگز ہرگز کوئی خوشی پیدا نہیں ہوتی اس کو وہ سب چیزیں جاسکی نہایت پیاری تھیں اور جن کو اس نے نہایت جانفشانی اور محنت سے مہیا کیا تھا۔ بری معلوم ہوتی ہیں اور کوئی سکھ یا خوشی اسکو نہیں پہنچا سکیں۔ پھر تو وہ کیا چاہتا ہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ میرے جسم کے بیماری دور ہو جائے خواہ اس کی پیاری چیز کوئی لے۔ مگر اسے بھلا چنگا کر دے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ باوجود گنج دولتوں کے اور باوجود تمام دنیا دار رشتہ داروں اور نوکر و دلچاکروں کے وہ نہایت عاجز ہوتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا درد اور دکھ مانتے پھر تباہ و کد کیا یہ ساماں اس کو خوش و خرم رکھ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ لطف زندگی صحت پر ہی منحصر ہے۔ اور یہی حقیقی اور سچی خوشحالی ہے۔ میں کو نصیب ہو۔ تو جب یہ حال ہے کہ اس دنیا کی تمام لذات کا اسی صحت پر دار و مدار ہے تو کیا ہمیں ہی چاہیے کہ ہم اس سے یہ مخیر اور غافل ہوں اور اس کے حصول میں کوشش اور سعی کو کام میں نہ لائیں۔ بلکہ ہمکو مناسب اور واجب ہے کہ ہم ہر وقت اپنے سونے بیٹھنے کھانے پینے چلنے پھرنے میں اس بات کا خیال رکھیں اور کوشش کریں کہ ہماری تندرستی بحال رہے قواعد حفظ صحت کی، علمی یا اپردہا ہی سے ہم روزمرہ اکثر ایسے افعال گذرتے ہیں جن سے کوئی نہ کوئی بیماری ہمارے بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ جسم خراب ہو کر جان سے ناٹھ دھوئے پڑتے ہیں۔ بہت سی بیماریاں ہم خود مول ہوتے ہیں اور پھر بیمار ہو کر بجائے اپنے افعال پر نادم ہونے اور علاج کرانے کے اسکو بدستوری اور تفریح کر کے

حوالے کرتے ہیں۔ ہماری غرض اس سے یہ نہیں کہ تقدیر کی فتنہ کوئی چیز نہیں یا بیمار مدد گشت نہیں ہوتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ بدعتی ہماری کفایت اور عدم کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جبکہ قدرت نے ہمارے علم دیا ہے اور عقل غایت فرمائی ہے اور پھر مرد پران وہ تمام اسباب جس میں ہمارے لئے دنیا قسم کے فائدہ مرکوز رکھے ہیں ہمتیا فرمائے ہیں تو ہماری کس قدر نادانی ہے کہ ہم ان کا استعمال نہ کریں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی عمر خوشی سے بسر کرنے اور یہی راستہ کا سامان ہم پہنچانے کے لئے سخت محنت اور کوشش کریں مہرہ و خیالات اور عادات کو خیر باد کہہ کر دم چھڑ دیں۔ اور پھر جس حالت میں کہ یہ رسالہ آپ کو صرف ایک روپیہ میں سال بھر کے لئے ایک رفیق شفیق کا کام دیتا ہے اور وہ فوق بھی کیسا حکیم حاذق کا خطاب لئے ہوئے آپ کی خدمت کرتے اور آپ کو خوش و حرم رکھنے کے لئے ہر دم آپ کے کہہ کر کھڑا ہوا اور آپ اس سے فائدہ نہ اٹھا دیں اور پھر یہی بدعتی کو روکیں۔ دیکھو اور اپنے اس خیر خواہ حکیم حاذق کی آواز پر کان دھو کہ یہ آپ کو کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ صاحبِ وصحت و تندرستی بحال رکھنے اور یہی خوشحالی حاصل کرنے کے واسطے روزمرہ کی چند ضروریات میں اعتدال قائم رکھنا آپ کے لئے نہایت واجبات سے ہے اور فی الحال میں معتقد آپ سے عرض کرتا ہوں اور مونی باتوں سے آپ کو سوجھاتا ہوں۔ اگر میری اقتباس پر آپ نے غور کی اور صرف غور ہی نہیں بلکہ عمل و آراء بھی اختیار کیا تو میں کچھ لکھا۔ کہ آپ اپنی صحت کی اور میری سروصفات کی قدر کرتے ہیں پھر میں دل کھول کر مفصل حالات سے آپ کو ہر وقت آگاہ کرتا رہوں گا۔ اور ہر ایک موسمی تغیر اور دیگر مضر صحت سے بچانے کے لئے آپ کو ایک سچے غمگسار اور شفیق کا کام دوں گا۔ وہ ہر خدا را صحت کے لئے سب سے اول اور سب سے زیادہ پاک اور صاف ہو انکی ضرورت ہے۔ چند ایک منٹ کیلئے بھی اگر ہوا خراب ہو جائے یا ہلکے فطنی میسر نہ ہو تو ہم سب کے سب دم گھٹکر مر جائیں۔ کئی بیماریاں دہانی اور تھکاک ہیں جو صرف ہوا کے تغیر سے ہمارے جسموں میں پیدا ہوتی اور بڑھتی ہیں جسکا بیان میں آئندہ کے لئے ملتوی رکھتا ہوں۔ (۲۰) ہوا کے بعد دوسرا غمگسار پانی کا ہے۔ اگر ہوا کی طرح چند ایک یوم کیلئے یہ بھی میسر نہ ہو یا خراب ہو۔ تو ہم کو طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو عالم جاوہانی کا رستہ ہی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اور پانی سے مراد صرف پانی ہی نہیں بلکہ ہر ایک قسم کی پینے کی چیز اسی کے ماتحت آجاتی ہے۔ جسکا مفصل ذکر ہمیشہ آپ کے گوش گذار کرتا رہوں گا۔ غرض پانی رنگ بزمہ قوام وغیرہ اوصاف میں نہایت صاف عمدہ نفیس ہونا چاہیئے۔ (۲۱) حرکات خوب پکی ہوئی اور مصفا ہوئی چاہیئے اور تیز ہند خاطر ہو ہر ایک پھل وغیرہ بھی خوب پختہ اور صحت و سالم ہوں اور ہر ایک قسم کی غلاظت سے پاک ہو۔ جھوک کے بغیر نہ کھانا چاہیئے۔ اور نہ ہی حاجت سے زیادہ کھانا چاہیئے۔ یہ کہہ دینی ثبات جو اعتدال کے ساتھ کھانے سے آپ کو تقویت اور صحت بخشنی ہیں بلا ضرورت یا زیادہ کھاجانے سے نہ ہر کام کرتی ہیں۔ کوئی تغیر کر دینی۔ کوئی اسہال۔ تھیش۔ پیچھنی وغیرہ میں مبتلا کر دینی غرض کہ طرح طرح اور قسم قسم کی بیماریوں کا آپ کو سامنا کرنا پڑے گا۔ (۲۲) پوشاک بھی ہمیشہ پاک و صاف موسمی

کے موافق ہونی چاہیئے سردی میں گرم ادگری میں سرد تاکہ سردی اور گرمی سے ہمارے جسم کی حفاظت کر سکے۔ خواہ کھد کا ہی کپڑا کیوں نہ ہو مگر صاف ہونا لازمی ہے اگر آپ فلا لیں یا ملم کا کپڑا بھی صاف نہ رکھو گئے۔ تو آپ حفظِ صحت کے پاک اصول سے دور جا بیٹھے (۵) رہائش کا مکان بھی صاف اور سہرا ہونا چاہیئے۔ ہیکو بہت سا وقت اپنے مکانوں میں رہنا ہوتا ہے۔ اسلئے صحتِ الوترح الکوعدہ طور پر صاف اور غلاظت سے پاک رکھنا ضروری ہے۔ تعلق کرنا یا صرف پوچھ دینا یا کافدات کا مطالعہ دنیا صفائی رکھنے ہوئی آمدورفت کیلئے انتظام رکھنا ضروری ہے نیز روشنی بھی کھیلے طور پر مکان میں آسکے۔ (۶) نیند اور سکون بھی نہایت ضروری چیز ہے اگر ہم متواتر کام کرتے رہیں اور آرام نہ کریں نہ سوئیں نہ بیٹھیں تو ایک دو یوم میں ہی معلوم ہو جائے کہ ہمارے تمام قولے کام سے کیسے عاری ہو گئے ہیں۔ اور دوسرے دن کام کو بھی نہیں چاہتا۔ ہینک سونہیں اسی طرح زیادہ سونے سے طرح طرح کے رنج ہمارے واسطیگر ہو جاتے ہیں ہینک چاہیئے کہ قواعد حفظِ صحت کے مطابق نیند کو رکھیں اور بیماریوں سے محفوظ رہیں۔ (۷) حرکت اور بنا صحت بھی ضروریات سے ہے اپنے قولے کو طاقت دینے اور اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو غیر سہمی اعضا کی طاقت بحال رکھتے اور بڑھانے کے لئے ورزش از ضروری ہے۔ وہ لوگ جو ورزش نہیں کرتے اپنا کہا نا تک ہضم نہیں ہوتا قولے کام نہیں کرتے جسم کا بل اور سست ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اٹھنے کی طاقت بھی نہیں رہتی اور زندہ دگر کے مصداق ہو جاتے ہیں ورزش ضرور کرنی چاہیئے۔ لیکن متدل اور باقاعدہ ہو کیونکہ بے قاعدہ اور بے طاقت مشروط ورزش نہ کرنے سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے غرضیکہ ہر ایک کام ایک حد تک مفید ہو سکتا ہے افراط و تفریط ہر حالتیں ضرر ہے۔ (۸) اسلئے حکیم احمد الدین جانیٹ ایڈیٹر از شاہدہ لاہور۔

یونانی طریق علاج :- یونانی طبابت میں ایک نہایت عمدہ اصول قرار دیا جا چکا ہے کہ وہ تمام امور کو جو بدن انسان کے متعلق ہوں ہر ایک کی ایک علیحدہ تقسیم کرتے ہیں اور پھر تقسیم و تقسیم کر کے اس پر مفصل بحث کی جاتی ہے۔ مثلاً عرض کیا جاتا ہے کہ تمام طب کو چار اقسام پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اول بدن انسان کی حالت ہے اور اس کے حالات کون کون سے ہوتے ہیں آیا وہ بحالتِ تندرستی ہے یا بحالتِ مرض ہے۔ اور مرض اور تندرستی کیا شے ہے۔ اس پر مفصل بحث کی جاتی ہے۔ اسکے بعد جن اجزاء سے انسان کا بدن ترکیب پاتا ہے۔ اس کی بحث کی جاتی ہے۔ کیونکہ جب تک کسی شے کے اجزاء کوئی معلوم نہ ہوں انہی حقیقتِ ذہن میں نہیں آسکتی۔ اسلئے ان اجزاء کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے پھر وہ اشیا ذکر کی جاتی ہیں جن سے صحت قائم رہ سکتی ہو۔ اور اگر وہ صحت ناقص ہو جائے بازو بل ہو جائے۔ تو اسکے پھر اعادہ کرنے کی ہذرہ علاج کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب صحت کا

صحت کا چلا جانا دو قسم پر ہوتا ہے۔ یا تو کسی خاص عضو کی صحت جاتی رہتی ہے یا کم و بیش سارے بدن کی صحت ناکھ یا زائیل ہو جاتی ہے۔ اس حصے کو بیان امراض اور ان کے علاج سے نامزد کیا جاتا ہے۔ ہر ضرورت اس بات کی ہے کہ جو مرض خاص اعضا کی امراض ہوں ان کو پہلے بیان کیا جائے اور ان پر مفصل بحث کی جائے اور اپنے خیال کے مطابق دیگر نئی یونانی اور ہندی کے ساتھ مقابلہ کے بتلادیا جائے کہ ان سب میں سے کون سا علاج صحیح ہے اور تشخیص کامل ہر ایک مرض کی بتلادینی جائے تاکہ عام اشخاص بھی جو اردو پڑھ سکتے ہیں تشخیص مرض میں ناکام نہ رہیں اور یہ امر غلط ہے۔ کہ جب تک تشخیص مرض نہ ہو دے اور مرض کو معین نہ کر لیا جائے اس وقت تک علاج کرنا حاصل ہوتا ہے۔ زیادہ کوشش اس حصے میں ہو کر ان دونوں امتحان کی طرف رہیگی یعنی تشخیص مرض اور اسکا مفید علاج واضح رہے کہ یونانی میں تمام بدن سے لیکر نیرنات تک اور پھر نیرنات سے لیکر پاؤں تک۔ اور تشخیص امراض کے لئے اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ ان کے تابع عوارضات ہوں انکو اچھی طرح سے ملاحظہ کیا جاوے کہ انکو ان علامات یا نشانات کے ذریعے سے پہنے اس مرض کا تعاقب کرنا ہے۔ جو ہمارے حواس خمسہ کے احاطہ سے باہر ہے۔ اور نہ یہ فکر اور اسدلال کے پہننے وہاں تک پہننے اصل مرض تک پہنچتا ہے۔ اور پھر اسکے اسباب کو جس وجہ سے کہ یہ مرض پیدا ہوتی ہے مفصل طریقہ پر جاننا ہوتا ہے اسکے بعد اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس مرض کا اذرا کیا جائے واضح رہے کہ یونانیوں نے اپنے خیال کے مطابق امراض کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے ایک تو مزاج کی خرابی اور دوسرا مرض ترکیب یعنی عضو کی نسبت جو تندرستی کے اندر ہے وہ بگڑ جائے۔ تیسرا جو انفصال عضو کا ایک دوسرے عضو سے ہے اس میں تغیر و ارتق ہو جائے۔ اور یہ یاد رکھو کہ جب کبھی کوئی مرض پیدا ہوگا تو جب تک اس عضو کا کام تبدیل نہ جائے یا ناقص یا بالکل جاتا نہ رہے اس وقت تک مرض نہیں کہلاتی۔ زیادہ تر ہم کو مرض کی تشخیص کے لئے افعال عضو کا دیکھنا لازمی ہوتا ہے تاکہ اس سے معلوم کیا جاوے کہ کون سے عضو کا کون سا فعل ناقص یا خراب یا تبدیل ہو گیا ہے جس سے کہ مرض کا وجود پایا گیا ہے۔ علامات کا لفظ تین چیزوں کو شامل ہے ایک تو افعال کی خرابی دوسرے اسباب۔ تیسرے جو عوارضات اس مرض سے پیدا ہوں گے۔ سب سے پہلے ہم کو امراض سر کی بحث کرنی مطلوب ہے۔ امراض سر میں سے اول مرض یونانی اپنی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں۔ دوسرے۔ جسکو عربی صُلاح کہتے ہیں اور صدر الکلی نے تصنیف کی گئی ہے کہ ایسا درد جو سر کے اعضا میں پایا جائے اور سر کے اعضا سے مراد بھیجا اور عشار جو چھبے کے اوپر اور تھچے میں اور وہ غشا اور سر کی ہڈیوں کے اوپر ہے مراد ہے۔ ۴

کسی عضو سے اس کے علامات کے آئینہ لکھیں گے۔

۴۰۰ اور دوسرا عام ہوتا ہے۔ یہ کہ کسی خاص عضو کی صحت جاتی رہتی ہے یا کم و بیش سارے بدن کی صحت ناکھ یا زائیل ہو جاتی ہے۔ اس حصے کو بیان امراض اور ان کے علاج سے نامزد کیا جاتا ہے۔ ہر ضرورت اس بات کی ہے کہ جو مرض خاص اعضا کی امراض ہوں ان کو پہلے بیان کیا جائے اور ان پر مفصل بحث کی جائے اور اپنے خیال کے مطابق دیگر نئی یونانی اور ہندی کے ساتھ مقابلہ کے بتلادیا جائے کہ ان سب میں سے کون سا علاج صحیح ہے اور تشخیص کامل ہر ایک مرض کی بتلادینی جائے تاکہ عام اشخاص بھی جو اردو پڑھ سکتے ہیں تشخیص مرض میں ناکام نہ رہیں اور یہ امر غلط ہے۔ کہ جب تک تشخیص مرض نہ ہو دے اور مرض کو معین نہ کر لیا جائے اس وقت تک علاج کرنا حاصل ہوتا ہے۔ زیادہ کوشش اس حصے میں ہو کر ان دونوں امتحان کی طرف رہیگی یعنی تشخیص مرض اور اسکا مفید علاج واضح رہے کہ یونانی میں تمام بدن سے لیکر نیرنات تک اور پھر نیرنات سے لیکر پاؤں تک۔ اور تشخیص امراض کے لئے اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ ان کے تابع عوارضات ہوں انکو اچھی طرح سے ملاحظہ کیا جاوے کہ انکو ان علامات یا نشانات کے ذریعے سے پہنے اس مرض کا تعاقب کرنا ہے۔ جو ہمارے حواس خمسہ کے احاطہ سے باہر ہے۔ اور نہ یہ فکر اور اسدلال کے پہننے وہاں تک پہننے اصل مرض تک پہنچتا ہے۔ اور پھر اسکے اسباب کو جس وجہ سے کہ یہ مرض پیدا ہوتی ہے مفصل طریقہ پر جاننا ہوتا ہے اسکے بعد اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس مرض کا اذرا کیا جائے واضح رہے کہ یونانیوں نے اپنے خیال کے مطابق امراض کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے ایک تو مزاج کی خرابی اور دوسرا مرض ترکیب یعنی عضو کی نسبت جو تندرستی کے اندر ہے وہ بگڑ جائے۔ تیسرا جو انفصال عضو کا ایک دوسرے عضو سے ہے اس میں تغیر و ارتق ہو جائے۔ اور یہ یاد رکھو کہ جب کبھی کوئی مرض پیدا ہوگا تو جب تک اس عضو کا کام تبدیل نہ جائے یا ناقص یا بالکل جاتا نہ رہے اس وقت تک مرض نہیں کہلاتی۔ زیادہ تر ہم کو مرض کی تشخیص کے لئے افعال عضو کا دیکھنا لازمی ہوتا ہے تاکہ اس سے معلوم کیا جاوے کہ کون سے عضو کا کون سا فعل ناقص یا خراب یا تبدیل ہو گیا ہے جس سے کہ مرض کا وجود پایا گیا ہے۔ علامات کا لفظ تین چیزوں کو شامل ہے ایک تو افعال کی خرابی دوسرے اسباب۔ تیسرے جو عوارضات اس مرض سے پیدا ہوں گے۔ سب سے پہلے ہم کو امراض سر کی بحث کرنی مطلوب ہے۔ امراض سر میں سے اول مرض یونانی اپنی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں۔ دوسرے۔ جسکو عربی صُلاح کہتے ہیں اور صدر الکلی نے تصنیف کی گئی ہے کہ ایسا درد جو سر کے اعضا میں پایا جائے اور سر کے اعضا سے مراد بھیجا اور عشار جو چھبے کے اوپر اور تھچے میں اور وہ غشا اور سر کی ہڈیوں کے اوپر ہے مراد ہے۔ ۴

چند مائے بال بڑھانے میں جلدی اڑ جائے جس اور زکام کم لگتا ہے اور بات کو دیر سے کہتا ہے مگر جب سمجھ لے تو جلدی نہیں بھولتا اور مرکب انرضہ کے علامات اس طرح معلوم ہو سکتے ہیں کہ دونوں قسم کے علامات ملائے جاویں مثلاً گرم و خشک و داغ والا اپنے تمام حواس میں زہین ہوگا۔ اسکے بدن سے فضول کٹ نکلیں گے (آمنو۔ سینڈھ۔ کان کا میل۔ بھوک اور پیاس) اسکی نیند بہت ہی بھلی۔ اس کے سر کے بال سیاہ گھونگھریلے اور نیت ہو گئے کیونکہ ان کے بننے کا مادہ ایسے شخص کے بدن میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے سر کے چاند سے بال جلدی گر جائیں گے۔ اور اس کے بدن کو اگر چھوا جاوے تو گرم و خشک ہوگا۔ اور گرم و تر و داغ والے کے علامات یہ ہیں۔ اس کا رنگ چمکیلا اور خوبصورت چمکتا ہوگا۔ اسکی آنکھ کی گیس کھل نمودار ہوگی اور اچھی موٹی۔ اس کی ناک کا فضلہ اچھا پختہ بند گا۔ ایسا شخص حرام کرنے۔ جنونی ہوا کے پھنے سے جھکا اٹھاتا ہے و نامی امراض میں اکثر مبتلا ہو جاتا ہے۔

حساس اس کے اپنے کاموں میں تیز نہیں ہوتے اور لمبے آدمی کو بریشان حواس بہت ستاتی ہیں کیونکہ اس کے دماغیں بہت بھاری جمع رہتے ہیں۔ جس کا دماغ سرد اور خشک ہو اس کے حواس بالکل ناقص اور نکمے۔ بال بہت باریک زردی نائل اس کے بال بہت ہی جلدی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایسا شخص جلدی بڑھا ہو جاتا ہے اور اس کے سر پر بال بہت آہستہ بڑھتے ہیں اور جس کا دماغ سرد تر ہو۔ اس کو نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ اور وہ کم فہم ہو جاتا ہے۔ اس کے حواس ٹھکے ماندے رہتے ہیں۔ بہت سست رہتا ہے۔ ناک سے اسکے فضلہ بہت نکلتا ہے۔ اکثر اور جلد نزلوں اور زکام کی بیماری میں پھنستا رہتا ہے اور اسکی وہ یہ ہے۔ اگر ایسے شخص کی رطوبت اور بردوت کے باعث اسکی روح غلیظ اور ثقل اور سنگین ہو کر متحرک ہو جاتی ہے۔ اور اندر زیادہ رہتی ہے تحلیل نہیں ہونے پاتی یہ میں علامات مفرد اور مرکب۔ سادہ مزاج کے ۴ مادہ امراض و اخلاط کے علامات یہ ہیں۔ صفر کے علامات۔ سر کی قدر بھاری ہو۔ کیونکہ صفر اتاری ہونے کے باعث خفیف الوزن ہے اور وہ طبعی خاصیت کے باعث اور کیفیت نائل رہتا ہے اس لئے اعصاب پر بوجھ نہیں ٹوٹتا۔ علاوہ میں پختہ خون اور بننے کے بدن میں۔ صفر اوای مادہ کم ہے۔ سر میں سولوں کی سی چپک لگتی رہتی ہے اور شعلہ آگھستے رہتے ہیں۔ جلن بہت معلوم ہوتی ہے اور بعض بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یہ تمام عوارض گرمی اور خشکی کے باعث ظہور پذیر ہوتے ہیں و بعض کا چہرہ آنکھیں اور جو مواد اس کے بدن سے نکلتے ہیں۔ سب زرد ہوتے ہیں۔ سینڈھ ہوا لگے کا بنم۔ بلکہ بول برا رنگ زشت زرد ہو جاتی ہے کیونکہ صفر جب بدن میں بڑھ جاتا ہے تو ایسے نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور منہ کا مزہ صند آتخ ہوگا۔ کیونکہ صفر مایع اور رنگ لگاتا ہے۔ اور گرم ہے۔ جس کے دماغ میں خون

کا غلبہ ہو۔ اسکا سر بہ نسبت صفراوی مزاج کے زیادہ بوجھل ہوگا۔ کیونکہ خون صفرا سے زیادہ
 بھاری ہے۔ اول تو اسلئے کہ وہ زیادہ تر رطوبت رکھتا ہے۔ دوم اور اخلاط کی بہ نسبت
 خون بدن میں زیادہ ہے۔ سر کی رگیں خصوصاً مشرقین خون میں زیادہ تر پستی ہیں اور سر کی
 رگیں پھولی ہوئی نظر آئیں گی سہ کی رنگت اور آنکھوں کی سرخ اور رگیں پھولی ہوئی ہونگی۔
 نیند نہ جد سے زیادہ اور نہ کم نہ بھاری نہ ہلکی کیونکہ حرارت نیند کو زیادہ اور بھاری نہیں ہونے
 دیتی۔ بلغمی مزاج کو نیند کا غلبہ اور سر بہ نسبت بھاری۔ سر بوجھل تو اسلئے ہوگا۔ کہ خون بھی اگرچہ
 بھاری ہے۔ مگر اس میں حرارت خلط کو بوجھل نہیں ہونے دیتی اور سردی بلغم کی بلغم کو بوجھل
 بنا دیتی ہے اور بلغم خود بھی بوجھل ہے۔ اور نیند اس لئے بلغم میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ کہ
 سردی اور رطوبت روح کی خلط کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اندر سے باہر کی طرف
 نہیں جاسکتا کہ بیداری رہے۔ مریض بلغم کی زیادتی میں ڈھیلا رہتا ہے۔ مرض کے آیام
 لیے ہو جاتے ہیں اور مرض پرانا ہو جاتا ہے کیونکہ مرض کا مادہ بلغم جلد تحلیل ہونے میں نہیں
 آتا۔ سوداوی خلط میں بلغم کی نسبت سے سر زیادہ بوجھل نہیں ہوتا۔ اول تو اسلئے
 کہ سوداوی خلط بدن میں کم ہے دوم اور یہ وجہ پہلی وجہ سے بھی عمدہ ہے کہ سرد اور خلط
 اعصاب کو ڈھیلا کر دیتی ہے۔ اعصاب اس قابل نہیں رہتے کہ اعضا کو اکٹھا کر
 رکھیں۔ سوداوی خلط میں مریض کو فاسد فکریں لگی رہتی ہیں۔ اور قسم قسم کے فتنوں فائدہ
 اور توہمات مریض کو اکٹھے رہتے ہیں۔ مریض کے منہ اور آنکھ کی رنگت سیاہی مائل ہوتی
 ہے۔ تمام وہ فضیلت جو ایسے مریض کے بدن سے نکلتے ہیں اکثر سیاہی مائل ہوتے ہیں اور یہ
 تمام باتیں اسلئے لاحق ہوتی ہیں کہ سوداوی خلط روح کو گھبرا دیتی اور روح کو وحشت دیتی ہے
 اسلئے ارواح اور قوائے اور حواس میں وحشت نمایاں رہتی ہے یہ علامات جو سوداوی مزاج
 سافج اور مادی کے باعث عارضی طور پر لاحق ہو کر رہتی ہیں اور ان امراض میں لاحق ہو جاتی
 ہیں جن کا تذکرہ اس بحث کے ختم کے بعد کریں گے۔ یاد رہے۔ یہ میلانیں کسے وقت جو
 خلط اور مزاج انسان کا ہوتا ہے اس کا بیان ہم کلیات میں بتا چکے ہیں جہاں ہم نے جلی
 حالات کا تذکرہ کیا ہے۔ سر کے زیادہ مثلاً ان سے گردن موئی ہو جاتی ہے۔ اول تو اس
 لئے کہ جب استر اس پر چلتا ہے تو اس وقت استر سے اس کی تحریک سے اس طرف مادی کی تحریک
 ہوتی ہے اور دماغ کی پرورش کا حصہ زیادہ تر آتا ہے اور دوم یہ ہے کہ جب بال کاٹ دیئے
 گئے تو ان کی پرورش کا حصہ دماغ کی پرورش میں کام آتا ہے۔ یہ تذکرہ بھی دماغ کے حالت
 کیجئے میں کار آمد ہو سکتا ہے اسلئے مصنف نے اسکا ذکر کر دیا نہ لکھا دالے لئے لکھے اور
 کوئے اور حشر کو پیدا کرنے والی گلیٹوں سے بھی دماغی حالت پر استدلال کیا ہے۔ اور
 کہا ہے کہ گلے کا مضبوط اور موٹا ہونا دماغ کی قوت پر دلالت کرتا ہے اور کہا ہے کہ گلے کا

مقبوض اور مٹنا ہونا دماغ کی قوت پر دلالت کرتا ہے گردن (گھٹے) کا چھوٹا اور باریک ہونا
 دماغ کے ضعف کا نشان ہے اور جس کو گھٹے میں درم اور سوجن بہت عارض ہو کر رہے۔
 دماغ میں گھٹے پر جانا اس کی قوت یا ضمہ دماغیہ کمزور ہوتی ہے اس لئے دماغی فضلہ گھٹے کو لئے اور
 گھٹے میں زیادہ گرتے ہیں اور ان کو پھلکا دیتے ہیں۔ جب ہتھنے کلی اور عام علامات کا
 تذکرہ کر دیا (تو اب ہم امراض اور اعراض جزیرہ کا تذکرہ کرتے ہیں) اور قبل اس کے کہ ہم بیان کریں۔
 افضل الاطباء جالیئینوس کی وہ تقسیم بیان کرے ہیں۔ جس کا ترجمہ محمد بن زکریا رازی نے عربی
 میں کیا۔ جالیئینوس کہتا ہے۔ دماغی امراض پانچ قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ اول وہ امراض جن کا
 باعث یہ ہے کہ دماغ میں درم بڑھاوے اور اس کے اجزاء میں جو طبعی طور پر جوڑے جاتا رہے
 دماغی پردوں میں یہ واقع ہو یا نتیجے میں۔ جیسے سرسام صفراوی سرسام بلغمی۔ تندرا۔ جس میں
 نیند اور بے خوابی ملی رہتی ہے۔ دوسرے وہ امراض جن میں اختلاط روئے اور بخارات فاسدہ سر
 میں جمع ہو جاویں مایوخیلیا۔ اور لڑ پڑے کا جنون اور آوارہ گردی کا جنون۔ بھولنا۔ کم عقلی اور
 بہت سوئے رہنا۔ تیسری قسم کی وہ بیماریاں جو اختلاط روئے کے دماغ کے خولوں میں جمع
 ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے کا پوس (جس میں سوا ہوا آدمی ایسے مدموم کو کہتے ہیں کہ کسی نے دبا لیا
 مرگے) اور سکتہ جس میں رلیض دماغی سکتہ کے باعث باطل بیہوش ہو جاتا ہے۔ چوتھے قسم
 کی وہ بیماریاں جو اعصاب حس و حرکت میں رطوبات فضلہ کے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہیں
 جیسے اعضا کا پھڑکنا۔ لغو۔ اعضا کا سن ہو جانا۔ اعضا کا کا پھڑکا۔ اعضا کا بیکار ہو جانا۔
 اعضا کا کچھ جانا۔ گردن کا ایک حالت میں رہ جانا۔ پانچویں قسم کی وہ بیماریاں جن میں سر
 درو لاحق ہو جاتا ہے۔ جس کا باعث۔ افت۔ سوجن۔ ساقج اور بادی اور تفرق القوال
 وغیرہ ہے۔ ضعف نے پانچویں قسم سرور سے امراض کو شروع کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ
 صداع۔ اعضا اس کے درد کو کہتے ہیں۔ قانون کے شارح نے کہا ہے۔ درد کا لفظ عام ہے
 اعضا اس کے لفظ نے اسکی تفسیر کر دی ہے۔ اس پر لوگوں نے اعتراضات کیے ہیں۔
 اول یہ کہ صداع کس کو کہتے ہیں اگر اس چیز کا نام ہے۔ جس کے باعث درد پیدا ہو تو اس پر
 صداع کا بولنا درست نہیں کیونکہ درد اس کا لازم ہوگا۔ نہ خود وہ مرض اور اگر صداع اس درد
 ہی کو کہتے ہیں جو خاص سر میں ہو کرتا ہے۔ تو وہ درد میں نہیں بلکہ درد ایک عارضہ کے باعث
 پیدا ہو جانے والی چیز ہے۔ پس اس وقت صداع کا ذکر کرنا تو ہوا جاتا ہے کیونکہ یہاں امراض
 کا تذکرہ ہے۔ اور یہ عرض ہے کہ امراض اس کا بیان کیا جاوے تو کائنات کے اسباب عارض
 علاج معلوم ہوں۔ دوسرا اعتراض یہ ہے۔ آگہ کے سنے وچ کے معنوں سے عام میں اسلئے
 شروع اس دکھ کو کہتے ہیں۔ جو چھوٹے والے اعصاب اور حس لاس سے ہی منظم ہوا اور العواس
 دکھ کا نام ہے۔ جو کسی درد کو قوت سے معلوم ہوا لاسہ ہوا شارسا ہوا یا ہوا اور ذائقہ حبیب الہ اور

وضع کے سنے میں یہ فرق ہوا تو مناسب تھا کہ جہاں اسکے کہ صداع کی تعریف میں الحار کا لفظ بولا جائے
 وضع کا بولا جائے۔ کیونکہ تعریفات میں وہی سنے لینے اچھے ہو کر تے میں جو کچھ خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں
 تیسرا اعتراض یہ ہے کہ صداع کے سنے میں کہنا چاہئے کہ صداع وہ درد ہے جو اعضا راس میں لاحق
 ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ اعضا راس سے سب کے کل اعضا مراد ہیں یا اس کے بعض اعضا اگر نشا
 یہ ہے کہ صداع جب کہتے ہیں جب کل سر کے اعضا میں درد ہو۔ اور اس وقت صداع نہیں
 کہتے ہیں جب بعض اعضا میں درد ہو تو یہ بالکل غلط ہے اور اگر نشا یہ ہے کہ بعض میں درد ہو جب
 صداع کہتے ہیں تو ان اعضا کا مصنف کو نام لینا ضرور تھا۔ مثلاً کہتا سر کے چوڑے میں درد ہو
 یا سر کے کسی پر دے میں یا ایسے کسی عضو کا نام لیتا۔ چونکہ اعتراض یہ ہے کہ بعض ایسی
 دریں ہیں جو سر کے زخم سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا سر کی ہڈی ٹوٹ جانے سے یا سر پر چوڑے گھٹنے
 سے جو دریں پیدا ہوں۔ ان کو صداع نہیں کہتے۔ حالانکہ درد میں بھی ایسی ہی ہوتی ہیں جو
 اعضا راس میں پیدا ہوتی ہیں۔ لکن ان اعتراضات کا جواب یہ ہے۔ پہلے اعتراض کا جواب
 یہ ہے کہ جو درد سر کو لاحق ہو جب اتنا بڑا جاوے کہ رخص کے افعال میں نقصان و سوان
 ہو جاوے تو اسے صداع کہتے ہیں گو درد سر اور امراض کے عوارض سے بھی ہو کر آتا ہے اور
 دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے۔ نہ کہ شیخ (ابو علی سینا) کے نزدیک۔ وضع کا لفظ الم سے قائم
 اور الم خاص ہے۔ تیسرے اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ شیخ کا غضا یہ ہے کہ صداع اس درد
 کو کہتے ہیں جو اعضا راس میں پایا جاوے یہ غرض نہیں کہ کل اعضا میں درد ہو یا بعض اعضا
 میں۔ چونکہ تخصیص کرنا شیخ کا نشا نہیں تھا۔ اس لئے اس نے کل کا لفظ بولا اور بعض
 اعضا کی تخصیص کر۔ چونکہ اعتراض کا جواب یہ ہے کہ شیخ کا غضا یہ ہے کہ صداع اس درد
 کو کہتے ہیں جو اعضا راس کے ساتھ خاص ہوا اور زخم کا ہونا۔ ہڈی کا ٹوٹ جانا اور چوڑے کا گھٹنا۔
 ایسی چیزیں ہیں۔ جن کو سر کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اور ہر ایک درد کے باعث
 سر مزاج ہوگا۔ سانچ یا مادی یا اعضا میں تفرق افعال یا سر مزاج سفر مادی اور تفرق
 افعال دونوں نکر جیتے اس درد میں جو اور ام کے باعث ہوتا ہے۔ شیخ نے فرمایا ہے۔
 مرض کے اسباب دو قسم ہو کر لے ہیں ایک تو مزاج کا وقت متغیر ہو جانا اور دوسری قسم تفرق
 افعال۔ سر مزاج کے یہ معنی ہیں کہ سر کے اعضا کا قدرتی اور طبعی طور پر ایک مزاج تھا۔ گرم
 سرد۔ تر خشک پھر ایسے اسباب پیش آ گئے کہ ان اعضا کی حالت اپنی اصلی حالت سے بدل
 گئی۔ مثلاً وہ اعضا اپنی اصلی حالت سے زیادہ گرم ہو گئے یا اپنی حالت سے زیادہ سرد ہو گئے
 یا زیادہ تر ہو گئے یا زیادہ خشک ہو گئے اور اعضا راس نے جب اس میں گرمی۔ سردی۔
 تری اور خشکی کو زیادہ ہو گئی تھی۔ معلوم کیا تو اسی معلوم کرنے کا اور دوسرا نام ہے پھر شیخ نے کہا
 ہے کہ اگر جو سر مزاج مختلف درد سر کا باعث ہے۔ مگر بہت سببوں پر ایک سر مزاج مختلف درد

اشہار

اسلام کی حقیت

قرآن کریم کے

معانی اور

اس کی تعلیمات

آحضرت سے

الہ علیہ وسلم

کی سنت کے

ذکر و ستائش

اور ان حضرات

کے پیروں کے

اعزازات

کے ثنائی جواب

دیکھنا چاہئے

ریلوں

ریلیجنز

قادیان

(ضلع گوردوارہ)

شکار پور

انگریزی اور

اردو میں ہمارے

شیخی پتہ

اور صدقہ

یورپ اور

اور جاپان

کی خلافت

بھائی بھائی

حقیت

سالانہ اور

رسالہ اور

انگریزی کے

مرد و

نور کے

اور

انگریزی

م

استفسار مع جواب { سن :- پیٹ میں جو کچھ ہے وہ جیسے ہی مثلاً دو واہ مایہ
 لئے بھی کسیے کا حکم رکھتا ہو۔ حج :- اکل آف میل کرن درویشانی میں دھن انجس
 کے نام سے منکر ہے) کے میں قطرے علی الصباح نہار نہ بلا دینے چاہئیں۔ ہفتہ عشرہ کی
 بعد ایک دفعہ کٹر اکل پلا کر حکم کی صفائی کرو چاہیگی۔ تو نہایت فائدہ ہوگا۔ اگر ۴۰ روز
 تک متواتر پیس گئے آئندہ کرم پیدا نہ ہوں گے۔ سن :- سوکھی کھجلی سے سخت تکلیف
 ہے۔ کوئی عجیب دوائی اسکی تھوڑی فرماویں۔ حج :- کافور، ماشہ نیلا تھوڑا ماشہ رکھ
 تولہ۔ برگ خانولہ۔ سید تولہ۔ مردانگ۔ سفید تولہ۔ رالی تولہ۔ رسپور تولہ۔ روغن نہ
 مادہ کاؤخانہ ساز میں ملا کر مالش کریں۔ اور یہ عرق بنوا کر پیسین۔ محل بنفشہ۔ عناب۔ کشیز
 کا سنی نیم کوفہ ایک ایک پاؤ۔ عنب الثعلب۔ گلاؤ زبان آدھ آدھ پاؤ۔ شابرہ۔
 محل نیلوفر آدھ آدھ سیر۔ عرق سبز نکلو آئیں تولہ علی الصباح پائیں سن :-
 نامردی کے علاج کے لئے ڈاکٹری میں کول سی دوا میں استعمال ہوتی ہیں۔ حج :- جہا
 تک مجھے علم ہے اور میں نے ان انگریزی دواؤں کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے متعدد دفعہ اولی
 کو نہایت مفید اور محرب پایا ہے۔ اگر جہاں ساتھ ہو تو فاسفورس اور بلا ڈونا کی ایک
 گولی جبکا نسخہ یہ ہے :- فاسفورس ۱۰ گریں۔ اسٹریکٹ بلا ڈونا لیور ۱۰ گریں۔
 کی ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلیں اور سونے کے وقت ۲۰ گریں بروڈیاک پوٹاسیم
 مانی میں گھول کر پلاویں۔ روز کے بعد اسکی بجائے فاسفورس ۱۰ گریں وایسکا اور ڈا ایسا
 کی گولی جبکا نسخہ یہ ہے :- فاسفورس ۱۰ گریں۔ ایسکا ۱۰ گریں۔ اسٹریکٹ ۱۰ گریں۔
 مگرین کی ایک گولی ایک آئی پیون فل فاس فاس فوراکے ہر ایک غذا کے بعد کھلیں
 (فاس فاس فوراک ایک مرکب دوا ہے عام انگریزی دوا فروشوں میں ملتی ہے) اور سفوف
 یعنی روغن دار چینی اور یوکلپٹس اکل ساوی ملا کر کھلیں۔ اس سے مروی کی طاقت
 پھر از سر نو پیدا ہو جاتی ہے۔ سن :- پیٹ میں پانی پڑ گیا ہے جسکو حکیم استفسار نے کہتہ
 ہیں۔ اسکی کوئی عجیب دوائی ہو تو حکیم حازق میں درج کرتے تھوڑی فرماویں۔ حج :- پانچ
 جلیب ۱۰ ڈرام۔ پوڈر سلہ ۱۰ گریں پوڈر ڈی شین ۱۰ گریں۔ پوڈر جیوکر ۱۰ گریں۔ پوڈر
 ایک ڈی صبح ایک شام عرق سوفت عرق کا سنی عرق مکوہ کے ہمراہ کھلاویں یا یہ گولی
 بنا کر آدھ کے دودھ کے ہمراہ صبح و شام کھلاویں اور سولہ آدھ کے دودھ کے اور
 نہانہ دیں۔ جگیاں یہ ہیں گوگرد آدھ سا بارہ تربید پنج فلفل ۱۰ گریں۔ ہلیہ ۱۰ گریں۔
 ایک ایک ماشہ۔ جاگلوٹ ۱۰ ماشہ تھوڑے کے درمیں بقدر کھوڑ لیاں بناویں۔
 راہ شیر شتر کھلاویں۔

تید سیم پریس لاہور میں چھپ کر باہر تمام منبر شائع ہوا

رجسٹر ڈمبیل ایل ۱۵



وَاذَا كُورُضَتْ فَهَوِيَّتَيْنِ

حکیم حادق

عُلُومِ جَلِيلَةٍ کَامَا هُوَ زِي سِيَالَه

ترجمہ
ایک شہرہ مندر سرکاری کتاب
موزون فیضی میڈلین کا
ترجمہ علیہ اوراق پر آٹھ
صفیہ کی صورت میں حکیم حادق
کے ساتھیوں اشخاص کی شرکت
میں کیا جاتا ہے۔ جو حکیم حادق
کی مہارت و تجربہ ایک روایت
و ترجمہ روایت پیشگی اور کرتے
تھے۔ فقط

مضامین
طبی و شہابی تفسیریں
برامی بیاضیں
دلیل الامراض
مفصلہ صحت
بجلی کے شعلہ پند
سند مہامات
پاکت تک کی یاد آئیں
برامی مرض سے
طبی اعتبارات و مہامات

قیمت سالانہ ایک پیسہ مع محصول ڈاک پیشگی یا بذریعہ وی پی
ایڈیٹر حکیم محمد حسین پریس و پبلشر کارخانہ مریم عیسیٰ نو لکھنؤ لاہور

جلد ۱ باب ۱ ماہ اگست ۱۹۰۹ء نمبر ۱

۱۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ آجائے۔ اسکی بعد ایک یا دو دن تک ۲۔ اس میں بارہ دن دس قطرے دینے چاہئیں۔ اگر روزہ رکھ ۳۔ اس میں چھ یا ایک باقی ملا دیا جائے مگر چنے میں آسانی ۴۔ اس میں ایک یا دو قطرے دینے چاہئیں۔ اسکی بعد ایک یا دو دن تک	۱۔ اس شہرہ قبول سے خبر آئی ہے ۲۔ اس شہرہ قبول سے علاج کے لئے ۳۔ اس شہرہ قبول سے مرض دور ہو جاتا ۴۔ اس شہرہ قبول سے
--	---

التماس
امید ہے کہ یہ کتاب
اس مسئلے کو سفید
تو اس کی اور کو
نہاٹا رکھے گی
جہاں تک ممکن
تو اس کی اور کو
کتاب کا

ہماری بیاضیں

مرطب کے معمولات اور

طبع بید کی مجرب ادویہ

سرمد بنز معمول فقیر حکیم حسام الدین صاحب مدد سکھ گشت

جست گشت سرمد - توتیا سے مارونی - زہد البحر - فلفل سفید

فلفل دھن - مغز تخم بھرنی - سرمد سفید - یاسمین - سرمد

بنادیس - آنکھوں کی اکثر امراض اور ابتدائے موتیا بند کے

بے کثیر ہے۔ (یہ نسخہ ہمارے استاد صاحب کسی کو بھی نہیں بتاتے تھے۔) (ڈیڑ)

یا قوتی معمول - صندل سفید - گل شیخ - الاچی خورد - الاچی کلان - زنجبیل - مارمٹک

سازج ہندی - اقلقار الطیب - سبیا با - زعفران - آبلہ پروردہ - طباشیر - خشک - مینا

یا قوتی - بیدری - روچین بادام - بطریق معمول یا قوتی سازندہ خوراک یک ماشہ ہر روز

گشت قلعی - قلعی - زردچوبہ - ناکھوارہ - اول از سرگین زیر مغروش ساختہ ہر روز اجزاء

سا کوفہ قلعی در میان داشتہ سرگین سے وہ بالا دودہ بہر کہ دہند باز سرگین را در یک و نیم تولہ سیماب

آتش در سرکہ کھل کنند۔ مائیکہ ہر دو آمیزند۔ باز در دو سرگین بہر کہ دہند و ہر قدرے کہ

خواہد ہمیں طریق آتش دہند تا سیماب در ہر آتش زیادہ خواہد شد۔

سفوف جریان بر کرکس - ہمنین - ویدہک - الاچی کلان - جوگرد - گشت قلعی -

ہموزن نبات برابر ہمہ سفوف سازند۔ ماشہ ہر روز شیر گاؤ نہار بخورائند۔

حب سہل معمول و مرطب - مغز حب السلاطین - مغز بید انجیر - مار جیل -

تد - سبب گشت - ریوند چینی - ماشہ گولی بقدر مویٹیک حب۔

علاج الامراض :- لقوہ :- جبکہ اگر نری میں غمیشیل - پے رالے پس

پٹھوں کی بیماری ہے۔ اور عام مشہور ہے۔ اس بیماری کی ماہیت سمجھنے کے لئے پہلے اس قدر کھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اعصاب کی بیماریوں میں سے دو بڑی بیماریاں ہیں۔ ایک کا نام تشنج اور دوسری کا نام استرخاء ہے۔ تشنج کسی عضو کے اعصاب کچھ جالے کو کہتے ہیں۔ جس سے وہ عضو ٹیڑھا اور کج ہو جاتا ہے۔ اور استرخاء اعصاب کی سمست ہو جانے کو کہتے ہیں جس سے عضواؤں کی حس یا حرکت یا دونوں باطل ہو جاتی ہیں۔ سو یہ بیماری لینے لقوہ ان دونوں کی قسم میں سے ہے۔ لینے اس میں چہرہ کی ایک جانب کے یا شا دونوں دونوں جانب کے منٹے و پھیلان یا یا تو تشنج ہو جاتی اور یا استرخی ہو جاتی ہیں۔ اور چہرہ کی اصلی حالت اور ہیئت میں ایک فرق پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر مرض صرف ایک جانب میں ہو گیا کہ اکثر ہوتا ہے۔ تو اسکی علامات یہ ہیں (۱) بیمار جانب مندرست کی آنکھ بخوبی بند کر سکتا ہے۔ مگر ماؤف جانب کی آنکھ یا تو نیم وارہتی۔ اور یا بالکل کھلی رہتی ہے۔ اور پلکیں آپس میں مل نہیں سکتیں۔ اور یہ ایک بڑی علامت ہے جو ہر ایک قسم کے مریض میں پائی جاتی ہے۔ (۲) پیشانی اور ابرو اور لبیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ اور چہرہ ایک طرف کو کھینچا جاتا ہے۔ بیماری کی دونوں لبیں آپس میں کما حفظ نہیں مل سکتیں اسلئے مریض کسی چیز کو عمدہ طور پر چوسا نہیں سکتا۔ اور نہ زور سے پھونک مار سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو کہا جائے کہ طرف کو پھونک مار کر کچھ اوسے تو یہ سبب پھونک کی ایک جانب سے نکل جانے کے وہ کچھ نہیں سکتا۔ یعنی نہیں بچا سکتا۔ اور روت شقی کتاب پ ف ت م وغیرہ صبح ادا نہیں کر سکتا اور جانب ماؤف سے منہ کی رال بہتی رہتی ہے۔ جس کو روک نہیں سکتا بعض دفعہ کھانے کے وقت اس طرف سے غذا باہر نکل جاتی ہے۔ ہنسنے پھینکنے اور کھانے سے آثار صرف جانب مندرست کی طرف پائے جاتے ہیں۔ اور علیل جانب بالکل بے حرکت رہتی ہے۔ یہ علامت اس لقوہ کی ہیں جو ایک جانب میں ہو۔ لیکن وہ جو دونوں جانب میں ہو۔ اس میں چہرہ کی کبھی لینے ٹیڑھا نہیں ہوتا یاں یکوں کے باہم لینے میں فرق ضرور ہوتا ہے۔ اور نیز ناکل و تشرب و تکلم لینے کھانے پینے بولنے میں بھی ایک نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور چونکہ لقوہ دو قسم ہے۔ لینے تشنجی اور استرخانی اسلئے علیحدہ علیحدہ ان کے اسباب اور علامات فارقہ ہر قسم و سمایات لکھے جاتے ہیں قسم اول لقوہ تشنجی اس کے تین اسباب ہیں (۱) چہرہ کے غشیلہ غلیظ و طوبت و دانی سے ملتی اور بر ہو جاتے ہیں۔ اور یہ باعث موٹا ہو جانے کے عرض لینے چڑائی میں باقی

اور طول یعنی لمبائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمام اعضا کھینچ جاتے ہیں۔ (۲) یہ گردن کا عضلہ کسی باعث سے درم کرے اور چونکہ بعض بعض چہرہ کے عضلات اور اعصاب گردن سے نکلکرتے ہیں۔ ان میں ایک کچھاوٹ نمودار ہو جاسکے گی۔ اور اس قسم کا لقوہ لبوں میں واقع ہوتا ہے۔ ایسا ہی کان کے ارد گرد کی درم سے بھی لقوہ ہو سکتا ہے (۳) یہ کہ بہن ہیں بیہوش اور عقلی اس قدر بڑھ جائے کہ دماغ اور ستخاع اپنے حرام منہ کو خشک کر دے اور یہ سبب خشکی کے اعصاب اور عضلات میں تشنج واقع ہو۔ اور اس قدر عقل نہایت سخت بیماریوں اور تپ محرقہ کے بعد ظاہر ہو سکتی ہے۔ یا استرخاع کثیرہ کے بعد مثلاً الشہا و چپش ویرینہ و قصد کا بار بار کرانا اور کثرت سے خون کا نکل جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

استرخاعی لقوہ کے اسباب ذیل میں (۱) دماغ سے رطوبت رقیق اپنے پتلے اعصاب غصہ پر گرنی اور اپنی تیزی کی وجہ سے ان کو سخت اور نرم کر دیتی ہے۔ جس سے ان کی حرکت کمتر یا باطل ہو جاتی ہے۔ (۲) سردی کے اعصاب میں سرایت کرنے سے جو برونی طور پر سردی گئے۔ اب ان دونوں قسم کی علامات سنئے۔ (۱) لقوہ تشنجی میں ناؤف جانب کی جلد سخت اور اوپر کو کھینچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ پیشانی پر جو قدرتی طور سے چند دھاریاں اور خشک پائے جاتے ہیں وہ شق علیل میں نابود اور منقود ہو جاتے ہیں۔ اور وہی خشک سر یا گردن پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ برخلاف استرخاعی کے کہ اس میں منہ کا کوزہ نرم اور ڈھیلا اور ضعیف التحکمت ہو جاتا ہے۔ اور پیشانی و چہرہ کی جلد بجائے اوپر کو کھینچ جائے کہ نرم اور نیچے کی طرف نکک جاتی ہے۔ بلکہ اس کی جانب کھینچ کی ایک زیریں بھی نیچے کی طرف نکک جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اوپر کی ہلک اس سے سرایت نکلتی۔ (۲) تشنجی میں آنکھ خشک ہوتی اور استرخاعی میں ترکہ آنسو جاری ہوتے ہیں (۳) تشنجی میں حواس کند نہیں ہوتے بلکہ اپنی اصلی اور طبعی حالت پر ہوتے ہیں۔ برخلاف استرخاعی کے کہ اس میں حواس کند اور کندہ ہو جاتے ہیں خصوصاً حس ذائقہ میں بڑے فرق پڑ جاتا ہے (۴) تشنجی میں حرکت ہلک سی قدر ہوتی ہے۔ اگر بیمار چاہے تو مشکل اور دقت سے حرکت کر سکتی ہیں اگرچہ دونوں پلکیں آپس میں مل نہیں سکتیں۔ لیکن استرخاعی میں پلکیں قطعا حرکت نہیں کر سکتی (۵) اگر زیادہ تحقیقات منظور ہو تو اس طرح بھی کہتے ہیں کہ بعض کا منہ کھول کر زبان پوز الٹکی سے دباؤ دیں تاکہ تالو پورے طور پر دکھائی دے سکے۔ اور پھر ملاحظہ کریں کہ تالو کے اندرونی جلد کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ تالو کے وسط میں ایک درز اور حد ہے۔ جو تالو کو دو شق میں تقسیم کرتی ہے۔ اور چونکہ تالو کے اندر ایک پتلے سی اور باریک غشاء (بھلی) ہے اس لئے وہ درز بخوبی دکھائی دیتی ہے۔ ملاحظہ کرنے سے ایک شق کی طرف غشاء نرم اور شست اور نیچے کو پھیلی ہوئی اور ذی رطوبت اور شفیق اللون یعنی اصلی رنگ سے بدلی ہوئی

معلوم ہو۔ اور دوسری طرف کی صحیح و سالم ہو تو سمجھ لو کہ استرخا ہے۔ اور اگر غشا دونوں طرف کی یکساں نظر آوے اور تشقیر کی دوسری علامات مذکورہ بالا بھی گواہی دیں۔ تو جانو کہ تشقیر ہے اور جب اس تحقیقات سے خارج ہوئے تو اب یہ تشخیص کرنی باقی ہے۔ کہ آیا وہ مادہ تشقیر یا استرخا کوئی جانب میں ہے۔ اگرچہ گذشتہ تحقیقات سے بھی یہ عقدہ کھل سکتا ہے لیکن تاہم ایک لطیف پیرایہ میں اسکی تفصیل بھی ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر لقوہ نشنی ہے تو مادہ علت اس جانب ہے۔ جس کی طرف چہرہ پھرا ہوا اور کچھا ہوا ہو۔ یعنی جس طرف کرایمل ہو۔ اور اگر لقوہ استرخانی ہے تو اب بائیں یا غیر بائیں جانب یا خیال نہیں کہ کون کونسا مادہ کبھی بائیں یا کبھی غیر بائیں میں اس لئے ہر دو جانب کو غور سے ملاحظہ کریں۔ جس جانب کی جلد ملائم اور نرم اور رگھیلی ہو اور نیز اس جانب کی جس میں نقصان یا ابطالان معلوم ہو اور پھر مرئیض سے دریافت کرنے پر اسی جانب میں گاہ بگاہ اختلاف کا ہونا دیکھ کر کتنا بھی پایا جائے کہ تو اسی جانب کو مورد علت ہونے کا یقینی حکم لگا دو۔

علاج :- اسی بیماری میں انگریزی علاج اس قدر کارگر نہیں ہوتا۔ جس قدر یونانی یا ویدک ہو سکتا ہے۔ تجربہ میں ایسا ہی آیا ہے۔ کہ ڈاکٹری علاج سے کچھ نہ کچھ بقیہ اس مرض کا ضرور رہ جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ چونکہ لقوہ نشنی کی پہلی قسم (جو رطوبت غلیظہ سے واقع ہوتا ہے) اور لقوہ استرخانی کا علاج واحد ہے۔ اس لئے یہ علاج جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ مشترک سمجھیں۔ اور اس ترکیب کے مطابق جو علاج میں کمی گئی ہے۔ عمل میں لاویں۔

(۱) سب سے پہلے ماء الکاحول شروع کرائیں۔ اور جہاں تک ہو سکے بیمار کو بھوکھا اور پیاسا رکھیں زیادہ بھوکھ کے وقت غذاء مقوی اور زود ہضم دیں۔ اور کثرت پیاس کے وقت ماء العسل پلائیں بہتر ہو کہ پانی بالکل ترک کر کے صرف مار العسل پر یا مار الاصول پر ہی گزارہ کریں۔

(۲) جب مادہ ہفتہ ہو جاوے۔ آٹھ دس یوم کے بعد ایک سہل دیا جائے جس سے مادہ کا اخراج ہو جاوے۔ پھر سہل کے بعد ادویہ نفعی ماء الکاحول وغیرہ شروع کر دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک اور سہل دیں۔ جینک صحت نہ ہو۔ اگر دوبار کے سہلات سے مرض دور ہو جائے تو بہتر ورنہ بقیہ مرض کے لئے ترکیب ذیل کو کام میں لاویں۔

عطسہ آور ادویہ دیں۔ مناسب ادویہ کے مطبوخ سے غرا کر کرائیں نفل کرائیں اور عضو ماؤف پر ٹکڑ کر دیں۔ گرم روغنوں سے مالش کریں۔ بھانپ دیں۔ اور مدامت کے لئے ایسی معالجین جو مبدل المزاج ہوں تیار کر کر شروع کراویں۔ انشاء اللہ حنیف تک دوسرے مرض اچھی طرح ہو کر کامل صحت ہو جائے گی۔ آئندہ جلدی کا دیکھنا بھی بہت قلیل

پڑتا ہے۔ لیکن بیمار کو ہمیشہ اندھیری جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ جانفل عقر قرعہ رحیمیل مقدر
کا فردا فردا منہ میں رکھنا اور ان کا لعاب نکلنے جانا مفید ہوتا ہے۔

منہجات سہلات آمد الاصول ماء العسل اور عطرہ آور ادویہ اور لفظوں محکمہ عطرہ
روغن بھاپ مہونات وغیرہ وغیرہ کی تشریح کر کے کی ضرورت نہیں مشہور ہیں
اور ہر قراہ دین میں مل سکتی ہیں۔ حال کے بیمار پر جو ادویات استعمال کی گئی ہیں
ان کی قبرست یہ ہے۔ ماء الاصول پلوست پنچ کر فس پلوست پنچ بادیان
پلوست پنچ کبر کشم کر فس بادیان پنچ ادھر آساروں۔ موزرینتی۔ مسہل۔ اول
کسر ایل لینے روغن بید ابخیر۔ دوم حب الملوک۔ سوم حب صبر۔ مالش کے لئے مین
نسط۔ محکمہ روغن گرم کر کے انہٹ گرم کر کے۔ بھاپ چاء کے مطبوخ کی۔ منہ میں ہر
وقت جائنقل رکھو ابانگیا۔ شیشہ دکھا یا گیا۔ تبدیل مزاج کے لئے پہلے برسنو دیا گیا
ترقہ فہم تول۔ نقل صبح۔ مال سنگنی تول تول برک حنا تول۔ خوراک ۵ ماشہ ہر وقت بادیان
پھر بعد از ان رنجبیل۔ خاقر قرا۔ شونیز۔ قسط۔ قراج۔ عمل بلادر دو دو تول۔ سداب
مقلیت۔ تراوند۔ چلیا۔ شیطرج۔ حب الغار۔ جندبیدستر۔ خروں ایک ایک تول
عسل خالص۔ م تول۔ خوراک ۵ ماشہ یا ۵ ماشہ بالکل شفا یاب ہے۔ باقی دو مسمول کا
علان پھر لکھا جائیگا۔ (حکیم احمد دین جانیٹ اڈیٹر رسالہ حکیم حاذق لاہور)

حفظِ صحت گذشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے کہ صحت انسانی کا بحال رکھنا چند ضروری امورات کو درجہ اعتدال پر رکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ان کے برخلاف اور فراط و تفریط سے طرح طرح اور قسم قسم کی بیماریاں لاحق حال ہوتی ہیں۔ اور پھر مختصر طور پر یہ چند ضروری امور لینے ہوا غذا کی پانی لباس مکان خواب اور بیداری حرکت و سکون سبھی صحت پر چمکے ہیں۔ اور اس اشاعت میں اس کی تفصیل دینی تھی۔ جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا۔ اور ان کی تفصیل میں جیسا کہ ان ضروری امور کی تشریح و توضیح کی ضرورت ہے ایسا ہی ان کے نقصانات اور زیانانات کی بغیر بھی واجب بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کے اوصاف نیک و بد سے کما حقہ اطلاع نہ ہو تب تک انسان اس چیز سے انقطاع یا التفات پورے طور پر کرنے کے لئے تیار اور کمر بستہ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے ان ضروری امور کو اس گذشتہ طرز و طریق سے بیان کرنے کی بجائے ایک اور طرز اور نئے ڈھنگ سے مفصل کرتا زیادہ مفید سمجھا۔ اور وہ نیا طرز یہ ہے کہ انسانی اعضاء جن کا اپنے اپنے طبعی کاموں پر مستعد ہونا صحت کہلاتا ہے۔ اور اپنے اصلی افعال و اعمال سے تنفر یا کمی یا بطلان وغیرہ مرض سے موسوم ہوتا ہے۔ ان کے بنیوار فرداً فرداً سفا و مضر مضاد کا ذکر کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک علم طب سے واقف اور ناواقف شخص اپنی اپنی جگہ پر ایک ذوق اور حظ حاصل کریں۔ سو آج آئندہ کے متعلق جو اشرف ترین اعضاء نے بشری ہے بیان ہوتا ہے۔

چونکہ امور ضروریہ میں سے پہلے ہوا کا نمبر رکھا گیا ہے اس لئے سب سے پہلے ہم بتلاتے ہیں کہ ہوا کا اثر آنکھوں پر مفید یا غیہ فیکہ ہو سکتا ہے۔ وہ ہوا جو عمدہ اور صاف یعنی صاف اور مستحضر ہو وہ علاوہ نظریع و ترویج دل کے اور ہمارے تمام بدن میں آرام پہنچانے کے خصوصاً ہماری آنکھوں کو تشنگ اور سرور پہنچاتی ہے۔ رات کو جب ہم سوئے ہیں تو عمدہ وغیرہ تمام اعضا سے ایک قسم کے بخارات اشک دماغ کی طرف جاتے ہیں اور آنکھوں کے مقام میں جمع ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہم صبح بستر سے اٹھ کر اُڑا ہوا میں ٹھیلے ہیں تو صاف ہوا کے نکلنے سے ہی وہ تمام بخارات آنکھوں سے خارج ہو جاتے ہیں۔ وہ حالت سستی کی آنکھوں کے بھاری پن کی جواؤں اور بیداری میں ہوتی ہے۔ وہ بعد ازاں نہیں رہتی لیکن اگر چہ ایں کسی قسم کی آہ ہو۔ تو وہ بحسب اپنی مزاج اور حالت مفید کے کئی قسم کے تغیرات پر مشتمل خصوصاً آنکھوں میں پیدا کرتی ہے۔ مثلاً جو سرد و غبار اور دھواں ہو ضروری ہے۔ کہ سرد و عجزہ امراض پیدا کرے جیسا کہ آندھی کی آواز کی اور ریل کی دھواں آمیز ہوا اور آدلوں کی جس میں برتن

نہایت مضر صحت چشم ہے۔ ایسا ہی نہایت گرم ہوا خواہ دھوپ کے ہو یا کسی جگہ آگ سے ہو کر
گدھے اور گرم ہو جائے نہایت مضر چشم اور پیدا کنندہ رمد ہے۔ اور رمد آنکھ دیکھنے کو کہتے
جسکو پنجابی میں آنکھ آنا کہا جاتا ہے۔ اور پھر خصوصاً گرم ہوا سے ناخن پیدا ہو جاتا ہے
ناخن آنکھ کے کسی گوشے سے ایک جھلی یا پردہ سا شروع ہو کر بڑھتا جاتا ہے۔ جسکو
ساری آنکھ پر چھایا جاتا اور بینائی کو بند کر دیتا ہے۔ اور سرد ہوا جو نہایت سخت سرد ہو
دمعہ پیدا کرتی ہے۔ یعنی آنسو کا جالسی ہونا وغیرہ وغیرہ اور بدبودار ہوا مرض سلاق
پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی آنکھ پر باریک باریک پھینیاں نکل آویں گی۔ یا یوں ہی
پلک سرخ اور موٹی ہو جاوے گی۔ اور سخت غار بن کرے گی۔ یہاں تک کہ اگر جلدی آرام نہ آوے
تو پلکوں کے بال گر جائیں گے۔ اور وہاں پر چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہو جائیں گے
جو آنکھ کے اندر تک سرایت کر سکتے ہیں۔ غرضیکہ ہوا نہایت عمدہ ہونی چاہئے ورنہ
سخت نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ دوسرا نمبر کھانے اور پینے کا ہے۔ سو یاد
رکھو کہ کھانے اور پینے کے فساد سے بہت سی بیماریاں آنکھ کی پیدا ہوتی ہے جو غذا
یا دواء بخار انگیز ہو یا ایسی ہو کہ جس سے بد ہضمی اور اسہال پیدا ہوتا ہو تو سمجھ لو کہ آنکھ کی
خیر نہیں ہے۔ مثلاً باقلا مقوم پیاز گرم سالگ۔ مسور بیگن گند تارائی اجڑا ہن کا ہوا فیول
سرکہ بھلا دان۔ مٹھا تیلیا۔ سم الفار مولے گوشت کدو کھیر اشقاو خانی غرقاب کا
زیادہ سہماں وغیرہ وغیرہ ایسی افندیہ وادویہ سے اور پھر ان کی کثرت سہماں سے ہر وقت
پرہیز چاہئے۔ ورنہ رمد و توندھی اور آنکھ کی سوزش گتھ اور خلیات وغیرہ میں پھنسن
جاؤ گے اور جس قدر آنکھ کی امراض بد ہضمی وغیرہ فساد معدہ سے ہوتی ہیں۔ اس قدر وہ
کسی سبب سے نہیں ہوتیں اس لئے معدہ اور غذا کا لحاظ ضرور ہی ہے۔ پھر بدن کا اور لباس
کا اور مکان کا صاف اور صحت مند ہونا ضروری ہے۔ جو عورتیں جب کچھ ان پر مشیاب یا خانہ
کرتا ہے۔ جلدی اپنے بدن اور لباس کو صاف نہیں کرتیں۔ وہ بڑوالوں میں گرفتار رہتی
ہیں اور ان کے بچے بھی امراض آنکھ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مکان مندار غلیظ اور
بیودار اور دھواں صاف بدن اور کپڑے کا صاف نہ رکھنا ذخیرہ اور سلاق وغیرہ بیماریوں
کی بنیادوں میں پھنسا دیتا ہے۔ نمبر و ایک پھنسی پلک پر ہوتی ہے۔ جس کو پنجابی میں
گروا تھنی یا گروہ تر لاتی کہتے ہیں۔ پھر پلکوں میں بوٹ پڑ جاتی ہیں۔ آنکھ میں کھسکی یا میلی
لوش بھی پیدا ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ باقی رہا حرکت و سکون خواب و بیداری وغیرہ
ان کی نسبت سن لو کہ بہت سونا خاص کر کے دن میں مد پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح
خوابی جو حد سے زیادہ ہو۔ اور چٹ لیشنا اور غم یا کھ اور سکر زیادہ روشنی
میں ہیں۔ کثرت جماع اور جماع بعد غذا سخت مضر ہیں۔ پسینہ کے وقت

فہرست مضامین

ہمارے پاکٹ کیس کی
دوا نیاں اور ان کے نسخے
ہماری بیاضیں مطب
کے مٹول اور طب جدید

کی سب سے اچھی
سیونجی تحفہ حکیم اللہ

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع محصول

ایڈیٹر محترم محمد حسین پر و پرائیٹر کارخانہ مرہم عیسے نو لکھا۔ لاہور

جلد ۲ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۱

ہمارے پاکٹ کیس کی دوا نیاں اور ان کے نسخے
(۱) حب حیات۔ کوئٹہ اور کشتہ مرہم کی گولی قدر ایک سو
(۲) حب شفا۔ جوڑا مال۔ ریونڈیٹائی، ریونڈیٹائی، ریونڈیٹائی
حب قدر ایک سو سو۔ حب کبیر۔ ان کا نسخہ دیکھو
ریاض مرہم عیسے باب صدارت بلقی۔ رسالہ بابت واکتوبر
(۳) شربت میٹھا۔ ٹنگر کوسیکم۔ ٹنگر اویم۔ سپرٹ کفر۔
ٹنگر روہب۔ الینس آف پیپر پرنٹ۔ الینس آف پیپر
مسواوی الوزن۔ (۵) روغن اعجاز۔ کار باک ایسٹ۔
(۶) نور و نور ملالیں حب تیل ہو جائے شیشہ جل میں
بند کر کے کاگ۔ سوغا ملت لگا دیں۔ اگر کاگ ٹھیک لگا
تو کافی ہو جائیگا (۷) سفوف میٹھا۔ فنیسین
ایسپارین۔ سیلے سین ملالیں اور شیشی میں کفالت
تمام رکھیں۔ (۸) محلل اورام۔ ٹنگر آف اوڈین۔ ہے۔
(۹) ٹنگ بیامانی۔ دوسرے ٹنگ سنگ لے کر اس کو پٹے
خوب بریاں کریں پھر اس کو کسی گلی برتن میں ڈال کر تھوڑے

میں رہیں جب مٹول ہو نکال لیں (ٹنگ ہندی
نوشادر۔ ٹنگ اندرائی تین تین چھٹا ٹنگ۔ ٹنگ کرشن نو
۱۱ ماشہ۔ غفلت شفیق و سیاہ سارے تین تین تولے اخذ
۱۲ تولہ ۱۲ ماشہ۔ انیسٹوں۔ بیٹنگ۔ باپھو۔ زیرہ کھیری
ایک ایک تولہ نو ماشہ۔ واسپنی۔ زیرہ کوہی (غزیرہ) مٹو
ٹنگ قرطم۔ ریونڈیٹائی۔ انیسٹوں۔ اصل السوس ایک ایک تولہ
دو دو ماشہ۔ ہیر ایک ٹنگ جدا جدا بار ایک پس کر اور پیچڑان
کر کے ملا دیں۔ اور ہیر چینی یا شیشے کے برتن میں ڈال کر
جو کے غل میں دبا چھوڑیں۔ جتنا کہ نہ ہو گا اکسیر ہو گا۔
(۹) جلاس۔ داؤ گندم کو شیر آگ میں سا دھو دھ کر کے اور
بھر میں کر سوار بنا تو علی السورہ دما کی کل بیمار یوں مفید
اور اکسیر ہے (۱۰) طین مبارک۔ کببول۔ روہب ہے
(۱۱) سفوف مرہم۔ اپیکا کو لٹا ہے۔ (۱۲) نور چشم
چاکر سودیر ایک تولہ۔ انڈر وٹ۔ برتین ماشہ صری کوہ
ایک تولہ۔ جالو ایڑی کو لٹا دیں۔ شہال لاطی کو لٹا دیں۔ شہال

رسالہ کے تمام قسم کی خط و کتابت و ترسیل خزانہ حکیم محمد الدین صاحب کلاںٹ ایڈریٹس ہاؤس لاہور کو بھیجی جائے

میر مولوی لاہور الدین
سندھ

جست کا پھول ہوا۔

لکڑی۔ خارش۔ ڈھکڑھ

ت بلیڈ زرد۔ پوست بلیڈ۔ آمد۔

سہاوشاں۔ منڈی بولی۔ رسوت۔ برگیم

رشد میں گولیاں بقدر ۲ رقی بنائیں ایک

نظام شہر کھلا دیں اور چاہئے کہ مہال ہیوی

والن ایام میں فجنوش کھانا رہے اور جماع سے پرہیز

رہے اور صحت بعد ایام حیض میں نہ ہو کوسفوف برادرہ دندان ٹھیل تین رقی ناگلکیر دور ۲ رقی ہر ماہ ایک رقی

کھاتی رہے روغن برنا در کردہ کے لئے اکسیر ہے پوست درخت برنا تین سیر لیں اور اس کو ہیر

پانی میں بچاویں کٹھ سیر ہر چائے پھر تین سیر روغن گلا و خالص ڈال کر پکائیں جب پانی جل جائے اور

روغن رہ جائے تب کھتے (جب قلت) نمک۔ شکر تری۔ وادو نمک۔ جو کھار اصلی۔ ہادیاں میختر نمک

تین تین تولہ ہر ایک میں کراس میں ملا دیں ہر روز ۲ تولہ روغن برنا (بوتل کو ابھی طرح ہلا کر) ہمراہ جوشاں دیدہ

کھتے ۲ تولہ شیر مادہ گاؤ ۲ تولہ۔ شکر تری ۲ تولہ پیا کریں اگر پتھری ہو تو پتھر پھوڑی ہوئی کشتہ سنگ بیو دو جو

پیاز زریق میں بنایا گیا ہو اور خاکستہ عقب کاسفوف بقدر تین رقی پیٹھ کھالیں اور اوپر سے روغن برنا تو

گرم کر کے بوتل کو ہلا کر پانی میں علاج ضعف باہ زو جام عشق (یعنی زعفران۔ دارچینی۔ جافل

افین۔ مشک۔ عطر قح۔ شکر۔ قرفل ایک ایک ماشہ) مروارید۔ روغن سم الفار۔ ڈھائی ڈھائی ماشہ

گولی بقدر ایک سرخ ہر ایک کا ڈور اٹل ۱۰ ہونے۔ بعد غذا۔ اور طلا کے لئے تخم ہالیہ۔ زعفران۔ عطر قح۔ لونگ

گھنٹی سفید اب ادک میں کھل کر کے گولیاں بناویں اور ایک گولی ادک کے پانی میں رگڑ کر لگادیں۔

مجنون بلا در دفعیہ ضعف باہ کے لئے عجیب ہے۔ جلا در کلاہ دو در کردہ ۲ تولہ۔ ۲ سیر دودھ میں کھویا

بناویں۔ مغز اخروٹ۔ کتھہ منقشہ۔ باجی۔ تخم پنواڑ۔ تخم حلب۔ تین تین تولہ کیسر۔ جافل۔ دارچینی۔ لونگ

ڈیڑہ نمبر ماشہ ہر ایک میں کر کھویا میں ملا دیں اور سب سے پیچھے ایک ہیر شکر تری ملا کر ۲ ماشہ صبح شام

کھا یا کریں۔ جو بولو اسیر۔ پوست بچ پھولہ۔ کچھان بید۔ جدوار۔ تاکہ دن۔ رسوت۔ بلیڈ۔ بلیڈ۔

آمد۔ رسکپور۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ دودو تولہ کتھ سفید۔ آب برگ نیم۔ آب برگ منڈی۔ برگ

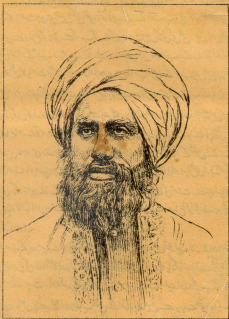
دند الاچکی کاں۔ فلفل گرد۔ زیرہ سفید۔ گل سرخ۔ لمبا شیر۔ روغن خطائی۔ ایک ایک تولہ۔ مختر تخم نیم تولہ

ایک سیر آب مولی میں گولیاں بناویں۔ دوا پھل پھری۔ تخم جنتری (جس کو بخانی میں جھین کتھ ہیں اس

کے بیج) آملا سار۔ باجی۔ تخم پنواڑ کو کوٹ کر پانی میں بھگو دیں۔ صبح آب زلال لے کر پیں اور پھوک کو

کھوٹ کر دھویں پر لگائیں اور سی عمل برابر چھ مہینہ تک کرتے رہیں انشاء اللہ شفا ہوگی (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ بن التسلیم
 حاذق الملک حکیم الامتہ لقمان ثانی علامتہ العلماء فاضل جلیل
 اوصد علماء الدین حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب
 کی اجمالی خودنوشت سوانح عمری



مشہد ۱۲۸۵ھ کے قریب یا ۱۲۸۶ھ عیسوی کے قریب میر تقی میر کا زمانہ ہے۔ ابتدا میں میں نے اپنی ماں
 کی گود میں قرآن پڑھا ہے اور اسی کے پاس پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور سنیں۔ کسی قدر حصہ
 قرآن کا والد صاحب سے بھی پڑھا۔ مگر وہ عذیم العزمت تھے پھر مجھے بسبب ان تعلقات کے جوہم کو
 لاہور میں لائے (اور وہ یہ تھے کہ ہمارا ایک مطبع قادری نام کا بمبئی مل کی حیثیت میں تھا) مجھے مشہد کے قریب
 لاہور میں آنا پڑا۔ یہاں اگر مجھے خنق کا مرض ہوا۔ اور حکیم غلام دستگیر لاہوری ساکن سیوڑھا جن کا تعلق

میرے بھائیوں سے بہت تھا اور میرے بھائی طب میں ان کے شاگرد بھی تھے میرا علاج بھی کرتے تھے اس وقت اگرچہ طبی تعلیم کا محرک میرے دل میں پیدا ہوا مگر میرے بھائی صاحب نے مجھے منشی محمد قاسم کشمیری کے پاس فارسی کی تکمیل کے لئے سپرد کیا انہوں نے مجھ پر بہت محنت کی اور پوری مہارتی سے روز بروز اور بہاری مضامین مجھے لکھ دیتے اور مجھ سے لکھواتے اور مرزا امام ویردی کے سپرد اس لئے کیا کہ میں خوشنویسی کی کھولوں مگر کچھ کو فارسی زبان سے اور محنت و توفیر سے تھا کوئی دیکھی پیدا نہ ہوئی۔ اور میں انھوں سے کہنے لگا ایک بڑا وقت ایسی زبان کے سیکھنے میں خرچ کرنا پڑا جس کے ساتھ مجھے بلحاظ دین اور ضرورت سہولت نہ مل سکے کچھ بھی تعلقی نہ تھا۔ مگر اس میں ہمارے بھائیوں کا بھی قصور نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ اس وقت کی موجودہ حالت کوئی جدید تحریک کا باعث بن ہی نہیں سکتی تھی۔ خوشنویسی کے لئے القاب۔ ج۔ و۔ ر کا لکھنا۔ مہینوں کا سفر تھا۔ اور چونکہ میرے دماغ کو ہاتھ سے کسب کرنے کی بناوٹ نہیں بنی گئی تھی۔ میں اس فن سے بھی کچھ ناکو رہا۔۔۔ رسائل طرز کے عجیب و غریب نکات اور امام ویردی صاحب کے بے نظیر تعلقات اس عمر میں میری دلچسپی اور خوشی کا باعث ہو گئے تھے مرزا امام ویردی صاحب کہنی کے کسب میں بھی کمال رکھتے تھے۔ مگر مجھے اس سے بھی محروم رہنا پڑا کیونکہ حرفت میں متفرق تھا۔ میرے دونوں استاد شیعہ مذہب کے پابند تھے مگر میں شیعہ سے ان دونوں بزرگوں کو ذرہ سرور کا رد تھا مجھے پھر بھی یہ فائدہ ضرور ہوا کہ شیعہ مذہب میں ان کا وہ گہرا پس منشت کا اگر کوئی نتیجہ سمجھا جاوے تو صرف یہ تھا کہ میرے معلومات میں شیعہ مذہب کے جاننے کی ترقی ہوئی اور اس وقت حکیم الدین لاہوری رحمہ اللہ سے نیاز حاصل ہوا مگر فارسی اور خوشنویسی کے شغل نے موقع دیا کہ کوئی استفادہ حاصل کرے صرف سامعی طور پر جو کچھ حضرت امامت میں مجھے وطن میں آنا پڑا اور سامعی شرف الدین ہی کے ساتھ کہنے لگے مگر دلچسپی کے نہ ہونے نے یہ فائدہ پہنچایا کہ مجھے سبق یاد کرنے کی محنت سے بچا یا اور میرے قوی خوب مضبوط طبع نے غالباً اس وقت اگر کوئی محنت کا علم پر محنت تو میرے دماغ کو تکلیف ہوتی اس لئے اس کا بھی منکر نہ ہی کرتا ہوں۔

تھوڑے عرصہ کے بعد میرے بھائی سلطان احمد صاحب بھیرہ میں تشریف لائے اور انہوں نے باضابطہ عربی کی تعلیم دینی م شروع کی۔ خدا انکا ہمارے کلاموں نے صرف میں ابواب کا یاد کرنا اور مذاکرہ اور لکھنا کا کچھ حصہ میرے سامنے نہ رکھا۔ بہت سادہ طور پر تعلیم شروع کی جو میرے لئے مفید اور دلچسپ ثابت ہوئی میں نے بہت ہی عمدہ رسائل پڑھے اور جناب الہی کے انعامات میں سے یہ بات بھی کہ ایک شخص محمد امین کلکتہ کے تاجر کعب جو مجھ پر دین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لے جایا کرتے تھے ہمارے مکان میں انہی کے انوں نے ترجمہ قرآن کی طرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اس گراں ہما جو اہر ات کی کلان کی طرف مجھے متوجہ کیا جس کے باعث میں اس بڑھاپے میں نہایت شلو مان زندگی بسر کرتا ہوں۔ وذا لک فضل اللہ علینا وعلیٰ الناس واکثر الناس لا یعلمون

یہ تو نہیں کلکتہ کے تاجر کعب سے فائدہ ہوا پھر ایک مذہبی سے تاجر آیا جس نے ہم کو تقریرت الامان اور مشارق الافکار کی سپارش کی۔ کہ میں اسے پڑھوں۔ اردو زبان مجھے نہایت پسند تھی اور میری دل لگی کام

موجب۔ اس لئے میں نے ان دونوں ترمیم کو خوب پرکھا اور تھوڑے دنوں کے بعد پھر لاہور گیا۔ عربی توڑنا
 ہی تھا۔ حکیم الدین صاحب لاہوری مقیم گئی بازار میرے استاد مقرر ہوئے اور وہ مجھے موز پر پڑھاتے تھے۔
 عربی عبارت نہایت ہی صحیح پڑھانا اور تلفظ میں بڑی احتیاط کرنا یہ ان کو ہمیشہ منظر تھا۔ لیکن وہاں کی چند روز
 اقامت نے اس دلچسپ علم کے دس سے مہر کم کر دیا اور میں پھر وہیں آگیا اور یہاں سے ایک خاص تقریب
 کے باعث مجھے راولپنڈی جانا پڑا۔ اور نائل اسکول کی تعلیم میرے ذمہ لگائی گئی غالباً یہ سہ ماہی کا ذکر ہے۔
 میری عمر اس وقت ماہر س کے قریب قریب پچیس کی تھی۔ منشی قاسم صاحب کی تعلیم کی قدر اس وقت پھر
 ہوتی تھی کہ نائل اسکول میں سہ تفرنگھری اور ارباب فضل کے پڑھنے میں میں مدرسہ میں طلبہ کا سرتاج تھا۔
 مولوی سکندر علی نام ہیڈ ماسٹر مجھ پر اسے خوش ہوئے کہ میری حاضری کو بھی معاف کر دیا اس غیر حاضری میں
 مجھے یہ فائدہ پہنچا کہ حساب اور جغرافیہ کے پڑھنے میں میں نے ایک آدمی کو ملازم رکھ لیا اور بجائے اُس باب
 و اباب کے جو مدرسہ کے جانے میں ہوتا تھا میرا وقت انکسیر میں اور جغرافیہ میں منت بچ جاتا تھا۔
 کیونکہ نائل اسکول ہمارے مکان سے دو تین میل پر تھا۔ فقیر کسٹور مکھ کے لئے میں نے شیخ غلام نبی صاحب
 نام ہیڈ ماسٹر لون مہیا کی کو ٹھیکہ دار بنایا۔ اور وہی میں نے سب سے پہلے سیکھنی چاہی۔ اس کا سیکھنا تھا کہ
 سارے مبادی الحساب پر بھارت کے پڑھانے میں آخر ہم شیخ صاحب کے استاد بھی ہو گئے۔ یہ وقت کے
 لئے منشی نہال چند ساکن ضلع شاہ پور کو منتخب کیا اور انھوں نے مجھے نہایت محبت سے پہلے مقالہ کی چند
 شکلیں پڑھائیں پھر میں محض خدا کے فضل سے سارے تعلیمی حصہ کو خود بخود پڑھنے کا فہم پیدا ہو گیا اور
 میں ایک امتحان میں جس کو تحصیل امتحان کہتے تھے ایسا کامیاب ہوا کہ امتحان کا ہیڈ ماسٹر ہو گیا منشی
 قاسم صاحب کی تعلیم میں قریب چار ماہ مجھے بڑی مفید ہوئی کیونکہ پندرہ اذخاں شریک فارسی مدرس میں میری مخالفت کے
 لئے اپنے شاگردوں کو امتحان بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ فارسی کی معمولی باتوں کو نہایت عقلیت کی نگاہ سے
 دیکھ کر مجھ سے پوچھتے تھے۔ اور میں غرض ہوتا تھا۔ عربی کی تعلیم میرے بھائی صاحب نے میری ہیلڈ شری
 کے وقت پھر شروع کرادی اور میں انھیں اور منطق کے مسائل اور شروع عقائد وہاں ہی پڑھ چکا تھا۔ لیکن
 آخر چار برس کے بعد وہ نوکری کا تعلق خدا کے محض فضل سے ٹوٹا اور میرے والد صاحب نے مجھے تعلیم
 عربی کی تکمیل کے لئے تانکید فرمائی۔ مولوی احمد الدین صاحب رحمہ اللہ جو مشہور تھکے والے قاضی صاحب
 تھے۔ میرے استاد ہوئے اور وہ میرے بھائیوں کے بھی استاد تھے گران کو جامع مسجد کے بنانے کی
 ایسی فکر کی ہوئی تھی کہ ایک جگہ ٹھیکر ان کے لئے محال تھا۔ ایک سال میں ان کے ہمراہ سفر اور حضر میں
 رہا اور عربی زبان کی معمولی درسی کتابیں نہایت تکلیف سے پڑھائیں۔ اور رنگ اگر بھائی مولوی سلطان احمد
 صاحب سے کہنا تو وہ مجھے لاہور میں لائے۔ اور حکیم محمد بخش اور چند اورا ساتھ کے سپرد کر کے بھیرہ
 تشریف لے گئے۔ یہاں اب ہمارا مطبع کا تعلق کوئی نہ تھا۔ بھائی صاحب کے جاتے ہی میں ایک طالب علم
 کی ترغیب سے ہندوستان کو چلا گیا۔ اور مقام رامپور روپہا کھنڈ پڑھنا اختیار کیا۔ وہاں مجھے بہت
 خوش و آرام تھا اور ایک شخص حافظ عبد الحق بھائی تاجر مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ لیکن بہت ہی بڑی

کہ میرا سبق رات کو یاد دہر کر بہت دیر ایک مقام پر جوتا تھا۔ اون شب بیدار لوگوں نے مجھے جہاں کر دیا۔ اور مجھے
سہرا مرض لاحق حال ہو گیا۔ جس سے میں بہت ہی تنگ ہو گیا میں نے وہاں تحقیقات کی کہ آج کل بندہ وستان
بڑا عالم طیب کون ہے تو اوس محدود جماعت میں سوائے حکیم علی حسین لکھنوی کے کسی کا نام نہ سنا۔ مگر سب
نے یہ بھی کہا کہ اُن کے ہاتھ میں شفا نہیں۔ اور مجھے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ ان کے پاس سسلول اور توفیق
نورم اور ذیابیطس کے گرفتاری اکثر پہنچتے ہیں۔ سو ایسے بیماروں میں کامیابی کی کمی کوئی اُنکے نقص کا موجب
نہیں۔ بیماری نے تو لاچار ہی کر رکھا تھا مگر میں رام پور سے مراد آباد چلا گیا اور وہاں ایک خدا کا بندہ
عبدالرشید نام ساکن بنارس مجھے ایک اسمعیل نام پنجابی نوجوان تاجر کے ذریعہ ملا جس نے میری خدمت
والدین کے قریب فریب کی اور مینڈیٹھ مینڈیٹھ میں اچھا ہو گیا۔ عہدہ صحت کے بعد میں نے لکھنؤ کا قصد
کیا میرے کرم دوست عبدالرحمن خان ملک مطیع نظامی میرے بھائی کے دوست تھے اُن کے پاس کانپور
میں ٹھہرا اور انہوں نے حکیم صاحب کی بہت تعریف کی اور دوسرے دن گاڑی میں سوار کر کے لکھنؤ روانہ
کیا۔ کچی سڑک اور گرمی کا موسم اور گرد و غبار نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا کہ میں لکھنؤ پہنچا۔ جہاں وہ گاڑی
ٹھہری اترتے ہی میں نے حکیم کی کا پتہ پوچھا۔ خدائی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری تھی اس کے سامنے
ہی حکیم کی کاسکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے۔ مل کرے اولیاں رب کرے سولیاں۔
میں اویسی وحیات حالت میں مکان میں جا گھسا ایک بڑا بال نظر آیا۔ اور اس پر ایک فرشتہ خلعت دلربا
حسین سفید پیش نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدی پر چار زانو بیٹھا ہوا پیچھے اس کے ایک نہایت
نفس نیک اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے ٹنگے اور سامنے پاندان اور اگال دان۔ خاص دان تعلیم اور دعا
کا غد دھرے ہوئے ہیں۔ اور بال کے کنارے کنارے جیسا کوئی النحیات میں بیٹھتا ہے بڑے خوشنما
چہرے قریب سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اور نہایت براق چاندنی کا فرش اوس بال میں تھا۔ وہ فقہ دینا
میں دیکھ کر حیران سا رہ گیا۔ کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہر حال اوس
کے مشرقی دروازہ سے میں نے اپنا بستہ اوس دروازہ ہی میں رکھ کر حضرت حکیم صاحب کی طرف جائیکا
قصد کیا تمام گرد آلود پاؤں جب اُس چاندنی پر پڑے تو اُس نفس رنگار سے میں غور ہی محو ہو گیا۔
اور حکیم صاحب تک بے تکلف جا پہنچا۔ اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے اسلام علیکم کہہ دیا جو
لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ حکیم جی نے علیکم السلام زور سے یا دینی بان کہا ہو مگر
میرے ہاتھ بڑھاتے سے انہوں نے ضرور ہی ہاتھ بڑھایا اور خاکسار کے خاک آلود ہاتھوں سے اپنے
ہاتھ آلود کئے۔ اور میں دوزانو بیٹھ گیا۔ یہ ہمارا دوزانو بیٹھنا بھی اوس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ
کا موجب ہوا اور ہے کہ ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ
آپ کس مذہب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قابل ہو چکا تھا مگر خدا
شرے برائے ذوق و شہ بطور واد باشد میں نے نیم نگاہ سے اپنے جوانی کے تنگ میں اس کو جواب دیا کہ
یہ بے تکلفی اور اسلام علیکم کی بے تکلف آواز ولادی غیر ذی ذرع کے اُمی اور کبر یوں کے چہرے

کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ فداہ الیٰ اُمی۔ اس میرے کہنے کی آواز سے پہلی کاکام دیا۔ اور حکیم صاحب پر وجہ طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اُس امیر کو کہا کہ آپ تو بادشاہ کی مجلس میں پہنچے ہیں کبھی ایسی رنگ اپنے اُٹھائی ہے اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھے کہا کہ آپ کاکام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں طب پڑھنے کیلئے آیا ہوں اس پر آپ نے فرمایا اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور پڑھانے سے مجھے ایک انتہا نص ہے میں خود تو نہیں پڑھا سکتا میں نے تو قسم کھائی ہے کہ اب نہیں پڑھاؤں گا۔ میری طبیعت ان دفتوں میں بہت جوشیلی تھی۔ اور شاید سہرا کا بقیہ بھی ہو۔ اور حق تو یہ ہے کہ خدا کے ہی کام ہوتے ہیں۔ منشی قاسم صاحب کی فارسی تعلیم نے یہ تحریک کی کہ میں نے جوش بھرے اور درو مندانہ آواز سے کہا کہ شیرازی شاعر نے بہت ہی غلط کہا جو کہا۔ رہنا نیدن دل جبل است۔ دکھارہ بیان سہل۔ اس پر ان کو دوبارہ و برہ ہوا اور چشم پر آب ہو گئے تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا مولوی نور کریم حکیم ہے اور بہت لائق ہیں آپ کو ان کے سپرد کروں گا۔ اور وہ آپ کو کبھی طرح پڑھا بیٹھے جیسے میں نے عرض کیا کہ ملک خدا رنگ است وہاں گدا رنگ نیست۔ تب آپ کو تیسری دفعہ وجہ ہوا۔ اور فرمایا ہم نے قسم کو تو دیا۔ اس کے بعد حکیم صاحب کو ٹھکانہ لپٹے گئے اور وہ لوگ جو مختلف اخراض اور بیماریوں کے لئے آئے تھے اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے بھی تنہائی کو لغویت سمجھ کر اپنا بوریا بندھا بھال اور اس مکان سے باہر نکلا میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خاں مرحوم مطبع علوی لکھنؤ کے مالک تھے میں اُن کے مکان پر پہنچا۔ وہاں میں نے بڑا آرام پایا۔ اور غسل کیا کپڑے بدلے۔ خان صاحب نے ایک انار کا عجیب پیر و کھلا یا جو ان کے مطبع والے مکان میں تھا اور فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی کی یادگار ہے۔ وہاں آرام پا کر میں مختلف علما کو جو لکھنؤ میں تھے ملا۔ اور عجیب باتیں سننے میں آئیں۔ اور ان کے موقع بیان کا یہ حصہ نہیں جس کو میں نے آپ کی خاطر لکھا ہے۔

آخر علی بخش خاں نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانا کا انتظام مجھے خود کرنا پڑا۔ جیسے میں کہ چاہتا ہوں کہ حرف کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں ہم اپنی روٹی پکاتے کے لئے ایک منطق سے کاکچنے لگتے چلے میں آگ جلائی۔ تو رکھا اور روٹی گول بنانے کی یہ ترکیب سوچھی کہ کڑے کو بہت نرم گھول دیا تو ایک برتن کے ذریعہ اُس گرم توبہ پر پلا بھی اور خشک کے خواصورت دار کو بیچ گھلا ڈال دیا جب اس کا نصف حصہ پکا تو اُٹھائے کی فضول کو ششیش کہیں اور ان کو ششول میں روٹی اور تنک پک چکی تھی خیالی فلسفہ نے توبہ کو اوتا کر کر آگ کے سامنے رکھا یا جب عمدہ طور پر اور پرکا حصہ تختہ نظر آیا تو جا قوت سے اُتارنے کی ٹھہری۔ مگر جا قوت سے بھی اُترنے سے اُس نے نکار کیا۔ اور مجھے دعا کی تو فوج ملی۔ اور میں اس مکان سے باہر نکل کر آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر یوں دعا مانگنے لگا۔ اے کریم مولا ایک نادان کو کام سپرد کرنا اپنے بنائے ہوئے رزق کو ضائع کرنا ہے۔ یہ کس لائق ہے جس کے سپرد روٹی پکانا کیا گیا۔ ہم اس روٹی کے انتظام اور دعا کے بعد حکیم صاحب کے حضور پُر تکلف لباس میں جا پہنچے۔ جاتے ہی اپنی دعا قبولیت کا یہ اثر دیکھا کہ حکیم صاحب نے فرمایا۔ آپ اس دن آئے اور بے اجازت چلے گئے۔ یہ شاگردوں کا

کام ہے۔ آئندہ تم کھانا ہمارے ساتھ کھا کر رو۔ اور میں رہو۔ یا جہاں ٹھہرے گویاں رہو۔ مگر کھانا یہاں کھایا
 کرو۔ میں نے کچھ عذر حضرت کی مگر منظور نہ ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا پڑھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا طب
 پڑھنا چاہتا ہوں۔ مجھے تو اس وقت اطلاع بھی نہ تھی کہ دنیا میں بڑا طبیب کون ہوا ہے۔ حکیم جی نے فرمایا
 کہاں تک طب پڑھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا افلاطون کے برابر ہو جاؤں مجھے یہ تو خبر ہی نہ تھی کہ
 افلاطون کوئی حکیم ہے یا طبیب۔ آپ نے ہنسنے فرمایا کہ کچھ تو ضروری پڑھ لو گے اگر کسی چھوٹے کا نام لینے تو میرے
 و لکو صدر پہنچا۔ کیونکہ ہر ایک انسان اپنے غایت مطلب تک تو نہیں پہنچتا۔ حکیم الدین لاہوری مرحوم
 اور حکیم محمد بخش لاہوری مرحوم سے کسی قدر موجب تو میں پڑھ ہی چکا تھا۔ اور علمی مباحثات کے لئے میری
 پہلی تعلیم کافی تھی کسی قدر زیادہ تھی۔ میں نے عرض کیا۔ قانون کا علمی حصہ شروع کر دو۔ اس پر حکیم صاحب
 نے تبسم کیا۔ پھر میں نے جلد جواب دیا کہ میں تو خدا کی کتاب بھی سمجھ سکتا ہوں اور کچھ ہوں بلو علی سینا یا اسکا قانون
 کیا اس سے بڑے ہیں۔ حکیم صاحب نے نفی کی طرف اور اس کے علمی حصہ پر مجھے مہیور کیا۔ اور میں
 نے کتاب شروع کر دی۔ ایک سبق تمام دن میں میرے لئے ہرگز قابلِ برواشت نہ تھا۔ اور میں بہت
 کوشش کی کہ کہیں کوئی اور سبق پڑھوں مگر وہ ثابت کا خدا بھلا کرے اس نے کوئی جگہ پسند کرنے نہ دی۔
 پھر بھی مولوی فضل اللہ نام فرنگی محلے سے میری سفارش ہوئی اور انہوں نے ملاں یا احمد اللہ پڑھا دیا
 وعدہ کیا اور شروع کرادی۔ میں نے چند سبق ہی پڑھے ہوئے تھے کہ وہیں نے تنہا ہی میں اپنی گزشتہ عمر کا
 مطالعہ کیا اور اس بات تک پہنچ گیا کہ اگر تو اسی طرح پڑھ دیکھتا تو ان علوم سے متمتع ہونے کے بجائے
 کب دان پینے۔ اور میرے دل نے فیصلہ کر لیا کہ اگرچہ سات سبق ہر روز ہوں تو پڑھنا گویا بحرِ مائع
 کرنا ہے غرض اس فیصلہ کے بعد حکیم جی کے حضور میں صرف اس لئے گیا کہ آج میں ان سے رخصت
 ہو کر واپس رام پور جاؤں گا۔ لیکن خداوندی قدر کے کیا تھائے ہیں کہ میرے اس اودھیرے کو کیوقت
 تکمیل تھی کہ نامِ قواب تھلک علی خاں والی رام پور کا آیا تھا کہ آپ ملازمت اختیار کر لیں اور ایک
 علی نقش نام ان کے چاہتے خدمت گزار طویل ہیں ان کا اگر علاج کریں۔ دوپہر کے بعد نظر کی نماز پڑھ کر
 میں وہاں حاضر ہوا اور میں نے اپنے منشاء کا اظہار کر کے عرض کیا کہ اب میں رام پور جانا چاہتا ہوں۔
 قواب نے فرمایا تم یہ بتاؤ کہ میرے جیسے آدمی کو ملازمت اچھی ہے یا آزادی سے علاج کرنا۔ چار سو
 روپیہ کے قریب ہمیں شہر میں آمدنی ہوتی ہے۔ کیا اس آمدنی کو چھوڑ کر ملازمت اختیار کریں۔ تمہارے
 خیال میں جلی بات ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نوکری آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ موجودہ
 حالت میں اگر آپ کے حضور کوئی شخص اپنے پہلو یا سرین کو کھینچنے لگے تو آپ کے دل اور دماغ میں
 یہ بھی لڑائی کچھ دینے لگا ہے۔ اس پر وہ بہت فہم مار کر ہنسنے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل
 میں یہ ڈال دیا کہ یہ بھی اس شخص کے تصرفات کی کوئی بات ہے۔ غرض ہماری ولایت کا دباں سگ
 بیٹھ گیا۔ پھر وہ تار لگا لا۔ اور کہا کیا یہ آپ کے رام پور جانے کی ترکیب نہیں۔ اچھا ہم منظور کرتے ہیں
 اور آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ عرض حاضر رامپور واپس آنے کی تیاری ہو گئی۔ رامپور پہنچنے سے پہلے

یا رام پور میں حکیم جی نے مجھے کہا کہ اس شخص کی صحت کے لئے تم دعا کرو۔ میں نے کہا یہ بچتا نظر نہیں آتا۔
 اور مجھے اس کے لئے دعا کی طرف توجہ نہیں ملتی۔ اور بدولتِ توجہ دعا انہیں چھو سکتی۔ یہ جلیں یا میریں
 ہم رام پور پہنچ گئے۔ آخر علی بخش صاحب بالہا بہ کا اشتغال ہو گیا رحمہ اللہ حکیم صاحب نے مجھے فرمایا
 کہ اس کے مرتے پر سہا سے غلہ کے ایک حکیم محمد ابراہیم صاحب ہیں ان کو دوبار میں ہم پرتھوی کا موقع
 ملا ہے میں خدا کی قسم اسی کا انکار کرتا ہوں۔ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ اس مریض جیسا کوئی ان
 کے ہاتھ سے بھی مر رہیگا۔ آپ کیوں گھبرائے ہیں۔ قدرۃ الہی کو دیکھو نہ گمان نہ خیال علی بخش کے
 بالمقابل ایک دوسرا خدمتکار نواب کا اسی بیماری میں گرفتار ہوا اور حکیم محمد ابراہیم صاحب لکھنؤ
 اس مریض کے معالج تجویز ہوئے مریض کو درم کبھی بھی نکلے ایک دن اس کے منہ سے خون آیا معالج
 حکیم صاحب نے فرمایا کہ یہ بھرائی خون ہے۔ اور اب ہم کو اس کے صحت کی بہت امید ہے ہمارے
 حکیم صاحب نے بھی اگر یہ بات ظاہر کی۔ اور میں نے عرض کیا کہ اب وہ مر گیا ہے۔ خدائے عجائبات
 میں انسان کی کیا قدر ہے کہ وہ مریض مر گیا۔ اور عرض معاوضہ گلہ نہ دار۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب
 آئندہ مسخر سے باز آگئے۔ یہاں میں دو برس حضرت حکیم صاحب کے حضور حاضر رہا اور مشکل
 قانون کا علی حصہ ختم کیا۔ میرے جیسا مختصی اور حکیم جی جیسا عنایت فرما۔ دیکھو دو برس لگ گئے۔
 یہ جو مشکل طریقہ ہے کہ مرض القلوب پوری کے ساتھ قانون پھر اور پھر سوجھ بوجھ اور قصری پھر نفیسی اور صدی
 اور شرح اسباب پڑھاتے ہیں کسی غلط راہ ہے اور گمراہ مفید نہیں۔ اتنے دنوں میں انسان ڈاکٹری
 اور ہندی طب کا حصہ بھی جن میں صحیح اور سادہ طور پر طب کا بیان ہو کیسا مفید ہو سکتا ہے۔
 اور اہد حصول سند و اجازت رخصت مامی کہ اب میں عربی کی تکمیل کے لئے حدیث پڑھنے کو کہیں
 جاتا ہوں۔ آپ نے مجھے میرٹھ اور دہلی جانے کا مشورہ دیا اور نہایت محبت سے فرمایا کہ ہم مقبول
 خرچ ان دونوں شہروں میں نہیں بھیجا کرینگے۔ مگر جب میں میرٹھ پہنچا تو حافظ احمد علی صاحب
 کلکتہ کو چلے گئے تھے اور مولوی محمد نذیر حسین مجاہدین کے روپیہ پہنچانے کے مقدمہ میں موقوف تھے
 ان دونوں سے ایک حرف پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ اگرچہ پھر آخر میں ایک وقت میں نے حافظ احمد علی
 صاحب سہارنپوری سے بہت کچھ استفادہ کیا۔ مگر وہ طالعہ لکھی کا وقت نہ تھا اور میں کھوپال پہنچ گیا۔
 طب کے پڑھنے میں مجھے جو امر بہت نافع نظر آیا اور میں نے خود عمل کیا اور میں نے بہت فائدہ پایا
 اور کو بیان کرنا شاید بعید ہوگا۔ سو اس میں پہلی بات یہ تھی کہ میں نے مفرد اور مرکب ادویہ کے متعلق
 بہت دنوں تک حضرت حکیم صاحب سے کبھی بھی سوال نہ کیا کہ یہ مرکب کس طرح بنتا ہے یا اس مفرد کا کیا نام
 ہے۔ بات یہ تھی کہ اگر وہ نام بتائے تو صرف لکھنؤ کا مروج نام فرماتے اور وہ میرے لئے اپنے وطن میں
 کچھ بھی مفید نہ ہوتا۔ اور مرکبات کے واسطے میں یقین کرتا تھا کہ قرابا دینا کا مطالعہ کافی ہوگا۔ اس
 پر آخر حکیم صاحب نے مجھ سے منکھیا۔ جس کو سم افکار اور شک کہتے ہیں۔ اور سرخ مرچ کے متعلق سوال
 فرمایا۔ کہ تم اس کو مفردات سے کس طرح نکالو گے۔ سوال میرے راستہ میں ممکن تھا کہ ایک پہاڑ بنتا۔

کہ میں آئندہ دو اول کے نام پوچھ لیتا۔ مگر میں نے خیال کیا کہ ایک ایک دوا کے بیس میں نام ہوتے ہیں خود حکیم صاحب بھی مجھے کب بتا سکتے ہیں اور میں نے اپنے مطالعہ کی عادت کے باعث جلد اس کا جواب حاصل کر لیا جس پر وہ خود مطمئن ہو گئے۔ دوسری بات نسخہ نویسی کے متعلق تھی وہ چاہتے تھے کہ میں اون کے نسخے لکھا کروں اور مجھے مطلوب تھا کہ میں علم پڑھوں۔ جس وقت میں بیماروں کے گھمسان دیکھتا میں اپنے دوسرے اساتذہ کے پاس اور علوم کے واسطے چلا جاتا کہ وہ حکیم صاحب کے پاس صبح سے عشا تک رہنے سے ضروری سبق بھی بمشکل ختم ہو سکتا تھا۔ اس میرے نکاسل پر ایک دن ایک مریض ماشرو کا مبتلا بیمار آیا اور اس کا سر اس قدر موٹا ہو گیا تھا جیسے ایک باغی کا۔ اور اس کے ہونٹوں اور آنکھوں کی شکل بھی بڑی بھیا تک تھی۔ میں اس نظارہ سے دو تین روز پہلے ہی یہ مرض پکچھا تھا۔ مگر مریض کو دیکھ کر سمجھ میں نہ آیا کہ یہ ماشرو کا مریض ہے۔ اور حکیم صاحب نے فرمایا کہ اس کا نسخہ لکھو۔ اس پر میں سخت گھبرایا آخر میرے پاس تو دوا کا بھی ہتھیار تھا مگر حکیم صاحب نے میا خستہ فرمایا کہ ایسے ماشرو دنیا میں دیکھنے میں کم آتے ہیں تب میں نے عرض کیا کہ اس مریض کو دیکھنے میں بہت جگٹھا ہو گیا ہے۔ اس کو مکان پر لے جاؤں اور پھر اگر نسخہ لے جاؤں۔ اس طرح وقت کو ٹلا دیا اور خود اپنے منہ کے میں جا کر حکیم صاحب کے زیر نظر کتا میں۔ شرح گیلانی۔ قانون پر۔ اور ترویج الارواح اور طبری۔ اور مجموعہ بقائی کو دیکھنا شروع کیا اور ان کتابوں سے ایک مشترک نسخہ ضا اور طلا اور گھٹانے کا لکھ لیا اور کتا میں اپنی اپنی جگہ پر لکھ دیں اور نسخے قرینا یاد کر لئے۔ پھر رہار دیر کے بعد آیا اور حکیم صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ نے نسخہ لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی لکھ دیتا ہوں۔ اور میں نے قلم اٹھا کر چند ایک نسخہ لکھ دیے۔ اور حکیم صاحب کے حضور پیش کئے۔ آپ نے ان کو دیکھ کر مجھے شاد کیا شرح گیلانی اور ترویج۔ اور مجموعہ بقائی لاؤ۔ میں لایا۔ اور میرے نسخہ کو مد نظر رکھ کر سرسری نظر ان کتابوں پر ڈال لی اور نسخہ بیمار داکو دیدیئے۔ جب فراغت ہوئی تو مجھے اپنی بیاض بڑی محبت سے عطا کیا اور فرمایا تم اس کے اہل ہو۔ بیاض دیکر آپ حرم سرے میں تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا اس میں کچھ نسخہ تھے میں اپنی کم علمی سے نقل نہ کر سکا۔ اور مجھے اس وقت یاد بھی نہیں کہ اس میں کیا تھا۔ مگر اس بیاض کو جس طب میں ہی چھوڑ دیا اور میں بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کسی دوسرے وقت حکیم صاحب آئے اور بیاض کو اس طرح کھلا پڑا دیکھ کر اٹھایا اور مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا اس کو کیا کروں۔ نسخہ لکھنا تو شخصیں پر منحصر ہے اور اس میں کوئی تشخص نہیں اس پر تیسم ہو کر کہا کہ بات تو ٹھیک ہے۔ تیسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ درسی کتب میں قانونچہ۔ موجز۔ اقصائی۔ نفیسی۔ سدید۔ شرح اسباب کا لمبا سلسلہ مجھے حیرت دہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ جسے اور علوم میں ملکہ پیدا ہوئے بغیر کوئی علم نہیں آسکتا اسی طرح طب بھی ایک ملکہ کے بغیر کوئی مکر مفید نہ ہو سکتا ہے۔ اور جیسے درسی کتابوں میں علم العموم یا غلارہ اختیار کی گئی ہے کہ مختصرات اور عیاشی دھڑکا میں وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ دودھ کا جلا چھا چھ کو بھونکنے لگ گیا۔ مجھے اپنی گذشتہ عمر کے ضائع

ہوئے کاسخت ہی افسوس تھا اس لئے میں نے صرف قانون ہی کا پڑھ لینا اور وہ بھی صرف عملی حصہ کا پڑھنا پسند کیا تھا اس لئے مجھ کو صاحب نے ایک دن مجھے فرمایا کہ تم شرح اسباب کسی کو ہمارے سامنے پڑھاؤ جس کو میں نے بطیب خاطر پسند کیا۔ اور ایک شخص مولوی محمد اسحاق ساکن گونہ کو شرح اسباب حکیم صاحب کے سامنے پڑھانی شروع کی اور اس میں مجھے کامیابی ہوئی۔ یہ فوائد ناظرین کے سامنے ذکر کر دے میں کہ کسی کو فائدہ ہو۔ اب بھوپال پہنچنے سے پہلے ایک واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ گنا بھاونی سے ہم چلے آؤ میرے ساتھ ایک محمود نامی افغان نہایت خوبصورت لڑکا تھا۔ ہم نے تقو ثا ہی فاصلہ گنا سے لے کر کیا ہو گا کہ ایک زمیندار نے ہم کو کہا کہ اس سرک پر مری ہے اور مری وہ ہیضہ کو کھتا تھا دوسری سرک پر چلو۔ لیکن محمود ایک بڑا مشکل آدمی تھا۔ ٹوکل کے غلط معنی جس میں بالکل غلطی ہو گئی اور اس نے سست ہو گئے ہیں اس میں وہ بھی گرفتار تھا۔ اس شخص کے کھنہ پر بہ وہ نہ کی میں نے بھی روکا۔ مگر اس نے کہا کہ تیرا واحد ہے کیا اعتبار میں نے محمود کو کہا کہ میں بڑا سہل مگر محمود میں۔ آخر ہم چلے چند منٹ کے بعد محمود خود ہیضہ میں مبتلا ہو گیا۔ دور سے ایک گاؤں نظر آتا تھا۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ جلد وہاں پہنچیں مگر ایک ہی اجابت نے محمود کو منسلک کر دیا آخر گاؤں کے پاس پہنچے گاؤں والوں نے بالکل روک دیا اور ہم نے ایک اہلی کے پیچھے ڈیرہ کر دیا محمود کی حالت وقتاً فوقتاً بدلتی گئی اور دو تین روز کے بعد اس نے انتقال کیا۔ اس کے دفن کرنے میں اور اتنے روز کھانا نہ ملنے میں مجھے بہت دقت پڑی۔ اس کے مرنے کے بعد میں نے گاؤں کے منبردار کو دفن کے لئے بہت کچھ منٹ کی گروہ ایک زرخیز لے کر راضی ہوا اور پھر بھی یہ کہا کہ حق کو ہم میں سے کوئی نہ اٹھایا گیا۔ ہاں ہم ایک گھر اگڑھا کھودیتے ہیں میں نے محمود کو خود اٹھا کر گڑھے میں ڈالا اور نماز جنازہ تب یاد آئی جب مٹی برابر کر چکے۔ تو وہ ایک مسلمان جو گاؤں میں صرف ایک ہی مسلمان تھا اور اس کا نام گر جن اور ایک اس کا بھائی اس کا نام ار جن۔ اور جس کو ہر چند ہی میں نے اپنی امداد کے لئے کہا تھا اور انکار کر چکا تھا اس کا اکلوتا بیٹا۔ ہیضہ میں مبتلا ہو گیا۔ کچھ تو وہ مسٹر کا نہ خیال کے باٹ اور کچھ اس لئے کہ مجھے محمود کا علاج کرنے بھی دیکھا تھا میرے پاس دوڑتا اور روتا ہوا آیا اور کہا ہمارے گھر چلو اور بھونج بھی کھاؤ میں چلا گیا اور اس لڑکے کو یہ دوائی دی۔ گل ناشگفتہ عشر ماشہ۔ سہاگہر پل ۵ ماشہ۔ دار فلفل ۵ ماشہ۔ لونگ ۵ ماشہ۔ زرخبیل ۵ ماشہ۔ ۱/۲ رتی کی گولی بنائی اور ہم کے انتہا حال کفائی کے ساتھ دی۔ مفرکد ملی۔ مرج کو چٹا شروع کیا۔ اور سن کوٹ کر اس کے ناخنوں پر باندھ دیا۔ لڑکا سنبھل گیا۔ اور اس کی ماں نے تازہ چھکا بنا کر مجھ کو اس کے اندر بٹھا کر کھانا کھلایا۔ شہر میں مرض کی بڑی شدت ہو گئی اور ہم وہاں طبیب ہو گئے۔ منبردار نے ہمارا روپیہ واپس کر دیا۔ اور مجھے کہا کہ آپ کو میں محض آپ کے اسباب کے بھوپال پہنچا دوں گا۔ اور اس نے اپنے عہد کو بڑی وفاداری سے نبھایا۔ اسی راستہ میں ہم نے حضرت شاہ وجیہ الدین حمید ہمارے شیخ الشائخ شاہ ولی اللہ صاحب کے دادوں میں تھے ان شہیدان کے دیکھنے اور عبرت حاصل کرنے میں بہت فائدہ اٹھایا۔ وہاں شاہ صاحب کہتے تھے ۛ

واقعات بھوپال

بھوپال کے واقعات بہت ہی عجیب ہیں مگر طبی امور کے متعلق مختصر و واقعہ قابل ذکر ہیں۔ وہاں ہم نے نہایت عمدہ دوسدیاں بیوائی خاتونیں جو مجھے ہمیشہ پہننے کی عادت تھی ان میں سے ایک چوری گئی مجھے یقین ہوا کہ طالب علمی کی حالت میں یہ ایک قسم کی مصیبت ہے ہر صبر کر کے طے کو نعم البدل ملتا ہے دوسری صدی کو اس کے شکار میں دیر یا۔ معززے دنوں کے بعد ایک امیر کبیر کے لڑکے کو سوزاک ہوا اس نے اپنے ایک بزرگ شیخ کو کہا کہ کوئی ایسا طبیب ہیں کو لوگ نہ جانے ہوں بلوادرگر وہ بی بی ہونی دوائی نہ دے بلکہ سہل دوائی بتلاؤ تو اور ایسی بھی نہ ہو کہ جس کے بنائے میں مجھے نوکروں کو آگاہی کرنی پڑے۔ جن کو کہا تھا اون کا نام پیر ابو احمد مجددی ہے۔ انہوں نے کہا ایک طالب علم طبیب ہے اور اس کے طبیب ہونے سے لوگ ناواقف ہیں میں اس کو اپنے ساتھ لاؤنگا۔ اور پیر بھی مجھے وہاں لے گئے۔ وہ نوجوان اپنے گھر کے ایک دالان کے کچے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک باغیچہ بھی تھا۔ وہیں ہمارے لئے کرسیاں منگوائیں۔ میں نے اسکا حال دریافت کر کے کہا کہ بیچ کیا لا کا پانی ایک چھٹا تک صاف کر کے اس میں بیٹورہ نقلی جو اچکے دالان میں بارود کے لئے رکھا ہے ملا کر کچی دفعہ پیس اور شام تک مجھے اطلاع دیں۔ میں کھڑکھلا آیا اور قدرت الہی سے اس کو شام تک محفوظ ہو گئی اور اس نے مجھے ایک گراں بہا خلعت اور اتار پونہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ ساتھ ہی یہ بات ہوئی کہ مجھے تھوڑے دنوں میں سلطان اعلا ب خطر تک رسائی میں شریعت ہوئی جس میں پانی بودار اور سیاہ رنگ نکلتا تھا۔ ایک شخص کلیم فرزند علی نے مجھے راسے دی کہ آپکا وطن اگر قریب ہے تو جلد چلے جائیں اس احتراقی مواد سے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اور شام کے قریب ایک بزرگ جو وہاں مہتمم طبیب العلم تھے اس نہایت ہی مخلصانہ خاتون تھیں۔ انہوں نے مجھ سے اگر پوچھا کہ میں بڑھا ہوں میرے منہ سے لعاب آتا ہے کوئی ایسی چیز بتاؤ جو افطار کے وقت کھا لیا کروں۔ میں نے کہا تیرا آئینہ باری۔ طائر الہنجی۔ ورق طلاء سے افطار کریں وہ یہ نسخہ پوچھ کر مٹا واپس آئے اور ایک مرتبان مرہ اور بہت سی الائچیاں اور دفتری ورق طلاء کی میری ساسنے لارکے اور کہا کہ آپ کے منہ سے بھی لعاب آتا ہے۔ آپ بھی کھائیں۔ وہ تو رکھ کر چلے گئے اور میں نے اون کو کھانا شریعت کیا۔ ایک آئینہ کھاتے سے مجھے چند دنوں کی تحفیف ہو گئی۔ جب پھر پانی کا آغاز ہوا ایک اور کھالیا۔ عرض مجھے یاد نہیں کہ کس قدر کھا گیا مگر عشا کے بعد مجھے بہت تحفیف ہو گئی۔ اور میں نے بچاے ملن حرمین کا ارادہ کر لیا۔ حرمین میں جن شیوخ سے میں پڑھتا تھا ان میں جو شیخ الودیع تھے ان کے گھر میں اطلاع کا مرض ہوا اور اہل اسکے ناز سے وہ تنگ آ گئے میں نے گناہ سمجھا اور یہ نسخہ بنا کر پیش کیا۔ شہدہ قطعی ہما شد۔ کتبہ ہما شد۔ الائچی ہما شد۔ گلشن ہما شد۔ کافور ہما شد۔ تو تیسے سینہ بریاں برتی۔ شاید کچھ کمی بیشی بھی ہو مگر اس کے استعمال نے معافہ دیا۔ اور شیخ نے پوچھا کہ ایسا نسخہ اگر طبیب بتا سکے تو عسدرہ بات ہے مگر یہ لوگ بتاتے نہیں۔ وہاں ایک اور امیر میری طبی توجہ کے بڑھانے کا نایہ پیدا ہوا اور محمد وزیر خان صاحب جو ہمارے شیخ مولوی رحمۃ اللہ صاحب کے بڑے دوست اور مناظر

سو بوجہا حبیب کے مکان پر اُن سے تعارف ہوا اور ان دونوں میں ایک شریف کو سنگ مشائخ تھا۔ پھر کد
 فرانس کے ساتھ وہاں کے شرفا کا تعلق تھا۔ وہاں سے وہاں تیس سے پچھری کو پیش کر نکالتے ہیں منگدیا گیا
 اور ڈاکٹر صاحب نے اس کو پیش کر نکالا۔ اس کامیاب پتھر سے بھی ڈاکٹر کی طب کا بہت شوق ہوا مگر سری
 موجودہ حالت اور شواغل نے اس طرف جھکنے نہ دیا۔ ڈیڑھ برس کے بعد کچھ سبکدوشی ہوئی تو حضرت
 شیخ المشائخ پیر و مرشد حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل ہوا اور اُس طبیبہ روح کے
 باعث میرزا منورہ چلا گیا اور ان کی حضوریت مدت رہا۔ اس درمیان تمام دنیاوی شواغل چھوٹ گئے۔
 صرف ایک غلط غنایت فرما جو عورتوں کے تپ و دق سے بڑے ماہر تھے ان سے کبھی طبی تکرار ہو جاتا تھا۔
 وہاں کی اقامت میں خود کچھ کا خیال حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی خاص توجہات کے باعث ہرگز نہیں
 ہو سکا۔ واپس ہوا اور کچھ بیچنا تو اتنے ہی مخالفت کا بازار علما سے گرم ہو گیا کہ ہر بلا کہیں قوم راجی دادہ آئے
 زیریاں گنج کریم بنوادیہ است۔ ہم میں نے ایک طبیب سے مشورہ کیا کہ میں یہاں طبیکریوں تو اس نے کہا کہ
 یہاں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میں آجکے لینے والا آدمی ہوں پھر بھی مجھے اس شہر میں پانچ روپیہ سے
 زیادہ نہیں مل سکتا، وہ نظم نے نہ مانگتا ہے اور تمہاری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوا کا مفت دینا تمہاری
 عادت میں داخل ہو گا۔ اور اُن سے کسی قریب میں نہیں یہاں بھی کر چکا تھا۔ کرنا جین اور شربت کا طریق
 مجھے لمبا نظر آتا ہے۔ اور قصہ سے بھی مجھے کسی قدر نفرت ہے۔ تو اس نے کہا کہ یہاں کے عطاری اور ہرجا
 مخالفت کرینگے۔ علما کی مخالفت اس پر علاوہ ہے۔ میں نے تو کھائے اللہ اپنے ایک طالب علم کو کہا کہ یہ میرے
 پناہ و محبت ۲۰ ماش۔ سر مر سیاہ ۱۰ ماش۔ رنگار ۲ ماش۔ سببہ کا شغری ۴ ماش۔ ایون ۳ ماش۔ کمرہ چھانکا
 اور اسی طرح کا اور سر میں ایون نہ ہو۔ اور میں نے حصے کے بعد وضو کرتے ہوئے ایک شخص کی آنکھ کو
 خود سے دیکھ کر پہلے قسم کا سر سر ڈال دیا۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک اور نے درخواست کی اُس کے بھئی ڈال دیا۔
 یہ ہمارا پہلا اشتہار تھا۔ صبح بہت سے لوگ آئے اور سر میری طلب کیا۔ ہمارے شہر میں رطوبت کے زیادہ
 ہونے سے یہ بیماری کثرت تھی کبھی کبھی کو نری اور بعض کو معدی آشوب تھا۔ اور بعض کے طبقات العین میں
 اس لئے ہم نے طریق کشیزی میں کل اسفود و دوس پر تہا ہے اس کی ہدایت کی۔ اور بعض کے کان
 کے دچھے یا کس پٹی یا گردن پر منقظ کیا یعنی بیٹر لگا دیا۔ جلد کے بھی عجائبات میں اس تدبیر نے بڑی کامیابی
 کا منہ دکھلایا۔ پھر ہمارے اسی برس کے دوست ملک فتح خان محو ز رئیس محمد سے بہت ملا کرتے تھے اور ان
 کے اولاد نہ تھی میں نے ان کو اصرار سے کہا کہ آپ شادی کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کبھی بھرتیک
 بھی نہیں ہوتی۔ مجھے صاحب میزان الطب کا قول بکر اگر گاہ گاہ میسر شدو حکم اکیرہ داروہ دیری دیتا اور
 میں نے کہا کہ آپ بھین کریں کہ آپ کامیاب ہو گئے آہ میرے اصرار پر انہوں نے شادی کر لی۔ اور میں
 نے سم الفار اور عمدہ ایون کے ساتھ بیاب کا ایک مرکب بنا دیا اور اس کے کھانے پر جمون فلاسفہ کی
 تکیہ کر دی۔ قدرت الہی سے اُن کے گھر میں عمل ہوا اور لڑکی پیدا ہوئی۔ میں نے ہر چند کہ آپ
 لڑکی کو کسی دایہ کا دودھ پلائیں مگر نہ مانا۔ اور قریباً چھٹی دوا کی پھر دی تو اس سے پھر عمل ہوا اور لڑکا پلایا

جوانہ کے فضل سے محمد بنات نام کڑا اس سنٹ ہے وہ مجھے ہمیشہ اپنا چچا بھی لکھا کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکے خیال میں
برکت دے کہ وہ کئی کئی نہایت بیماریوں میں ہمارے علاج کے گاؤں میں ہماری طب کا غیر معمولی چرچا پھیل گیا
اور مجھوں سے ایک شخص جو اس وقت بھی اندر پولیس میں ہے بد وقت ہو کر علاج کیلئے میرے پاس آئے تو نہ دیکھ کر پہچانی تھے
ان کا نام ملا مستور اس ہے۔ اسکے علاج کو بہت کئے اور کامیابی ہوئی اور اس اثنا میں دیوانہ کر پارہم فیرہم جوں کا
گدڑ بند ڈانٹان میں ہوا بہر حال یو انصاحب اور ملا مستور اس کے مضمون بخشی جو اس سنگے صاحب سے سرکار مجوں سے ذکر
کیا ان دونوں میں ایک بیمار ایسے فالج میں گرفتار رہا جس کا فالج پاؤں کے اطراف صلیب سے شروع ہوا اور روز بروز بڑھتا
گیا پھر ہاتھ بھی مفلوج ہو گئے۔ اسکے باپ میری طرف جمع کیا۔ طب یونانی اس مرض سے جانک میرا علم ہے
خاموش ہے خواہ گلیہ سے کام لینا اس وقت میری طاقت سے نام تھا۔ اب وہ دوسری تحریکات جس سے کہ منظر کے
بعد طب جدید کی طرف مجھے لٹھکایا۔ میں نے ڈاکٹروں سے مشورہ لیا اور تیار رہا ڈاکٹروں کا شکر تھا ڈاکٹری مشورہ
اس وقت میری سمجھ میں پورا نہ آیا غرض میں نے کسٹرائل ڈاکٹر کاوٹی اور شہد پلایا۔ اور سہل کے بعد اسکے فترات تلہ پر
ایک بلشر لگا دیا جس سے اس کا سانس ٹھہر گیا۔ پھر میں نے اسے کچھ کوزن اور قولا دین میں روزوار جب فریون
ہمت میں دوبار دینا شروع کیا۔ یہی اصول علاج تھے جو اس وقت کئے اور کامیابی ہوئی۔ اب بیماروں کا اناموں سے
اور شہر سے بہت بڑھ گیا۔ یہ تصدیق ہوئی ہے کہ کیسے کیسے امراض میرے پیش چھوئے اور کسی کسی تکالیف انسانی
پیش کر قدرت کے عجائبات میں سے ایک عجوبہ لکھو اس حصہ کو ختم کرتا ہوں۔ ایک رئیس محرقہ میں گرفتار ہوا اور مجھ سے
تھکا کہ ساتویں دن اسکو بحران چوگا میں نے بہت توجہ سے علاج کیا اور وہ بحران کے پہلی شب میں جب اسے بہت
اضطراب ہوا تو اس کی ماں نے کہا آج چوتھے روز سے علاج کرتے ہیں اور کوئی وقت نہیں ملا کہ میرے بچہ کا تب
شے اسلئے کسی اور طبیب کو بلاؤ۔ وہ سارا طبقہ بحران کے عجائبات تھے اور خط پر پھر وہ کہنے لگا میں اس طبیب کا نام
حکیم کریم علی تھا جو ایک انی طبیب بندہ ڈانٹان کا قادیانوں رات پہنچا اور اس نے یقین کیا کہ اب بحران کا وقت قریب
ہے اور ایک پڑی بہت جلدی نکال کر وہاں پیرد شک پڑا تھا اسکے ساتھ کھلائی۔ اور میری طرف دیکھ کر منسا اور کو کہا کہ
یہ کیا تب ہے۔ ابھی ہماری پڑیہ سے ٹوٹ جاو گیا۔ بخوشی وقفہ کے بعد مریض کو بحران ہوا اور طبیب کی پڑیہ پر شش
کر گئے۔ میرا ایمان خدہ بڑ گیا کہ وہ یہ کیسے سامع ہے جس نے مجھ کو ہر ایک حکم کی بروخت سے بچا دیکھ لے رحمت
فرمائی۔ اور مفلوک پھر وہ کہنے کیلئے ایک آن بھی مجھے نہیں چھوڑا اس نظارہ نے میرے ایمان کو بہت ہی بڑھایا
اور حکیم کریم علی صاحب نے بھی ان سے انعام کے لئے کہا کہ ہم ایسے علا جوں کیلئے جاؤ دے سے نہیں ٹھہر سکتے اب
ہم ہجرہ کا حصہ اس پر ختم کرنا کافی سمجھتے ہیں اگرچہ میں وہاں ساٹھ سال رہا ہوں اور بہت ہی اقسام کے مریض
دیکھے ہیں۔ اب ہم مجوں پہنچتے ہیں۔ اور اسکا ظاہری سامان بخشی صاحب کے بھانجے کی صحت بخشی۔ مجوں پہنچے وہاں
میاں لال دین نام ایک ممتاز رئیس تھے انکے لڑکے کو زحیر کا ذب ہوئی اور اطباء نے جواب سے کام لیا اور
مریض کی حالت بہت ردی ہو گئی میاں لال دین کو مجھ سے ایک مغربی رنج تھا اور وہاں کی نسبت پاس
کچھ طبیبانہ بھی مدد ہی کی جو کہ مجھے علاج کیلئے بلایا۔ خدہ شدو سبب خیر گذرنا تھا۔ میں نے اس کو اس حال میں
دیکھا کہ اس سال میں (جب چند خول میں ہوتا ہے۔ اس شکل کو پٹ پرکتے ہیں) کیلئے اس کے ساتھ اور مجھے بھی لڑکے کا زحیر

کادب ہے اور علاج میں بھی غلطی ہے مگر میں خطرات کا نہیں جرات ذکر کیا کہ کوئی امر ظاہر کر دل اس وقت مجھے طبع جدید
یہ فائدہ دیا کہ موجودہ طیب جو اس وقت وہاں حاضر تھے سب طب انگریزی سے واقف تھے میں نے ایک
مرکب ایسا بنایا جس میں پوٹاشلین تھی اور وہ تشخص کا راز ہو گئی۔ اگر سو مرتبہ سال تھے تو گیارہ رو گئے اور
دوسرے دن بھی میں نے وہی ترکیب استعمال کی۔ جس پر انہوں نے مجھے باوجود کمورت کے ایک عمدہ
یا رفتہ ہی یا بوجہ زین وغیرہ اور کچھ غلط دیدیا۔ دوسری تقریب یہ ہوئی کہ کٹنگی کے افسر کو فوج شدید پھا
اور نصف رات کے قریب مجھے بلایا اور میں نے یہ سوچ لیا کہ شدت درد کے باعث سہل مفید نہیں ہوتا
اس لئے میں نے ایون۔ گیمسوج۔ اور ٹوشادر کا مرکب اپنے پاس سے دیدیا جس سے اس کی قوی
دور ہو گئی۔ پھر راجہ پونچھ کو ایام ہیضہ میں جبکہ وہ قلعہ باہو میں مسدود کارجموں کے مقیم تھے دوستدار یا
جسے ڈیمنٹری کہتے ہیں) نے آدایا۔ وہاں سبوس اسبول اور انہارا اور شیرہ کن نے مجھے تحریک دی۔
کہ میں ہندی طب پڑھوں کیونکہ ان کی نسبت صرف ہندی طب راہنما ہوتی تھی اس کام کے لئے پنڈت
ہرناما اس ہونے پنڈت منتخب کئے اور ان سے لکھتے ہوئے سرت سرتا پڑھا۔ اور طب جدید کے لئے صرف
ہست سی کتابیں منگو کر طالع کس۔ اور پنڈت جی کی میں ایسی خدمت کرتا تھا کہ بعض وقت ان کے حصے
کے لئے عمدہ نمک کی عیاں کشیر سے منگواتا تھا۔ اور وہ بھی مجھے بچوں سے کم عزیز نہیں سمجھتے تھے۔ اس
میرے پڑھنے کی خبر ہمارا ج جموں کو کی گئی۔ کہ شخص ابھی طب پنڈت ہرناما اس سے پڑھتا ہے جو آپ کانٹے
نوکر ہے۔ مجھ سے جب پوچھا گیا کہ تم پنڈت ہرناما اس کی تواضع دریا میں زیادہ کیوں کرتے ہو تو میں نے کہا
کہ وہ قومی استاد ہیں۔ اس میری گفتگو نے رئیس کے دل پر بہت ہی بڑا اثر کیا اور بڑی عظمت سے مجھے
دیکھنے لگا۔ ان دنوں میں جو میرے مولانا نے میری نخواست کا علاج کیا وہ بھی عجیب ہے کہ یہاں میاں لالہ ابن
کا بنافروز الدین جو مجھ سے دلی تعلق اور اخلاص اور نہایت گہری محبت رکھتا تھا وہ عالم شباب میں چھپک
میں مبتلا ہوا اور مر گیا۔ میرے سامنے ہی اس نے جان دی۔ اس صدر کو اللہ پتر جانتا ہے کہ مجھ پر کیا
کیا گزری اور مجھے یہ واقعہ اب تک بھی تکلیف دینا ہے کہ کوئی تدبیر وہاں کام نہ دے سکی بہت ہی نگریں مابین
گمنا کاری یہی یہ فضل کی باتیں ہیں جن میں خلوص محبت کا جو پاک نمونہ میں نے دیکھا ہے وہ شیخ فتح محمد اور
اس کے سارے کنبہ کی عورتوں اور بچوں اور نوکرول کا احسن اخلاق تھا۔ جو بلا کسی بدل کے میرے ساتھ
سالہا سال رہا اور اب تک بھی ہے اور ان کے بھائی شیخ امام الدین کا مہر دور۔ اور شیخ علی محمد تاجرونیہ
مقیم جموں نمبر دور تھا۔ اور اب تک ہے۔ اور ہندوؤں میں جہاں سے بڑے عنایت فرما دیا وہاں گوبند سہاسے
اور ان کے بعد وہ ان لچھنداس اور پھر سردار روپ سنگھ۔ سردار لال من اور سردار مونی رام ہیں۔ اور تھے
جن کو جہاں سے طبی مشوروں کے علاوہ ہم سے خاص طور پر خطرناک معرکوں میں سلوک کرنے کا موقع ملا۔
اور ہم ان کے ہمیشہ شکر گزار رہے۔ اور کشمیر میں راجہ عطا محمد خاں رئیس پاڑی پورہ اور راجہ فیروز الدین خاں
اور راجہ غلب الدین۔ خاص ذکر کے قابل ہیں۔ اور ان میں طبی تذکرے بھی موجب ذکر ہیں مگر اب بھی ہوتی
جاتی ہے۔ صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص جو خطرناک نصف ہاد میں مبتلا تھا اس نے

مجھے کہا کہ کوئی غلطی ہوئی دوائی آپ مجھے دیں اور میں نے اُس کو یہ نسخہ بنوا دیا۔ زعفران۔ داجینی۔ چانفل۔
افیون۔ مشک۔ عطر زعفران۔ شکر قند۔ قرفل ہر ایک ماشہ۔ مرورہ ۲۰ ماشہ۔ روغن سم الغار۔ ۲۰ ماشہ۔ گولی بقدر
ایک سرخ ہمارا کا ڈھول آمل، بالوند۔ بعد غذا۔ جس کے استعمال کے بعد اس نے میری پیوی کی دعوت کی اور
اس کی بی بی نے میری پیوی کے ہاتھ میں سونے کے بڑے بڑے انگن بہت محبت سے ڈال دئے اور
خو اس شخص نے مجھے شہینی گھوڑے باہر ارد دیدیئے۔ ہم تو یہ نسخہ بھی محنت ناظرین کے پیش کرتے ہیں ہیں
سے ہم نے اس قدر فائدہ دیکھو یا تھا۔

اب ہم اس قصہ کو ختم کرتے اور صرف یہ بتاتے ہیں کہ ہمارا جو پونچھ موجودہ کو زلزلہ میں ایک قسم کا
اختلاج القلب پیدا ہوا اس وقت ان کا علاج میں نے ایک سال کے قریب کیا جب میں کامیاب
ہو گیا تو انہوں نے بہت ہی اظہار اپنے دینی اعتراض سے کام لینے کے لئے مجھے میرا سرنگھ کا حامی قرار
دے کر ایک مقدمہ کی بنا ڈال دی یہ قصہ صرف اس لئے ہے کہ کوئی طبیب کسی میرا کامیابی کی بنا پر کچھ فائدہ
بھروسہ نہ کرے۔ اور اسباب و نیا پر مغرور نہ ہو۔ میں نے بہت تجزیہ کیا ہے اللہ تعالیٰ جہاں سے چاہتا ہے وہاں
سے ہی سب کچھ دلا سکتا ہے اور کامیابیوں کے ساتھ ناکامیوں کے ساتھ کامیابیاں ملا
دیتا ہے۔ وہ صحیح و علیم ہے۔ میرے دل میں بعض دفعہ شیطانی وسوسہ آتا تھا کہ اس نوجوان پر میرے بڑے
بڑے احسان ہیں والا اس کی کامیابی پر محنت کے ساتھ اور اس کی شرافت کے ساتھ مل کر جب اس کی
باپ کی خدمات اور شکر یہ یاد دلاؤنگی تو شخص ہمارا مشکور رہیگا۔ مگر باپ کے مرنے کے بعد اس نے ہمارے
اپنے اور کی کوشش کی کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ ہمیں ایسے ایذاؤں سے بچاتا رہتا ہے یہ ان کے پاس ان
جنگشوں کا نتیجہ ہے جو ان کے ارد گرد رہتے ہیں ہم نے ان تمام قصوں کو صاف طور پر اپنی سوانح حشری میں
لکھا ہے۔ جو ناظرین کے لئے بڑی بڑی جہتوں کا موجب ہو گا اس میں ہم نے اپنی غلطیوں کا اعتراف
اور ناچیزہ کاریوں کا اعلان کیا ہے اور مفصل وہ اسباب بیان کئے ہیں جن کے نتائج ہم نے آنکھوں
سے دیکھے۔

لطیفہ اور طبیب کیلئے احتیاط اور عبرت۔ جب میں نیانیا بعیرہ میں طب کرتا تھا ان دنوں میں ایک
سید جس کو ناک کا کوئی مرض تھا میرے پاس آئے اور میں نے اپنے ناقص علم کے سبب سے بتایا کہ
گدھے کی تازہ لید کا پانی ناک میں ڈالو۔ شاہ صاحب نے سمجھا کہ تم سو کہتے ہو اس لئے انہوں نے کچھ
ہمیں کہا اس میں یہ فقرہ لطیف تھا کہ آخر موت نہ سیکھے ہی تو میں دینی پیشاب سیکھنے والے اور چوں میں
ایک دفعہ میں نے اتوار کے روز ایک شخص کو مرہ آمد بلایا۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ
آج اتوار ہے۔ اس واسطے رسم و رواج کا دیکھنا بھی طبیب کے لئے ضروری ہے۔ فقط

کرم مضامین مبارک ہو
نظر نگاہی میں رہا ہے
بہی اور شکر جاننے کو
اور مال کو سرچ تنگ
پہے ہمارے ہر شخص
اول سے لے کر
نہایت جرب و جہد
جو ہر شخص کی زندگی
مختلہ ہونے اور
بیکر کرنا ہو ایک چلن

واذ امرضت مولیٰ شیفین حکیم حازق علوم طبیبہ کا مہرورسا

کرم مضامین مبارک ہو
نظر نگاہی میں رہا ہے
بہی اور شکر جاننے کو
اور مال کو سرچ تنگ
پہے ہمارے ہر شخص
اول سے لے کر
نہایت جرب و جہد
جو ہر شخص کی زندگی
مختلہ ہونے اور
بیکر کرنا ہو ایک چلن

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع محصول ڈاک شنگی باندھ دیتے ہیں

ایڈیٹر حکیم محمد حسین پورائے کازخام عیسے فکھٹا

جلد ۳ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء منبرا

طبی دنیا کی خبریں : پرو فیسر سپرنگے اعلان کیا ہے کہ وہ شیر کلوسس و گھٹیاں اور جوہوں کے گلو اور میں پڑ جاتی ہیں۔ اسکا علاج کر سکتے ہیں اور اسکے لئے انہوں نے ایک کرکس تیار کیا ہے جس میں زندہ اجڑا ہوا ہر اور بچا ٹھیکہ لگا یا جاتا ہے۔

اگرچہ بعض ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ شکر کوک ہے اور جسمانی قوت میں کمی پیدا کر کے انسان سے زیادہ کام لاتی ہے لیکن پیرس کے مشہور ڈاکٹر سی۔ پیری نے تجربے سے جو فوائد ہی ثابت ہوا وہ مزید شرحاً ص پر کیا گیا ہے۔ یہ ثابت کر دیا ہے کہ شکر کے اثر سے انسان کم کام کر سکتا ہے البتہ شکریہ ہے کہ اس کا اثر بخوبی دہر رہتا ہے۔

وکیٹ کا طبی اخبار لکھتا ہے کہ انسان اپنے کو یہ خیال کر کہے دیا بھی ہو جاتا ہے اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہر روز ہو جائے اور ہر لمحے قابل ہونے تو ہماری حقیقت بڑھ ہے ہوجائے اور ہر لمحے کے قابل بھی خیالات کا بڑا اثر پڑتا ہے اسلئے انسان کو عوام اس کی عمر تک ہی ہوجا بھی دیا جائے

ڈاکٹر اورن لڈ کی کہ ہے کہ جو گراہن میں ہوتا ہے جس میں کاکوئی نہیں ہوتا بلکہ ان کا خیال ہے کہ وہ ایسے مریض کو قضا پر اس کے لئے غذا دینے اور کھانے کی تیار داری کرنے سے ناگوار ہوتا ہے۔ ہر شخص مفادات کی وجہ سے قہر سے نفع نہ لے سکتا لیکن اگر مریض کو غذا دینا اور کھانا کا خیال کرنا چاہئے تو اس کا خیال نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی نفع پہنچانا چاہئے۔

کات لیا جس اسکا کا نام ہوا عشو دم کر یا اطمینان اسکا علاج کر سکے۔ اس پر اسکے بانی میں ایک کوکھا کھو اور اگر گناہ کی کاسیں کھڑا کر دیا جو میں گھٹنے کے بعد جب لگا لگا گیا تو وہ دم نہا اور غذا۔ ڈاکٹروں سے پہلے قہر کی ہے کہ کبھی کسی شے کے جذب کر لینے کی خاصیت ہے اس کی کاس کا دہریہ مٹی لے جو اس لیا جیٹی اور کم میں ہی اگر کسی کو کاس پکٹ لیتا ہے تو کاس لے جئے عضو کو زمین کے اندر دبا دیتے ہیں اور سین سے زہر کا اثر زایل ہوجاتا ہے۔

جو مریض کا ایک بلو لیا لکھتا ہے کہ اس میں یو کلیڈس کے رشتہ فزیک پیدائش میں دماغ ہر دور ہوجا میں کوکھا اثرات کی خوشیوں سے قہر سے قہر حیات ہوتی ہے اور یو کلیڈس کا تیل کا کام اور لگے کی خواہش کے لئے نہایت نافع ہے۔

حکیم حازق و شوق تام شکر خط و کتابت ترسیل زر بنام حکیم احمد الدین صاحب مدینہ دار الشاہ جلالہ ہونی چاہیے

علاج الامراض

کبھی درد کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ غرض
مذہبی اور کفروری اور اعضا شکنی اور اکڑا
اسکی پختہ اور خاص علامات ہیں۔ اور یہ
حالت ہمیشہ نہیں رہتی ہے۔ بلکہ ذہب بہت
عائد ہو کر رہتی ہے۔ اور اسکی ذہب عوام
تیسرے پہر اور چوتھے پہر شروع ہو کر دوپہر
گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ سوتے وقت
تک رہتی ہے اور پہر ہر روز بھی اس حالت
کا رہنا ہر ایک شخص میں ضروری نہیں ہے
بلکہ کبھی ایک دن یا چند دن کا وقفہ بھی
ہو جاتا ہے۔ پھر وہی حالت ظاہر ہو جاتی
ہے۔ جو چند یوم تک رہتی ہے۔

اسباب :- اس کے یہ ہیں۔ بدن میں
استلا کا ہونا۔ عضلات کی خرابی۔ خون
میں کسی قسم کا فساد۔ کسی عادی رطوبت
کا بند ہو جانا۔ یا سہل اور قصد کی عادت
ہو اور اسکو ترک کیا جائے۔ عہد غذا
کھانا اور ریاضت نہ کرنا۔ بہت عیش و
آرام اور بالکل ترک ریاضت رنج پیدا
کرنے والی اشیاء کا استعمال کرنا۔ مثلاً
والیں کھانا وغیرہ وغیرہ

علاج :- اگر مریض جوان زبردست ہو
تو قصد کرنا سہل دنیا نہایت مفید ہے
سہل کے لئے کوئی گرم اور تیز دوا نہ
چاہیے۔ بلکہ صفرا کا سہل دنیا چاہیے
مثلاً پوست ہلدی۔ تول۔ شاہرہ۔ تول
قرنہدی۔ تول۔ گل سرخ۔ تول۔ کاسنی۔ تول۔

لوی جگہ اور نام فحش ہے۔ یہ بیماری ایک عام
بیماری ہے۔ اس کے عام نوں شکل پائے جاتے ہیں خصوصاً
شہری لوگ بہت دہاتیوں کے اس مرض میں
مرتا کرتا نظر آتے ہیں۔ لیکن اول تو مریض اس کے
علاج سے قبل اور کاپی کو کھم میں لاتے ہیں لیکن
زیادہ تر حکیم لوگ اس بیماری کو کچھ سمجھ نہیں سکتے
یا قدر نہیں کرتے۔ اس لئے اسکا علاج باقاعدہ
نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس کا بیار پست بہت
اور دائم الریض رہتا ہے اور اکثر عمر العلاج
بیدریوں مثلاً مایو لیا ماتی و دق شیخوخت
وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے
ناظرین کو غیب سمجھ لینا اور یاد کر لینا چاہیے۔
تقریباً مریض :- یہ ایک ایسی حالت ہے کہ
مریض تب کا گن کرتا ہے۔ کہ گویا ابھی تب
چڑھنے کو ہے اور یا یہ سمجھتا ہے کہ نرم نرم
تب مینے شگھا سچا بدن میں موجود ہے۔
پھر جاپاں اور اکڑا یاں لیتا ہے۔ اور اپنے
آپ کو مچ دیتا ہے بعض لوگ اسی حالت
میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کو دبا لیتے اور بعض لوگ
بدن کو اپنے ہاتھوں سے زور کو ب کرتے
ہیں۔ اور نا طاقی اور ضعف اور تکان کے
شاکل ہوتے ہیں چہرہ اور آنکھیں سرخ
ہوتی اور عموماً بدن بہ نسبت صحت کے گرم
مردم ہوتا ہے۔ لیکن تب کی حد تک گرم نہیں
ہوتا۔ بعض دفعہ ناک اور منہ سے جوساں
برآمد ہوتا ہے۔ وہ بھی گرم ہوتا ہے بعض
دفعہ آنکھیں بھی جلتی ہوئی معدوم ہوتی ہیں

آلو بخارا، سوتلہ، سیب، دانہ، پانی، دسیر
 میں مطبوخ کر کے شکر تری ۵ تولہ، ترید سونا
 غازیقون ۳ ماشہ، تربخین ۳۰ تولہ ملا کر نوش
 کریں۔ یہ ایک بڑے نسخہ کا وزن ہے۔ جب
 رائے خود کم کر سکتے ہیں۔ اگر مرض دہلا اور
 لاع ہو تو گشنیز خشک شکر ملا کر ایک کھٹ
 دس کھٹ لگے۔ ہر روز کھا دیں۔ اور اگر گشنیز
 کو پہلے سر کریں مگر کر لیں تو ازالہ مرض
 غذا میں سیرج تاثیر ہو جاتی ہے۔ گل شہن
 آملہ تولہ۔ اصل السون تولہ۔ شکر لاکر چنانہ
 بھی مفید اور مرہب ہے۔ اور سرد پانی پینا
 اور سرد پانی میں غسل کرنا فزاد آرام دیتا
 ہے۔ لیکن یہ عارضی علاج ہے۔ زیادہ
 تکلیف کے وقت اس سے بھی کام نکال لینا
 چاہیئے۔ پھر ریاضت کرنا۔ صبح و شام ہر
 غوری کرنا قدرے بھوکہ رکھ کر کھانا۔ بلصنہ
 کا خیال رکھنا اس مرض کے لئے کافی علاج
 ہے۔ میں نے بہت سے مریض اس قسم کے
 دیکھے ہیں۔ اور عموماً علاج کی غلطی سے
 زن بدن زیادہ تکلیف میں رہتے رہے۔
 لیکن علاج بذاتے بہت جلد صحت کو حاصل
 کر چکے ہیں۔ فقط راقم حکیم احمد الدین عائنٹ ایڈیٹر
حفظ صحت :- اعضائے انسانی میں سے
 نہایت مہرک اور قابل قدر عضو معدہ ہے۔
 ہر ایک انسان کو اس کی نہایت اعلیٰ درجہ
 کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اگرچہ ہر ایک شخص
 کے لئے اپنے تمام اعضاء کا محافظ ہونا ایک
 حفاظت کے ان تمام قواعد کو ملحوظ خاطر
 رکھنا اور ان پر عمل درآمد کرنا جن پر صحت

دار و مدار اور تمام اعصاب کے سلامتی اور
 پابجائی کا انحصار ہے۔ اعلیٰ فرض ہے۔
 لیکن چونکہ بعض کاہل الطبع اور کوتاہ اندیش
 اپنی عظیم الفرصتی اور عدم استطاعت کا
 چھوٹا عذر پیش کر کے اس اعلیٰ فرض سے
 کنارہ کشی کرتے اور اپنے قتل اور نکال کا
 ثبوت دیتے ہیں۔ خواہ ان کا یہ عذر کسی قدر
 صحیح ہو یا غلط لیکن ہم اپنا کو کسی قدر مدد
 سمجھ کر یہ تاکید کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ اپنی
 تمام قوتوں کی محافظت نہیں کر سکتے اور
 ہر قسم کے امراض سے اپنے جسم کو صحیح و سلامت
 رکھنے کی کوشش نہیں کر سکتے تو صرف ایک
 عضو مندرجہ عنوان جس کا نام معدہ ہے کم کم
 کم اس کا خیال تو جاہلیت ضروری اور لاپرواہی
 ہے۔ اس کے متعلق تمام عذروں کو ضرور چھوڑ
 دینا چاہیئے۔ خواہ اس میں آپ کو کسی قسم
 کا مالی یا وقتی خرچ اور ہرج بھی گوارہ کرنا پڑے
 لیکن اس بات کی طرف ہمیشہ اور ہر گھڑی
 خیال رکھو۔ کہ معدہ میں کسی قسم کا نقص
 عائد نہ ہو۔ پاوے۔ کیونکہ معدہ کا نقصان
 معدہ تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ تمام
 اعضاء پر اپنا اثر ڈالتا۔ اور پھر بیمار ہونے
 سے کوئی اعضا بھی اپنی صحت اور طاقت کا
 دعوے نہیں کر سکتا۔ جو لوگ طبی واقفیت
 رکھتے ہیں۔ ان کو تو صرف یاد دہانی ہے وہ
 خوب جانتے ہیں۔ لیکن جنکو طبی مذاق نہیں
 آتا وہ ہم اس قدر اور سمجھا کر اصل مضمون شروع
 کر سکتے ہیں۔ کہ حقیقتاً ہر امراض جسم انسان
 میں معدہ کی شرکت سے واقع ہوتی ہیں۔ تھ

ہو اور سپٹ کی جلد تنی جائے اور قراقریب دیکھ کے
 اور آؤغ لینے ڈکار میں کھانا کھانے کے بعد اس
 کھانے کا مزہ آوے اور اس لئے میں وقت
 ہو تو وہ مقدار میں زیادہ تصور کرنا چاہئے۔ اور
 جس کے کھانے کے بعد جسم میں قوت و توانائی
 اور دل میں فرحت اور خوشی حاصل نہ ہو۔ بلکہ
 اشتہا بدستور ہو اور کھانا شوق کثرت سے ہم
 وہ مقدار سے کم سمجھنا چاہئے۔ اور اس سے
 درجہ اعتدال کا قیاس بخوبی ہو سکتا ہے لیکن
 یاد رہے کہ محض بھوکہ کی تابنداری ہی ہرگز کثرت
 کرنی چاہئے۔ بلکہ اپنی شدت لینے میں اعتدال
 بھوکہ باقی ہو تو کھانے سے رک جانا چاہئے
 تھوڑے ہی عرصہ میں وہ بھوک زایل ہو جاتی ہے
 اس میں بڑا حرکت یہ ہے کہ جب تک معدہ بھرا رہے
 پر نہ ہو جائے۔ تب تک بھوکہ محسوس ہوتی رہتی ہے
 اور جو بھوکہ کبھی قدر ہونے طعام کو ترک کر دیا
 جائے۔ تو طعام معدہ میں بحالت بھنگی حرکت کرنا
 اور محتاج ہو کر معدہ کی بقایہ فضائی گیزر کر دیتا ہے
 اور غذا بخوبی فعل انہضام کو قبول کر لیتی ہے
 اور بصورت دیگر جبکہ معدہ پہلے ہی سے بھر دیا
 جائے تو بوقت ہضم پورے طور پر حرکت نہیں
 کر سکتا اور نہ اس میں لینے طعام میں تکفل واقع
 ہوتا ہے جو بھنگی اور ہضم کے لئے ایک لازمی شے
 ہے۔ اس لئے وہ طعام پورے طور پر نفع نہیں
 پاسکتا۔ اور بھنگی وغیرہ امراض کو پیدا کر دیتا ہے
 اس لئے اس کو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا چاہئے۔
 (۲) کھانا کھانے کے بعد کسی سخت رہائش
 میں مشغول ہونا نہ چاہئے بلکہ آرام اور سکون
 کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ غذا کھانے کے بعد

مکمل اور وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ ایک دو نہیں
 اور پھر میں نہیں بلکہ سیکڑوں اور اگر محض
 مبالغہ نہ تصور کیا جائے۔ تو ہزاروں بیاریں
 صرف معدہ کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہیں۔
 گویا حفظ صحت کے لئے جس قدر تمام اعضاء
 کے متعلق آپ کو تفصیل سے سمجھانے اور آپ
 ہر ایک پہلو کے متعلق تشریح و توضیح کرنے میں
 کوئی دیر نہ آکر کوتاہی نہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
 اب ہم ذیل میں وہ تمام قراعد درج کرتے ہیں
 جس پر عمل پیرا ہونے سے خصوصاً معدہ
 اور عورتا تمام بدن کی صحت خدا کے فضل سے
 برقرار ہو سکتی بلکہ ترقی کر سکتی ہے۔

(۱) غذا اعتدال اور اوسط مقدار میں کہانی
 چاہئے۔ لیکن چونکہ ہر ایک شخص کا جسم اور
 طاقت وغیرہ یکساں نہیں ہوتی اس لئے مقدار
 معین نہیں کیا جاسکتا۔ اور ہر شخص کا اعتدال
 جدا جدا ہے۔ ہر ایک شخص کو اپنے قدر سے
 افراط و تفریط فرنی چاہئے۔ زیادہ مقدار سے
 کھالینے میں تھکر لینے بد معنی اور عفونت وغیرہ
 مناسب کثیرہ کا اندیشہ ہے۔ خصوصاً جن کا معدہ
 پہلے سے ہی کرفہ ہو اور کسی مقدار کے باعث
 اور لاغری لاحق حال ہو جاتی ہے۔ خصوصاً ان کو
 کے جن کے جسم میں پہلے سے ہی گوشت اور لڑو
 کم ہو اور خشک مزاج کے ہوں اور اعتدال جس کو
 خیر الامور اور سطحی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ انسان
 کی صحت کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ اگرچہ
 درجہ اعتدال مقرر نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ پہلے
 یہی ذکر ہو چکا ہے لیکن اس قدر یاد رکھنا چاہئے
 کہ جس طعام کھانے کے بعد شکم میں ثقل محسوس

سہلی کار و بار کا کرنا یا چیل قدمی کرنا مفید ہے اور پھر اسٹ رہنا پہلے دایں پہلو پر پڑنا یا چیل پر کھانا ہے۔ رات کی رونی کھا کر ضرور چیل قدمی کرنی چاہیے۔ کھا تے ہی سو جانا ٹھیک نہیں اگر حادثہ ہو تو اس کو آہستہ آہستہ ترک کرنا چاہیے۔ (۳) مختلف الہضم غذاؤں کو ایک وقت میں نہ کھانا چاہیے۔ مگر وہ چیز جو دوسرے کی مصلح ہو اس کا کھانا اور جمع کرنا غیر مزہ دل نہیں بلکہ بہتر اور ضروریات سے ہے۔ مثلاً جو غذا چوب ہو تو اس کے بعد کوئی تکلیف شراہ وغیرہ نہ کھائی جائے یا اس کے برعکس دیکھو کہ یہ چیزیں مزہ یا کیفیت میں مختلف ہیں ہضم میں مختلف نہیں اور منع وہ ہیں جو مختلف الہضم ہوں۔ اور جو چیزیں ایک دوسرے کی مصلح ہیں وہ ہیں۔ چرب کی مصلح شور و شیر اور پائس اس کے شور و شیر کی مصلح چرب اشیاء ہیں پھر ترش کی مصلح شیرین ہے اور شیرین کی ترش وغیرہ وغیرہ۔ اور جو چیزیں مختلف الہضم ہیں ان کی مثال یہ ہے کہ جو چیزیں ہضم ہو مثلاً موٹے گوشت اور جو چیزیں الہضم ہو جیسے پرندوں کا گوشت ان کو ملانا نہایت بُرا ہے۔ ان جن چیزوں کے ہضم میں صحت اس فرق ہو تو پہلے ہضم چیز کو کھالیں اور بعد از دو ہضم کو اس کی وجہ سے کہ جو چیزیں ہضم ہوگی وہ پہلے ہضم ہونی شروع ہوگی۔ اور پھر یہ وجہ بھی ہے کہ یہ نسبت کم معدہ کے قعر معدہ میں باضدہ کی طاقت زیادہ ہوتی ہے تو ہضم چیز کے پہلے کھانے سے وہ قعر معدہ میں چلی جاوے گی اور پہلے الہضم کم معدہ میں طرح ان کے ہضم میں مساوات ہو جائے گی۔ اور اختلافات دور ہو جائیں گے۔ بر خلاف اس کے اگر

سلیج الہضم پہلے کھائی اور دیر بعد یا دیر ہضم اور پہلے الہضم چیز کا کھانا جائے تو پہلے الہضم نفع پا جائے گی اور غلیظ دیر ہضم باقی رہیگی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یا تو معدہ ہضم سے قاصر ہوگا۔ اور غذا ویسی کی ویسی بڑی رہیگی اور یا وہ غذا فاسد اور تباہ ہو کر طرح طرح کی معدے اور دیگر امراض کی بنیاد قائم کر دے گی۔ ایک ترکیب اور بھی ہو سکتی ہے۔ کہ دیر ہضم چیز کھانے کے بعد جب غذا نیم ہضم ہو جائے تو پہلے الہضم کھا لینے میں کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ لیکن تاہم ایسا نہ ہونا چاہیے۔ کہ پہلے ہضم بھی پیٹ بھر کر کھالیں اور پھر پہلے الہضم بھی خوب سیر ہو کر کھالیں۔ اس طرح تو بھر پوری خلاف قانون اول کے ہو جائیگا جس سے صحت میں فرق بین ہو جائیگا اور باضدہ درست نہ رہیگا بعض اشیاء کے جمع کرنے کا کھانے اپنے تجربے سے مضر اور محسوس کیا ہے۔ ان کی طرف بھی ناظرین کی توجہ کو مبذول کرانی چاہتا ہوں تاکہ خوب یاد کر لیں۔ اور وہ مختصر آئیہ ہیں۔ مولی کے ساتھ جھرت لینے وہی یا پائیز نہ کھانا چاہیے۔ دودھ کے ساتھ ترشیاں کیونکہ ترشی دودھ کو پشادیتی ہے جیسا کہ مشاہدہ میں ہر روز آتا ہے اور پیٹ میں دودھ کا پشنا زہر بلا مادہ پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اس سے نہایت تھک بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا نام یونانی میں تجبن اللبن فی المعدہ یا حمولہ اللبن فی المعدہ رکھا گیا ہے۔ اس کے عارض بہت سخت ہوتے ہیں۔ اور پھیلی کی ساتھ بھی دودھ کو جمع نہ کرنا چاہیے۔ اس سے خدام برص تو لے گا اندیشہ ہے۔ اور پرندوں کے گوشت اور وہی کو بھی جمع کرنا مضر ہے مگر اس صورت میں ضرر کم ہو جاتا

مراسلات

نور بصارت

۱۔ آنکھیں صبح و سدا نور بصارت میں لٹکان کے کل بیرونی اعضا کی نسبت زیادہ کام آنکھوں میں سے لیا جاتا ہے۔ صانع حقیقی کی قدرت کاملہ کے مشاہد و معاینہ کا یہی خاص امین اور کرم نسیم و نہل و نسیم انور و بی و دنیوی کا یہی صین و ذریعہ ہے۔ خالق حقیقی کے بیشمار احسان کا یہ ایک خاص سرسہ، ان کی شش احسن حرکت و نشاط پرورش صفائی چمک و دمک عجیب طور پر ہوئی ہے حقیقت میں اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کی بیخیز انسان کی زندگی محض صفت اور لا حاصل ہے۔ اکثر نابینا بچے جو ان کی دو دھماک و جگر ریش صدائوں میں بڑی ہوگی کہ بابا آنکھیں اٹھیں بڑی منت ہیں۔ سچ ہے قدرت عظیمت کو مانتے کیسے عجز و شکر آید جس کا یہ روپ نہایت قدیم میں اعضا و اجزاء و مقاصد میں یہ نسبت کل دیگر اعضاء کی آنکھوں کیلئے تو گونہ زیادہ تاوان لیا کرتے تھے ہم آنکھوں کے حقائق فی الحال صرف محل طور پر یہ بیان کر رہے کہ بصارت قائم رکھنے کیلئے کن احتیاط کی ضرورت ہو اور نیز چند رائج افکار کی بابت کتب صنعت بصارت میں مکرر کنندہ بیان ہیں۔ عوام الناس کو آگاہ کرنا کہ یہ ظاہر اور ہرگز داخل سرکار انگلیش کے مہذب زلف میں جہاں ہر وطن کی اپنی بدستوری اور زمانہ کی نیزگی سے اپنے عزیز ہونہا و بچوں کی تعلیم و تدریس کی ایسی بیچکن بنیاد ڈالی ہے کہ انہیں ہر پہلو سے پست کر دیا۔

تاخرین نہ صرف چاہے نہ اسے بلکہ غور کا مقام ہے کہ اول تو کم سنی میں خفیف البدن و ضعیف الجسم بچوں کے سلسلہ متناہل و تامل و تامل کرنے کی اجازت دی جاتی ہو اور سن بلوغت سے پہلے ہی اردو ان کی سلسلہ زنجیر میں جاکر کمرہ حاصل تولید سے عبر کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جنین کی سرخست میں سے اول تک کمزوری اور ضعف کا مادہ پیوست ہو جاتا ہے۔ پس ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ بچہ کمزور اور سفیف ہوتی ہو اور ایام تولید سے اسکی خلعت بیکر و رنگ و ریشہ میں تا یہ زندگی یہ لا علاج تولیدی مرض سماج کا قہر و ریشہ برجان و رویش" قولے جسمانی کے مائدہ و کمزور ہونے کے مساوا ایام رضاعت میں الدین کی اور احتیاطی کیونکہ دائمی سو بھنی و است نکھنے کے صدائے ام القویاں و دیگر مختلف عوارض جن کا زیادہ تر تعلق بزرگ اور اعضاء ہے اکثر لاحق حال ہو جاتا ہے ان امراض کے صدائے اور خواہش کا داغ اور شعلہ عریا کی خاص اثر ہو جاتا ہے باعث حواس حسہ اور حواس غیبیہ کے خلل میں از حد متروک واقع ہونے کی سی طرح میں الدین دیکھا دیکھی باتوں کو کہنے سے میں جا بھٹاتے ہیں ایسی بات میں اس قدرت نہ آنکھوں میں اس قدر مادہ بصارت موجود کہ گھٹنوں صبح سے شام اور شام سے صبح تک گردن جھکائے یا ایک طرف حضور صفا انگیزی پر نظیر لگائی پڑتی ہو جس سے قوت باصرہ کہتے حضور پڑتا ہو جوں جوں غریب ہستی جاتی ہو مطلقاً بھی زیادہ ہوتا جاتا ہو قوت و داعی متروک کم ہوتی جاتی ہو بعض شخصین عنوان شباب میں باضرورت حد تک بھی عادی ہو جاتے ہیں اور دن رات دہریہ ہو یا اندھیرا ہر وقت آنکھوں کے چمکنے کی کمی میں یہ نہیں جانتے کہ ہرپ میں عینک کے استعمال کی سوجھ بوجھ کی شغل کا اثر آنکھوں پر بد ہوا ہو جاتا ہے اور ان کے اندھیرے میں دو گونہ زیادہ نظیر لگائی پڑتی ہے آخر کار جبکا انجام یہ ہوتا ہو کہ عین جوانی کے عالم میں قوت باصرہ رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے حتی کہ وہ عینک ان کی گویا آندھیرا کی لاشی ہو جاتی ہو نیز عینک آزدہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتا خدا کا راستہ اگر قوت ہر عینک پاس ہو جو نہ ہو تو ماشا را سہ شہید و درجہ اندھیرے میں ایسی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کی مدد سے

کتاب پر وہ زور ڈالو کہ رات کو نیند ملے حرام کر دی انکو ہرگز تریب بر سر لپ میں کیر حسین ایل معنی مٹی کا تیل جل جا ہوا اور
کتاب پر کھٹنوں کی گہر پر دس تک نظر گزار رہی ہے۔ ہر چوتھم خود فوجان انگریزی خزانوں کو بار بار دیکھا ہو کر امتحان کی تیار رہی
میں خانوں قدر کچھ رخصت دن کو تو رو چار گھڑی سرد رہا تمام رات جاگتا اور مطالعہ میں گذار دی اور طریقہ یہ ہو کہ رات کو
کے طالب علم چکر ایسے انقص کر کے مقدور نصیحت حاصل ہو اور ہرگز سلاصحت کے جس طرح فائدہ و نقص تھا اس سے غریبی و اذیت
ہو تھی میں جان بوجھ کر یہی باز نہیں کرتے انہیں نہ اپنی صحت بدلی کا خیال نہ دانی طاقت کا سلب ہو چکا کا اندیشہ ہو
شعب پیدا رہی رات کا کثرت مطالعہ تو درکنار اس از ان برکت گران بکلیت مٹی کی کھل کی روشنی میں در کتب چھپنا
گو یا عدا انہیں کھو تے اتالی تو ہمارے وطن اس جیل کے اچھے یا برے کی تفریق نہیں کر سکتے اور نہ ہماری ریاضت کے
مکان اور لپ اس قسم کے جتنے ہیں کہ جس میں یہ تیل بخوبی جلے اور اسکی روشنی سے آنکھوں کو جھڑی نہ پہنچو ہماری بود و باش
کے مکان عموماً بیت چھوٹے جتنے ہیں اور انکی سقف از عید بھی ہوتی ہیں اور ان میں بیرونی تازہ ہوا کی آمد رفت کی کوئی
دیکھ بھل کر ہو کر ہے لکھے قیمت کا ست مولا لپ یا سبت ہوا تو وہی صرف معمولی چینی والا دیوار گیر چھوٹا ٹنڈی نہ
سرویش رات کے مطالعہ کو کیوں ہوتا ہے کیا جاتا ہو اس دھانی کے جو کچھ وہ صوفی خلعت ہو وہ اس چھوٹے محلہ کے مکان کی
مستحق ہوتا ہے مگر نفس کے ذریعہ شش میں داخل ہو کر طرح طرح کر من پیدا کرتا ہے ماسوا اسکے آنکھ پر ہوا اسکا ٹنڈی
ہوتا ہے جبکہ یہ تیل مستقل بلکہ جو تیل ہی سے مہن موٹیا بند جالا۔ چھوٹا چھوٹا اگر انیو لٹن سے ملے کے سیل پر
آشوب چشم بصر وغیرہ ہندیں کثرت سے دبا کر آئندہ پھیل گیا ہو ہم روز بروز چشم خود مشاہدہ کرتے ہیں کہ جتنی فحاشی
چھائی ہو جان صحت بدلی کے ملاحظہ کے لئے جو کہ ہر ایک سرکاری عازمت کے لئے آتی زمانہ لازمی ہے ہمیشہ ہر
میں ان میں سے مشکل۔ ان فیصدی کی نظر اچھی ہوتی ہو اور سب میں کم و بیش ضعف بصر کا عارضہ موجود ہوتا ہے
اٹھارہ فٹ کے فاصلے سے وہ بیکل نظر کر داند کر برابر مدھیہ نشان دیکھ سکتی ہیں اور آٹھ فٹ یا آٹھ فٹ سے
چھوٹے رخ کی روشنی میں یا ایک فٹ یا ایک فٹ سے اتفاق نہیں ہوا بلکہ اعداد و اشیاء کی وہی نشان۔ سو فٹ دیکھا ہے زیادہ
فاصلہ سو باہمی یا سانی دیکھ سکتی ہیں چنانچہ اس کے خلاف ظاہر ہو کر یہ تیل آنکھوں کیوں اور حد ضرر ہے۔ پس ان میں سے
مستند ہو کر خود و سال خفیف البدن اور کمزور بچوں کا مدد سیر یا بیچنا چھوٹی عمر میں ہی کر دینا۔ ایام رضاعت میں غذا
کی اوجھٹا ملی کرنا۔ ایام طفولیت میں خفیف انداز میں متعلقہ معہہ دوا کا اخذ حق میں غرض کو ال علاج یہ زمانہ نہایت
کرنا۔ بچہ زوت صلیک کا ہمال کرنا۔ دھوپ یا رات کو اندھیرے میں تواتر صلیک لگانا شب بیداری کرنا نیز روشنی میں
کوڑیاں کھنا کر دسین ایل کا خصوصاً چھوٹے مکان اور معمولی لپ میں جو اش حق کیوں نہیں ہیں ہمال کرنا یہ سب
نور بصر یعنی شبانی کیلئے اندھڑ ہیں اور انہیں تند کر بلا اسباب آنکھوں کی نظر و حسنی کیلئے رات رفتہ رفتہ یعنی رات کی
ہے۔ والدین کو لازم ہے کہ ان اسباب اور جو بات کو بہر حالت میں زیر نظر رکھیں اور خود و سال صلیک لگھو بچوں کو کہہ کر
درجہ یا اسکول میں بھیجیں رات کو کہ علم جنس میں آتی زمانہ ہر طرح سے سیر فریقت رکھتے ہیں عموماً اپنے بچوں کو یہ
وہ تندرست ہوں تو یا ماہ سال کی عمر میں صرف چند گھنٹوں کیلئے اسکول بھیجتے ہیں اور دن داخل ہو کر سو مشیت
صحت بدلی کا ہر طریقہ غلط کیا جاتا ہو اور اکثر کسا شکیست اس امر کی تصدیق کیلئے ہر حالت میں حاصل کرنا ضروری ہے چنانچہ
ہے آنکھ لیں یہی قوت جسمانی قائم رکھو کہیں صبح دشمن تلف قیام کی جسمانی ورزش کا سبق دیا جاتا ہو اور کثرت کر دے

